ISSN 2977-3555
روزنامہ
صحافت
برمنگھم
باخبر، باأثر حقیقتوں کا پیام بر
www.sahafat.in/uk
Birmingham Edition U.K.

غزہ میں سیلاب کے باعث وباؤں کے پھیلاؤ کا سنگین خدشہ ہے: عالمی ادارہ برائے مہاجرت ص:02

Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun

Volume No.03, Issue No.157 , Sunday 14 December, 2025, 8 Pages

جلد نمبر (۳)، شمارہ نمبر (۱۵۷)، بروز اتوار، ۱۴ر دسمبر، ۲۰۲۵ء، ۲۲ر جمادی الآخر، ۱۴۴۷ھ، ۸ صفحات

ٹرمپ کی جانب سے ہندوستان پر عائد ٹیرف ختم کرنے کیلئے امریکی کانگریس میں قرارداد پیش

واشنگٹن، (ایجنسی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے ہندوستان پر عائد ٹیرف کو ختم کرنے کے لیے امریکی کانگریس میں ایک قرارداد پیش کردی گئی ہے۔ یہ قرارداد کانگریس کے ارکان راجا کرشنا مورتی، ڈیبورا روز اور مارک وی سی کی جانب سے پیش کی گئی ہے۔ قرارداد کا مقصد ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے ہندوستان پر عائد 50 فیصد ٹیرف کو ختم کرنا اور تجارت پر امریکی کانگریس کے آئینی اختیار کو بحال کرنا بتایا گیا ہے۔ راجا کرشنا مورتی کا کہنا ہے کہ صدر ٹرمپ کی ہندوستان کے حوالے سے غیر ذمہ دارانہ ٹیرف کی حکمت عملی ایک اہم شراکت داری کو نقصان پہنچا رہی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ امریکی مفادات کو آگے بڑھانے کے بجائے، یہ ٹیرف سپلائی چین میں خلل ڈالتے ہیں، امریکی ورکروں کو نقصان پہنچاتے ہیں، اور صارفین کے لیے لاگت میں اضافہ کرتے ہیں۔ دوسری جانب مارک وی سی کا کہنا ہے ہندوستان ایک اہم اقتصادی اور اسٹریٹجک پارٹنر ہے اور یہ غیر قانونی ٹیرف عام لوگوں پر ایک طرح کا ٹیکس ہیں۔ یاد رہے کہ صدر ٹرمپ نے رواں سال ہندوستان سمیت دنیا کے کئی ممالک پر محصولات عائد کیے ہیں۔

انڈونیشیا میں تباہ کن سیلاب اور لینڈ سلائیڈ کا قہر

تین صوبوں میں 1000 سے زائد افراد ہلاک، سیکڑوں لاپتہ

جکارتہ: (ایجنسی) دنیا کے سب سے زیادہ آبادی والے مسلم ملک انڈونیشیا کے متعدد علاقوں میں اچانک آنے والے تباہ کن سیلاب اور زمین کھسکنے (لینڈ سلائیڈ) نے خوفناک تباہی مچادی ہے۔ سماترا جزیرہ کے تین صوبوں میں اب تک 1000 سے زائد افراد ہلاک ہوچکے ہیں جبکہ 218 افراد اب بھی لاپتہ ہیں۔ نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ ایجنسی (بی این پی بی) نے یہ معلومات ہفتہ کو جاری کیں۔ حکام کے مطابق، اس قدرتی آفت نے لوگوں کو بہت زیادہ نقصان پہنچایا ہے اور ہزاروں افراد اپنے گھروں اور خاندانوں سے محروم ہوچکے ہیں۔ متاثرہ علاقے میں ہنگامی صورتحال برقرار ہے اور ریسکیو ٹیمیں دن رات کام کررہی ہیں۔

تباہی کا تخمینہ: بی این پی بی کے مطابق، اس آفت سے ہزاروں عمارتیں متاثر ہوئی ہیں۔ تقریباً 1200 عوامی سہولیات تباہ ہوچکی ہیں، جن میں 219 صحت کے مراکز، 581 اسکول و کالج، 434 مساجد و عبادت گاہیں، 290 دفتر کی عمارتیں اور 145 پل شامل ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ نہ صرف انسانی جانیں ضائع ہوئیں بلکہ روزمرہ زندگی بھی بری طرح متاثر ہوئی ہے۔ دیہات اور شہروں میں سڑکیں، پل اور گھروں کا مکمل نقصان ہوا ہے۔

اعداد و شمار کی جانچ جاری: بی این پی بی کے ڈیٹا اور انفارمیشن سینٹر کے سربراہ عبدالمہری نے جمعہ کو پریس کانفرنس میں بتایا کہ ہلاک شدگان کے نام اور پتے کی تصدیق جاری ہے۔ سب ڈسٹرکٹ سطح پر ڈیٹا کا سچائی سے مطابقت جانچی جا رہی ہے اور اسے سول ریکارڈ کے ساتھ کراس چیک کیا جارہا ہے۔ تاہم، لاپتہ افراد کی تلاش میں ابھی بھی چیلنجز درپیش ہیں۔

صدر کا دورہ: انڈونیشیا کے صدر پرابوو سوبیانتو نے جمعہ کو آچے صوبے کے متاثرہ علاقوں کا دورہ کیا اور متاثرین کو یقین دلایا کہ حکومت ہر ممکن مدد فراہم کرے گی۔ صدر نے عوام سے اپیل کی کہ وہ اس مشکل وقت میں حوصلہ رکھیں اور بحالی کے عمل میں تعاون کریں۔ انہوں نے کہا، "ہم سب مل کر اس صورتحال کو درست کریں گے۔ حکومت ہر ممکن مدد کرے گی"۔ صدر نے اس ہفتے کے آغاز میں کئی مقامات کا دورہ کیا اور ایک اجلاس کی صدارت کی جس میں فوج، پولیس، نیشنل سرچ اینڈ ریسکیو ایجنسی، بی این پی بی اور مقامی حکومتیں شامل تھیں۔ انہوں نے ہنگامی اور منظم آپریشن کی ہدایت دی جس سے بچاؤ اور ریلیف کے کام میں تیزی آئی۔

تاریخ کی سب سے بڑی آفت: یہ آفت انڈونیشیا کی تاریخ کی سب سے بڑی قدرتی آفات میں شمار کی جارہی ہے۔ حکومت اور مقامی افراد مل کر بحالی کے کام میں مصروف ہیں۔ ماہرین کے مطابق طویل مدتی منصوبہ بندی کی ضرورت ہے تاکہ مستقبل میں ایسی قدرتی آفات سے بچا جا سکے۔ بین الاقوامی امداد بھی متوقع ہے، تاہم فی الحال بچاؤ اور ریلیف کے کام جاری ہے۔

’حاکمواریما‘ مہم فرانس میں فلسطین کی حمایت کرنے والی آوازوں کو خاموش کرنے کی سوچی سمجھی کوشش

پیرس: فرانس میں یورپی پارلیمنٹ کی رکن اور فرانس اَبیہ پارٹی سے تعلق رکھنے والی ریما حسن کے خلاف ایک منظم مہم میں شدت آگئی ہے، جو "حاکمواریما" کے نعرے کے تحت چلائی جارہی ہے۔ یہ مہم دائیں بازو کی قوتیں اور قابض اسرائیل کی حامی لابیوں سے وابستہ شخصیات چلارہی ہیں۔ ریما حسن کے مطابق اس کا مقصد یورپی سطح پر فلسطین کا دفاع کرنے والی آوازوں کو خاموش کرنا ہے۔ یہ مہم ابتدا میں سوشل میڈیا پلیٹ فارمز سے شروع ہوئی، تاہم گذشتہ دنوں کے دوران یہ فرانسیسی شہروں کی دیواروں تک پہنچ گئی، جہاں گرافیٹی تحریریں نظر آئیں۔ اس مہم میں نمایاں کردار ادا کرنے والوں میں فرانسیسی نژاد اسرائیلی وکیل جیل ویلیم گولڈنادل شامل ہے جو قابض اسرائیل کی پالیسیوں کا کھلا حامی سمجھا جاتا ہے۔

اشتعال انگیزی کے الزامات: ریما حسن جو فلسطینی نژاد فرانسیسی ہیں اور غزہ کے خلاف قابض اسرائیل کی نسل کشی کی جنگ کے خلاف بھرپور سرگرم ہیں، انہیں اس سے قبل بھی متعدد شکایات کا سامنا رہا ہے، جن میں ان پر دہشت گردی کی تحسین اور سام دشمنی جیسے الزامات عائد کیے گئے۔

ریما حسن نے القدس العربی کو دیے گئے بیانات میں بتایا کہ سیاست میں آنے کے بعد انہیں تین مرتبہ طلب کیا گیا، جن میں سے ایک تفتیش ساڑھے گیارہ گھنٹے جاری رہی جبکہ ایک اور طلبی پورے دو دن تک پھیلی رہی۔

انہوں نے کہا کہ ہر بار طلبی میں متعدد معاملات اور بڑی تعداد میں شکایات شامل ہوتی ہیں، جن میں بعض ان کے فلسطینی جدوجہد کی قانونی حیثیت کی حمایت کے اظہار سے متعلق تھیں، یا طلبہ تحریکوں کو انتفاضہ قرار دینے پر مبنی تھیں۔ یہاں تک کہ ایک شکایت ان کی جانب سے محمود درویش کی نظم شناختی کارڈ شائع کرنے پر بھی درج کی گئی، جسے مدعیان نے انتہا پسندانہ قرار دیا۔ ریما حسن کا کہنا ہے کہ یہ تمام کارروائیاں انہیں ذہنی طور پر تھکانے اور استنزاف کا نشانہ بنانے کے لیے کی جارہی ہیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ پارلیمانی استثنیٰ کے باوجود وہ رضا کارانہ طور پر تفتیش میں پیش ہوتی ہیں تاکہ ان شہریوں کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کیا جا سکے جو اسی نوعیت کے نشانے پر ہیں۔

انہوں نے مزید کہا کہ موجودہ مہم دائیں بازو کے انتہا پسند عناصر اور قابض اسرائیل کی حامی لابیوں کی منظم کوشش ہے، جس کا مقصد ان کی ساکھ کو نقصان پہنچانا، ان کی جدوجہد کو بدنام کرنا اور یورپی پارلیمنٹ میں فلسطینی عوام اور مجموعی انسانی حقوق کے دفاع سے متعلق ان کے کردار کو مفلوج کرنا ہے۔ ریما حسن کے مطابق یہ جابرانہ فضا صرف فرانس تک محدود نہیں بلکہ دیگر یورپی ممالک تک پھیل چکی ہے۔ خاص طور پر فرانس اور جرمنی میں فلسطین کے حامی طلبہ، ٹریڈ یونین کارکنوں، سیاسی جماعتوں اور عام شہریوں کے خلاف سخت کریک ڈاؤن دیکھنے میں آرہا ہے۔

انہوں نے انکشاف کیا کہ اب ایک شہری پلیٹ فارم پر کام شروع کیا جارہا ہے جس کا مقصد ان تمام کیسز کی دستاویز بندی کرنا اور فلسطین کے حامی کارکنوں کے خلاف ہونے والے جبر کی مختلف شکلوں کی نگرانی کرنا ہے تاکہ متاثرین کو اپنی گواہیاں اور تجربات بیان کرنے کا موقع مل سکے۔ ریما حسن نے زور دیا کہ ان تنظیموں کی نشاندہی اور نقشہ سازی نہایت ضروری ہے جو ان شکایات کے پیچھے کارفرما ہیں کیونکہ یہ سمجھنا بنیادی حیثیت رکھتا ہے کہ یہ معاملہ سب سے بڑھ کر ایک سیاسی مسئلہ ہے۔

یورپی سطح پر وسیع توجہ: یہ پیش رفت ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب معروف جریدے پولیٹیکو نے ریما حسن کو سنہ 2025ء کے دوران یورپ کی 28 بااثر ترین شخصیات کی فہرست میں شامل کیا، جہاں ان کا نام امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے ساتھ درج کیا گیا۔ رپورٹ میں ان کی زندگی کا جائزہ پیش کیا گیا، جس میں شام کے ایک فلسطینی مہاجر کیمپ میں ان کی پیدائش، فرانس میں پرورش، غزہ کا محاصرہ توڑنے کے لیے گلوبل صمود فلوٹیلا میں شرکت اور یورپی یونین پر قابض اسرائیل کے جرائم کو سفید کرنے کے الزامات شامل۔ پولیٹیکو کے مطابق ان کے دوٹوک مؤقف نے بالخصوص فرانسیسی دائیں بازو کے متعدد سیاست دانوں کو ان کے خلاف کھڑا کردیا ہے، جن میں لبرل یورپی رکن ناتالی لوازو بھی شامل ہے، جس نے ان پر حماس کی تمجید کا الزام عائد کیا۔

غرب اردن میں 19 نئی بستیوں کی منظوری مغربی کنارے کو نگلنے کی خطرناک اسرائیلی سازش ہے: حماس

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت "حماس" نے کہا ہے کہ قابض اسرائیل کے وزیر خزانہ بزلئیل سموٹریچ کی جانب سے مغربی کنارے میں 19 نئی صہیونی بستیوں کو قانونی حیثیت دینے کا اعلان الحاق اور یہودیت مسلط کرنے کے منصوبے میں ایک نہایت خطرناک پیش رفت ہے جسے قابض اسرائیل کی حکومت عملی جامہ پہنارہی ہے۔ حماس نے اپنے پریس بیان میں کہا کہ یہ اعلان قابض اسرائیلی حکومت کی حقیقی نوآبادیاتی سوچ کو بے نقاب کرتا ہے جو فلسطینی زمین کو ایک مال غنیمت سمجھتی ہے اور تیز رفتار فیصلوں کے ذریعے ایسی استعماری حقیقتیں مسلط کرنا چاہتی ہے جو پورے مغربی کنارے پر مکمل قبضے کی راہ ہموار کریں۔ حماس نے واضح کیا کہ یہ نیا فیصلہ فلسطینی اراضی کی منظم چوری کے طویل سلسلے کا تسلسل ہے جس میں نئی بستیوں کی تعمیر اور موجودہ صہیونی چوکیوں کی توسیع شامل ہے۔ یہ اقدامات بین الاقوامی قانون اور اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی ان قراردادوں کی کھلی خلاف ورزی ہیں جو آبادکاری کو ممنوع قرار دیتی ہیں۔ حماس نے نشاندہی کی کہ یہ مسلسل صہیونی توسیع فلسطینی جغرافیہ کو از سر نو تشکیل دینے، شہروں اور دیہات کو ایک دوسرے سے کاٹنے اور ایسی فضا پیدا کرنے کے لیے ہے جو فلسطینیوں کو خاموش جبری بے دخلی کی طرف دھکیل دے۔ تاہم تحریک نے دوٹوک الفاظ میں کہا کہ یہ سازشیں فلسطینی عوام کے عزم کو توڑنے اور انہیں اپنی زمین اور حقوق سے دستبردار کرانے میں ناکام رہیں گی۔ اسی تناظر میں حماس نے عالمی برادری، اقوام متحدہ اور انسانی حقوق کی تنظیموں سے مطالبہ کیا کہ وہ اس بے لگام نوآبادیاتی طرز عمل پر اپنی ذمہ داریاں ادا کریں اور بستیوں کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے مؤثر اقدامات کریں نیز قابض اسرائیل کے رہنماؤں کو فلسطینی زمین اور مقدسات کے خلاف پالیسیوں پر جواب دہ ٹھہرایا جائے۔ حماس کا یہ بیان اس وقت سامنے آیا جب قابض اسرائیل کی وزارتی سلامتی کابینہ نے باضابطہ طور پر مغربی کنارے میں 19 صہیونی بستیوں کے قیام اور انہیں قانونی حیثیت دینے کی منظوری دی۔

امریکہ کی 20 ریاستوں نے ٹرمپ پر مقدمہ دائر کردیا

وفاقی حکومت کو ایچ بی 1 ویزے پر اس قدر بھاری فیس عائد کرنے کا اختیار نہیں، یہ فیصلہ انتظامی طریقہ کار اور آئینی حدود کی خلاف ورزی قرار

واشنگٹن، (ایجنسیاں): صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے ایچ 1 بی ویزے پر بہت زیادہ فیس عائد کئے جانے کے خلاف امریکہ کی 20 ریاستوں نے وفاقی عدالت میں مقدمہ دائر کردیا ہے۔ میڈیا رپورٹوں کے مطابق امریکہ کی 20 ریاستوں نے صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے ایچ 1 بی ویزے پر ایک لاکھ ڈالر فیس عائد کرنے کے فیصلے کے خلاف وفاقی عدالت میں مقدمہ دائر کردیا ہے۔ مقدمہ دائر کرنے والی ریاستوں کا کہنا ہے کہ ٹرمپ انتظامیہ کی یہ نئی پالیسی غیر قانونی ہے اور تعلیم، صحت اور دیگر ضروری عوامی خدمات کو شدید نقصان پہنچاسکتی ہے۔ اطلاعات کے مطابق یہ مقدمہ ہوم لینڈ سیکورٹی ڈپارٹمنٹ کی اس پالیسی کے خلاف ہے جس کے تحت ہنرمند غیر ملکی کارکنوں کے لیے مذکورہ ویزا درخواستوں کی فیس میں غیر معمولی اضافہ کیا گیا۔ ان 20 ریاستوں کا کہنا ہے کہ وفاقی حکومت کو اس قدر بھاری فیس عائد کرنے کا اختیار حاصل نہیں اور یہ فیصلہ انتظامی طریقہ کار اور آئینی حدود کی خلاف ورزی ہے۔ ایچ 1 بی پروگرام سے متعلق فیس ہمیشہ صرف انتظامی اخراجات تک محدود رہی ہے۔ ریاستوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ اس فیصلے سے تعلیمی اداروں اور صحت کے شعبے میں پہلے سے موجود عملے کی کمی مزید سنگین ہوجائے گی۔ حالیہ تعلیمی سال کے دوران امریکہ کے 74 فی صد اسکولوں کو اساتذہ کی خالی آسامیوں پر تقرری میں مشکلات کا سامنا رہا۔ واضح رہے کہ ایچ 1 بی ویزا پروگرام امریکی اسپتالوں، جامعات اور سرکاری اسکولوں کے سلسلے میں بڑے پیمانے پر استعمال ہوتا ہے۔ نئی پالیسی کے تحت بھاری بھرکم فیس کا اطلاق 21 ستمبر 2025 کے بعد دائر کی گئی درخواستوں پر کیا گیا ہے جبکہ ہوم لینڈ سیکورٹی کے سیکریٹری کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ کچھ درخواستوں کو فیس سے مستثنیٰ بھی قرار دے سکتے ہیں۔ اس سے پہلے ایچ 1 بی ویزے کے لیے مجموعی سرکاری فیس 960 ڈالر سے 7 ہزار 595 ڈالر کے درمیان تھی۔ یہ مقدمہ کیلیفورنیا اور میساچوسٹس کی قیادت میں دائر کیا گیا ہے جس میں ایریزونا، کولوراڈو، کنیکٹیکٹ، ڈیلاویئر، ہوائی، الینوائے، میری لینڈ، مشی گن، مینیسوٹا، نیواڈا، نارتھ کیرولائنا، نیوجرسی، نیویارک، اوریگن، رہوڈ آئی لینڈ، ورمونٹ، واشنگٹن اور وسکونسن شامل ہیں۔

ٹرمپ کا تھائی لینڈ اور کمبوڈیا کے درمیان دوبارہ جنگ بندی کرانے کا دعویٰ

امریکہ کے صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ تھائی لینڈ اور کمبوڈیا کے سربراہان نے کئی روز جاری رہنے والے تصادم کے بعد بالآخر جنگ بندی بحال کرنے پر اتفاق کرلیا ہے۔ امریکی صدر نے تھائی لینڈ کے وزیر اعظم اینوٹن چیرنویراکول اور کمبوڈیا کے وزیر اعظم ہون منیٹ سے ٹیلیفونک رابطے کے بعد دونوں ممالک کے جنگ بندی پر متفق ہونے کا اعلان اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ٹرتھ سوشل میں کیا۔ ٹرمپ نے اپنے بیان میں کہا کہ انہوں نے مکمل جنگ بندی پر اتفاق کرلیا ہے جس کا اطلاق آج شام سے ہوگا اور ملائیشیا کے عظیم وزیر اعظم انوار ابراہیم کی مدد سے ہمارے ساتھ کیے گئے اولین امن معاہدے پر عمل کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ انوار ابراہیم نے ایک مرتبہ پھر تھائی لینڈ اور کمبوڈیا کو دوبارہ جنگ روکنے کیلئے راضی کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ امریکی صدر نے کہا کہ تھائی لینڈ اور کمبوڈیا کے وزرائے اعظم کے ساتھ کام کرنا میرے لیے فخر ہے اور یہ کام دو خوش حال اور شان دار ممالک کے درمیان ممکنہ سنگین جنگی تصادم روکنا ہے۔ یاد رہے کہ رواں برس جولائی میں ملائیشیا کے وزیر اعظم انوار ابراہیم کی ثالثی اور امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی کوششوں سے تھائی لینڈ اور کمبوڈیا نے جنگ بندی معاہدہ کیا تھا اور سرحد پر امن قائم کیا تھا اور اس معاہدے کی مزید تفصیلات اکتوبر میں سامنے آئی تھیں جب ڈونلڈ ٹرمپ نے ملائیشیا میں منعقدہ علاقائی سربراہی اجلاس میں شرکت کی تھی۔ تھائی لینڈ اور کمبوڈیا کے درمیان امن معاہدے کے باوجود تعلقات کشیدہ ہیں اور گزشتہ ہفتے دوبارہ جنگ شروع ہوئی تھی، دونوں ممالک ایک دوسرے کے خلاف بدترین پروپیگنڈا مہم بھی چلاتے ہیں۔

بنگلہ دیش کی سابق وزیر اعظم خالدہ ضیا وینٹی لیٹر پر منتقل

بی این پی کی سربراہ جگر اور گردوں کی پیچیدگیاں، دل کی بیماری، ہائی بلڈ پریشر، ذیابیطس، گٹھیا اور انفیکشن سے متعلق مسائل میں مبتلا

ڈھاکہ، (ایجنسیاں): بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی (بی این پی) کی چیئرپرسن اور سابق وزیر اعظم خالدہ ضیا کو طبیعت کی شدید خرابی کی وجہ سے وینٹی لیٹر پر منتقل کر دیا گیا۔ بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی (بی این پی) کی چیئرپرسن اور سابق وزیر اعظم خالدہ ضیا کی صحت انتہائی تشویشناک ہوگئی ہے اور وہ ڈھاکہ کے ایورکیئر اسپتال میں سنگین پیچیدگیوں کے باعث وینٹی لیٹر پر زیرِ علاج ہیں۔ بنگلہ دیشی خبر رساں ادارے ڈھاکا ٹریبیون کے مطابق 27 نومبر کو انہیں شدید لبلبے کی سوزش کی تشخیص ہوئی، جس کا اب بھی انتہائی توجہ کے ساتھ علاج جاری ہے، شدید انفیکشن کے باعث وہ اینٹی بائیوٹک اور اینٹی فنگل تھراپی حاصل کر رہی ہیں۔ دوسری جانب بنگلہ دیشی میڈیکل بورڈ کے مطابق انکے گردے مکمل طور پر ناکارہ ہوچکے ہیں اور انہیں باقاعدہ ڈائیلاسز کی ضرورت ہے جبکہ متعدد دیگر طبی مسائل بھی تیزی سے بڑھ رہے ہیں۔ پروفیسر ڈاکٹر شہاب الدین تعلقدار نے اس حوالے سے جاری بیان میں کہا کہ خالدہ ضیا کو سانس کی شدید قلت، خون میں آکسیجن کی کمی اور کاربن ڈائی آکسائیڈ کی بڑھتی سطح جیسے مسائل لاحق ہیں۔ سابق وزیر اعظم کو ہائی فلو نزل کینولا اور سپورٹ فراہم کی جارہی تھی تاہم حالت میں بہتری نہ آنے پر انہیں الیکٹیو وینٹی لیٹر پر منتقل کیا گیا تاکہ پھیپھڑوں اور دیگر اہم اعضا کو آرام مل سکے۔ مئی میں لندن سے علاج کرواکر وطن واپسی کے بعد سے خالدہ ضیا ایورکیئر اسپتال میں باقاعدہ طبی معائنوں سے گزر رہی ہیں، ان کے اہل خانہ، بشمول طارق رحمٰن اور زبیدہ رحمٰن، ڈاکٹرز سے مسلسل رابطے میں ہیں اور ان کی تازہ ترین صحت کی صورتحال سے آگاہ رہتے ہیں۔ میڈیکل بورڈ نے عوام سے اپیل کی ہے کہ خالدہ ضیا کی صحت سے متعلق افواہیں نہ پھیلائیں، کیونکہ ان کی حالت انتہائی نازک ہے اور ڈاکٹرز کی ایک مشترکہ ملکی و بین الاقوامی ٹیم روزانہ کی بنیاد پر علاج کا جائزہ لے رہی ہے۔

واضح رہے کہ خالدہ ضیا طویل عرصے سے متعدد پیچیدہ اور دائمی صحت کے مسائل کا شکار رہی ہیں، جن میں جگر اور گردوں کی پیچیدگیاں، دل کی بیماری، ہائی بلڈ پریشر، ذیابیطس، گٹھیا اور انفیکشن سے متعلق مسائل شامل ہیں، جن کا وہ طویل مدتی علاج کر رہی ہیں۔ طبی حالت بگڑنے کے باعث 23 نومبر کو انہیں ایورکیئر اسپتال میں داخل کیا گیا۔

برطانیہ کا بڑے پیمانے پر جنگ کی تیاری کا آغاز، یورپ پر خطرات کے بادل منڈلانے لگے

اب وقت آگیا ہے کہ برطانیہ اپنا دفاع خود کرے اور امریکہ پر مکمل انحصار کے رویے کو ترک کرے: برطانوی وزیر دفاع

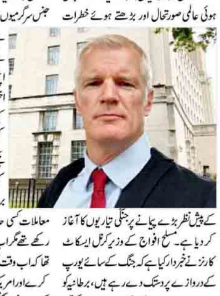

لندن، (ایجنسیاں): برطانیہ نے بدلتی ہوئی عالمی صورتحال اور بڑھتے ہوئے خطرات کے پیش نظر بڑے پیمانے پر جنگی تیاریوں کا آغاز کردیا ہے۔ مسلح افواج کے وزیر کرنل ایسکاٹ کارنز نے خبردار کیا ہے کہ جنگ کے سائے یورپ کے دروازے پر دستک دے رہے ہیں، برطانیہ کو ہر صورت تیار رہنا ہوگا۔ ایک انٹرویو میں کرنل کارنز نے انکشاف کیا کہ گزشتہ ایک سال کے دوران برطانیہ کے خلاف دشمن ممالک کی انٹیلی جنس سرگرمیوں میں 50 فیصد سے زائد اضافہ ہوا ہے جو صورتحال کی سنگینی کو ظاہر کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نیٹو ممالک کو اپنی سلامتی یقینی بنانے کیلئے دفاعی اخراجات بڑھانے ہوں گے کیونکہ موجودہ خطرات پہلے سے کہیں زیادہ پیچیدہ اور سنگین ہو چکے ہیں۔ وزیر نے اعتراف کیا کہ پچھلے 50 سے 60 برسوں سے برطانیہ نے اپنے دفاع کے معاملات کسی حد تک امریکہ کو آؤٹ سورس کر رکھے تھے مگر اب یہ انحصار ختم کرنا ہوگا، ان کا کہنا تھا کہ اب وقت آگیا ہے کہ برطانیہ اپنا دفاع خود کرے اور امریکہ پر مکمل انحصار کے رویے کو ترک کرے۔ خبر ایجنسی کے مطابق برطانوی حکومت نے ایک نئی ڈیفنس کاؤنٹر انٹیلی جنس یونٹ قائم کرنے کا فیصلہ کیا جو مخالف ریاستوں کی جاسوسی سرگرمیوں کا سراغ لگانے اور انہیں ناکام بنانے میں مدد کرے گا۔ یہ یونٹ مستقبل کے خطرات سے نمٹنے کے لیے اہم کردار ادا کرے گا۔ یہ بیانات اس وقت سامنے آئے ہیں جب نیٹو کے نئے سربراہ مارک روٹے نے یورپی اتحادیوں کو خبردار کیا ہے کہ انہیں روس کے ساتھ ممکنہ بڑے تصادم کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ یورپ میں بڑھتے تناؤ اور عسکری تیاریوں نے خطے میں بے چینی کی فضا پیدا کردی ہے جبکہ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ آنے والے مہینے سیکیورٹی کے اعتبار سے فیصلہ کن ثابت ہوسکتے ہیں۔

غزہ میں ’اسٹیبلائزیشن فورس‘ کی تعیناتی نئے سال کے آغاز میں ہونے کا امکان

امن معاہدے کے دوسرے مرحلے کیلئے اس وقت پس پردہ کافی خاموش منصوبہ بندی جاری ہے: وائٹ ہاؤس

واشنگٹن، (ایجنسیاں): امریکی حکام کے مطابق غزہ کی پٹی میں اقوام متحدہ کے اختیار کے تحت ایک عالمی استحکامی فورس (اسٹیبلائزیشن فورس) تعینات کی جاسکتی ہے، جس میں بین الاقوامی فوجی دستے شامل ہوں گے اور اس کی تعیناتی ممکنہ طور پر اگلے ماہ ہی شروع ہوسکتی ہے۔ تاہم، اس بات پر ابھی تک واضح نہیں ہوسکا کہ حماس کو غیر مسلح کیسے کیا جائے گا۔ ڈان اخبار میں شائع خبر کے مطابق دو امریکی عہدیداروں نے خبر رساں ادارے رائٹرز کو بتایا کہ ایک امریکی ٹو اسٹار جنرل کو اس فورس کی قیادت کے لیے زیر غور لایا جارہا ہے، تاہم اس حوالے سے کوئی حتمی فیصلہ نہیں ہوا۔ اس فورس کی تعیناتی امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے غزہ امن منصوبے کے اگلے مرحلے کا ایک اہم حصہ ہے۔ منصوبے کے پہلے مرحلے کے تحت دو سالہ جنگ میں ایک عاضی جنگ بندی کا آغاز 10 اکتوبر کو ہوا، جس کے بعد حماس نے یرغمالیوں کو رہا کیا جبکہ اسرائیل نے زیرِ حراست فلسطینیوں کو آزادی دی۔ وائٹ ہاؤس کی ترجمان کیرولین لیوٹ نے جمعرات کو صحافیوں کو بتایا کہ امن معاہدے کے دوسرے مرحلے کیلئے اس وقت پس پردہ کافی خاموش منصوبہ بندی جاری ہے۔ ہم ایک دیرپا اور مستقل امن کو یقینی بنانا چاہتے ہیں۔ انڈونیشیا نے کہا ہے کہ وہ غزہ میں صحت اور تعمیر نو سے متعلق ذمہ داریاں سنبھالنے کیلئے 20 ہزار تک فوجی تعینات کرنے کے لیے تیار ہے۔

انڈونیشی وزارتِ دفاع کے ترجمان ریکو سریات نے کہا کہ یہ معاملہ ابھی منصوبہ بندی اور تیاری کے مراحل میں ہے۔ ہم تعینات کی جانے والی فورس کے تنظیمی ڈھانچے کو حتمی شکل دے رہے ہیں۔ اقوامِ متحدہ کی سلامتی کونسل نے اس بین الاقوامی استحکامی فورس کو اجازت دی ہے کہ وہ نئی تربیت یافتہ اور جانچ پڑتال سے گزرنے والی فلسطینی پولیس کے ساتھ مل کر غزہ میں سیکیورٹی کو مستحکم کرے۔ اس میں غزہ کی پٹی کو غیر فوجی بنانے کا عمل شامل ہے، جس کے تحت عسکری، دہشت گرد اور ان کے انفرااسٹرکچر کو تباہ کرنا، ان کی دوبارہ تعمیر کو روکنا، اور غیر ریاستی مسلح گروہوں کے ہتھیاروں کو مستقل طور پر ناکارہ بنانا شامل ہے۔ تاہم یہ ابھی تک واضح نہیں کہ یہ عمل عملی طور پر کیسے انجام دیا جائے گا۔ اقوامِ متحدہ میں امریکی سفیر مائیک والٹز نے جمعرات کو کہا کہ سلامتی کونسل نے اس فورس کو غزہ کو غیر فوجی بنانے کے لیے ہر ضروری ذریعے، بشمول طاقت کے استعمال کی اجازت دی ہے۔

شام کی ایک تیل ریفائنری میں شدید دھماکہ

دمشق:ذرائع ابلاغ کی رپورٹ کے مطابق شام کے صوبہ دیرالزور کے مشرق میں واقع ایک تیل ریفائنری میں دھماکہ ہوا ہے۔ارنانے شامی ذرائع ابلاغ کے حوالے سے ابھی ابھی رپورٹ دی ہے کہ صوبہ دیرالزور کے قصبے ذیبان کے ایک علاقے میں واقع تیل ریفائنری میں شدید دھماکہ ہوا ہے۔رپورٹ کے مطابق دھماکے کے بعد علاقے میں بڑے پیمانے پر آگ لگ گئی۔ابھی تک اس دھماکے کی وجہ،ممکنہ جانی یا مالی نقصان کے بارے میں کوئی رپورٹ سامنے نہیں آئی ہے۔

مشرقی یروشلم میں ریلیف اینڈ ورکس کے ہیڈ کوارٹرز پر اسرائیلی حملہ،مسلم ممالک کا اظہار مذمت

یو این آر ڈبلیو اے کے اسکول اور طبی مراکز غزہ میں پناہ گزینوں کے لیے زندگی کی لکیر ہیں،مشترکہ بیان

یروشلم،(ایجنسیاں):اسرائیلی فوج کے مشرقی یروشلم میں اقوام متحدہ کی ریلیف اینڈ ورکس ایجنسی کے ہیڈکوارٹرز پر حملے کی مسلمان ممالک نےمذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ ادارے کے اسکول اور طبی مراکز غزہ میں پناہ گزینوں کیلئے زندگی کی لکیر ہیں۔ترجمان دفتر خارجہ سے جاری اعلامیے کے مطابق پاکستان، مصر، انڈونیشیا، اردن، قطر، سعودی عرب، ترکیہ اور متحدہ عرب امارات کے وزرائے خارجہ نے مشترکہ بیان میں کہا کہ فلسطینی پناہ گزینوں کے حقوق کے تحفظ میں اقوام متحدہ کی ریلیف اینڈ ورکس ایجنسی (آرڈبلیو اے) برائے فلسطینی پناہ گزین کا کردار اہم ہے۔مشترکہ بیان میں کہا گیا کہ عشروں سے یو این آرڈبلیو اے لاکھوں فلسطینی پناہ گزینوں کو تحفظ،تعلیم،صحت اور ہنگامی امداد فراہم کر رہا ہے اور جنرل اسمبلی سے ایجنسی کے مینڈیٹ کی مزید3 سال کیلئے تجدید کی قرارداد منظور ہونا بین الاقوامی اعتماد کی عکاسی ہے۔وزرائے خارجہ نے مشرقی یروشلم کے شیخ جراح محلے میں یو این آر ڈبلیو اے کے ہیڈکوارٹرز پر اسرائیلی افواج کی یلغار کی سخت مذمت کی گئی اور کہا گیا کہ یہ حملہ بین الاقوامی قانون اور اقوام متحدہ کے مقامات کی حرمت کی واضح خلاف ورزی اور ناقابل قبول تشدد ہے۔مشترکہ بیان میں کہا گیا کہ یہ کارروائی 22 اکتوبر 2025 کے بین الاقوامی عدالت انصاف کے مشاورتی فیصلے کی بھی خلاف ورزی ہے، جس میں کہا گیا کہ اسرائیل یو این آرڈبلیو اے کے کام میں رکاوٹ ڈالنے سے گریز کرے۔انہوں نے غزہ میں یو این آرڈبلیو اے کے نیٹ ورک سے انسانی امداد کی فراہمی پر زور دیتے ہوئے کہا کہ یو این آرڈبلیو اے کے اسکول اور طبی مراکز غزہ میں پناہ گزینوں کیلئے زندگی کی لکیر ہیں۔وزرائے خارجہ نے مشترکہ بیان میں زور دیا کہ یو این آرڈبلیو اے کا کردار تبدیل نہیں ہوسکتا، کوئی اور ادارہ فلسطینی پناہ گزینوں کی ضروریات پوری کرنے کیلئے درکار انفرا اسٹرکچر اور مہارت کا حامل نہیں ہے اور ایجنسی کی استعداد کار میں کسی بھی قسم کی کمزوری خطے میں سنگین سماجی اور سیاسی اثرات مرتب کرے گی۔مشترکہ بیان میں کہا گیا کہ عالمی برادری یو این آرڈبلیو اے کیلئے پائیدار اور مناسب فنڈنگ کو یقینی بنائے، یو این آرڈبلیو اے کی حمایت مسئلے کے منصفانہ اور دیرپا حل تک فلسطینی پناہ گزینوں کے حقوق کے تحفظ کی بنیاد ہے۔

غزہ کی پٹی میں طبی انخلا میں تاخیر کے سبب 1092 مریض فوت ہوئے:عالمی ادارہ صحت

غزہ،(ایجنسیاں) مقبوضہ فلسطینی اراضی میں عالمی ادارہ صحت (ڈبلیو ایچ او) کے نمائندے رک پیپرکورن نے جمعہ کے روز اقوام متحدہ کے ہیڈکوارٹرز نیویارک میں صحافیوں کو غزہ کے صحت حکام کے حوالے سے بتایا کہ جولائی 2024 سے 28 نومبر 2025 کے درمیان غزہ کی پٹی میں طبی انخلاء کے انتظار میں تقریباً1092 مریضوں کی موت واقع ہو چکی ہے۔پیپرکورن نے کہا کہ یہ تعداد غالباً حقیقی تعداد سے کم ہے اور مکمل حقیقت کو ظاہر نہیں کرتی، کیونکہ یہ صرف ان اموات پر مبنی ہے جن کی سرکاری طور پر اطلاع دی گئی ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ عالمی ادارہ صحت نے زیادہ سے زیادہ ممالک سے غزہ کے مریضوں کو قبول کرنے، اور طبی انخلاء کے عمل کو مغربی کنارے، بشمول مشرقی بیت المقدس میں واپس شروع کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔پیپرکورن کے مطابق غزہ کے 36 ہسپتالوں میں سے صرف18 ہسپتال اور بنیادی صحت کی دیکھ بھال کے مراکز کا 43 فی صد حصہ جزوی طور پر کام کر رہا ہے۔وہاں دل کی بیماریوں اور دیگر امراض کے علاج کے لیے ضروری ادویات اور طبی سامان کی شدید قلت ہے۔انہوں نے کہا کہ اگرچہ غزہ میں طبی سامان کی ترسیل کی منظوری کی شرح بہتر ہوئی ہے، لیکن ادویات اور طبی آلات کو غزہ میں داخل کرنے کا عمل اب بھی 'سست اور بلاوجہ پیچیدہ' ہے۔

انروا کو کمزور کرنے سے انسانی اور سیاسی اثرات پیدا ہوں گے:عرب اسلامی ملکوں کا بیان

سعودی عرب، مصر، اردن، متحدہ عرب امارات، انڈونیشیا، پاکستان، ترکیہ اور قطر کے وزرائے خارجہ نے اقوام متحدہ کی ریلیف اینڈ ورکس ایجنسی برائے فلسطینی پناہ گزین (انروا) کے 'ناقابل تلافی' کردار کی تصدیق کی اور کہا ہے کہ کوئی اور ادارہ ایسا انفراسٹرکچر، مہارت اور زمینی موجودگی نہیں رکھتا جو فلسطینی پناہ گزینوں کی ضروریات کو پورا کرنے یا مطلوبہ پیمانے پر خدمات کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے ضروری ہو۔

انہوں نے خبردار کیا کہ ایجنسی کی صلاحیتوں کو کسی بھی طرح کمزور کرنے سے خطے کی سطح پر سنگین انسانی، سماجی اور سیاسی اثرات مرتب ہوں گے۔وزرائے خارجہ نے فلسطینی پناہ گزینوں کے حقوق کے تحفظ اور ان کے معاملات کی دیکھ بھال میں انروا کے ناگزیر اور مرکزی کردار پر زور دیا۔

سوڈان کے الفاشر میں اجتماعی قبروں کا انکشاف، تاوان نہ دینے پر قتل کیا گیا

واشنگٹن پوسٹ کی جانب سے جمع کی گئی شہادتوں سے انکشاف ہوا ہے کہ ریپڈ سپورٹ فورسز نے الفاشر میں خواتین اور بچوں سمیت ہزاروں شہریوں کو حراست میں رکھا، انہیں تشدد کے ذریعے اپنے اہل خانہ سے تاوان کی رقم مانگنے پر مجبور کیا گیا، جبکہ ادائیگی سے قاصر افراد کو قتل کر دیا گیا۔اس حوالے سے ییل یونیورسٹی کے اسکول آف پبلک ہیلتھ کے ہیومنٹیرین ریسرچ لیب کے ڈائریکٹر نیتھانیئل ریمنڈ نے اعلان کیا کہ ان کی ٹیم کے اندازوں کے مطابق دسیوں ہزار شہری مارے جا چکے ہیں۔انہوں نے تصدیق کی کہ یہ لیب آئندہ ہفتے ایک رپورٹ جاری کرے گی، جس میں کم از کم 140 ایسے مقامات کی دستاویزات شامل ہوں گی، جن کے بارے میں شبہ ہے کہ وہ اجتماعی قبریں ہیں۔ان کا کہنا تھا کہ ریپڈ سپورٹ فورسز شواہد مٹانے کے لیے منظم کارروائیاں انجام دے رہی ہیں۔جمعے کے روز برطانیہ نے سوڈان میں ریپڈ سپورٹ فورسز کے چار کمانڈروں پر پابندیاں عائد کرنے کا اعلان کیا، جن میں اس تنظیم کا دوسرا بڑا رہنما بھی شامل ہے۔

اب اسرائیل نے بھی پرائمری اسکولوں میں موبائل فون پر پابندی عائد کردی

تل ابیب،(ایجنسیاں):اسرائیل نے تمام پرائمری اسکولوں میں اسمارٹ موبائل فونز کے استعمال پر پابندی عائد کرنے کا اعلان کردیا جس کا اطلاق 2 فروری 2026 سے ہوگا۔اسرائیلی میڈیا کے مطابق وزارتِ تعلیم کے بیان میں کہا گیا ہے کہ پابندی کا یہ فیصلہ بچوں پر اسمارٹ فونز کے بڑھتے ہوئے منفی اثرات کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا گیا ہے۔اسرائیل کے وزیرِ تعلیم یوآو کیش نے کہا کہ یہ نئی پالیسی ملکی و بین الاقوامی تحقیق کے بعد مرتب کی گئی تاکہ ایک محفوظ، صحت مند اور مثبت تعلیمی ماحول میسر آئے۔اس اقدام سے بچوں میں سوشل میڈیا کے بے جا استعمال میں

کمی، غیر موزوں مواد تک رسائی کی روک تھام اور کلاس روم میں توجہ بڑھانے میں مدد ملے گی۔موبائل فونز کے استعمال پر پابندی سے متعلق کلاس روم میں آگاہی پروگرام اور والدین کے ساتھ مکالمے کا انعقاد بھی کیا جائے گا۔جسکا مقصد والدین اور بچوں کے اس پابندی سے متعلق شکوک و شبہات کو دور اور ذہن سازی کرنا ہے تاکہ موبائل فون کے متوازن اور صحت مند استعمال کا تصور اجاگر ہو سکے۔دلچسپ بات یہ ہے کہ رواں تعلیمی سال کے آغاز یعنی ستمبر 2025 سے تل ابیب کے تمام اسکولوں میں موبائل فون کے استعمال پر پہلے ہی پابندی نافذ ہے۔راجدھانی میں پابندی میونسپلٹی کے خودمختار فیصلے کے تحت عمل میں لائی گئی تھی جب کہ اس سے پہلے اسرائیل میں موبائل فون پر پابندی کا اختیار ہر اسکول کو الگ سے حاصل تھا۔یاد رہے کہ دنیا کے کئی ممالک پہلے ہی اسکولوں میں اسمارٹ فون ممنوع قرار دے چکے ہیں جن میں آسٹریلیا اور فرانس بھی شامل ہیں۔یونیسکو کی رپورٹ کے مطابق 2023 کے آخر میں 30 فیصد جبکہ 2024 کے آخر میں 40 فیصد تعلیمی نظاموں نے اسکولوں میں اسمارٹ فون کے استعمال پر جزوی یا مکمل پابندی نافذ کی تھی۔

غزہ میں قابض اسرائیلی فوجی جارحیت کے نتیجے میں آنکھوں کی شدید چوٹوں میں خطرناک اضافہ

غزہ:غزہ کے ایک انسانی حقوق مرکز نے قابض اسرائیل کی جانب سے غزہ پر جاری فوجی جارحیت کے دوران آنکھوں کی چوٹوں میں تشویشناک اور غیر معمولی اضافے پر گہرے خدشات کا اظہار کیا ہے، جبکہ قابض حکام کی طرف سے بینائی بچانے اور جنگی زخموں کی تشخیص کے لیے ناگزیر طبی آلات کی غزہ میں رسائی مسلسل روکی جا رہی ہے۔اپنے بیان میں مرکز نے کہا کہ جمع کی گئی معلومات سے ظاہر ہوتا ہے کہ قابض اسرائیلی فوج دانستہ طور پر فلسطینی شہریوں کو مستقل معذوری کا شکار بنا رہی ہے، جن میں آنکھوں کو نشانہ بنا کر براہ راست سنائپنگ شامل ہے، اس کے علاوہ شدید بمباری اور ایسے گولوں کا استعمال بھی کیا جا رہا ہے جو بڑی مقدار میں چھروں کو پھیلاتے ہیں۔

مرکز نے تصدیق کی کہ دستیاب معلومات کے مطابق کم از کم 1700 فلسطینی سنہ 25 ماہ پر محیط نسل کشی کے دوران غزہ میں اپنی آنکھوں سے محروم ہو چکے ہیں، جبکہ تقریباً 5 ہزار دیگر افراد علاج سے محرومی کے باعث مکمل یا جزوی طور پر بینائی کھونے کے شدید خطرے سے دوچار ہیں۔بیان میں بتایا گیا کہ قابض اسرائیل نے ہسپتالوں کے بنیادی ڈھانچے، بجلی کے جنریٹرز اور جراحی آلات کو تباہ کیا اور ادویات، طبی سازوسامان اور ضروری طبی سامان کی ترسیل پر پابندی عائد کر رکھی ہے۔

مرکز کے مطابق علاج کی شدید قلت کے باعث آنکھوں کی سنگین بیماریاں بگڑ چکی ہیں، جن میں آنکھوں کا بڑھتا ہوا دباؤ، قرنیہ، شبکیہ اور موتیا شامل ہیں، جو مریضوں کو مستقل نابینائی کے دہانے پر پہنچا رہی ہیں۔

بیان میں کہا گیا کہ تقریباً 2400 مریض انتظار کی فہرستوں میں شامل ہیں جنہیں فوری جراحی آپریشن درکار ہیں، مگر غزہ کے اندر اس کی سہولتیں میسر نہیں۔

مرکز کی ٹیم کو دی گئی اپنی شہادت میں غزہ آئی ہسپتال کے شعبہ آپریشن اور بے ہوشی کے سربراہ ڈاکٹر ایاد ابوکرش نے بتایا کہ جنوری سنہ 2024ء سے ستمبر سنہ 2025ء تک ہسپتال میں آنکھوں کی 2077 چوٹوں کے کیسز سامنے آئے، اور اس عرصے میں آنکھوں کی چوٹیں مجموعی جنگی زخمیوں کا 5 فیصد بنتی ہیں۔انہوں نے نشاندہی کی کہ یہ اعداد و شمار صرف وادی غزہ کے شمالی حصے تک محدود ہیں، جس کا مطلب ہے کہ حقیقی تعداد اس سے کہیں زیادہ ہے۔

ڈاکٹر ابوکرش نے وضاحت کی کہ 18 فیصد کیسز میں آنکھ کو مکمل طور پر خالی کرنا پڑا، 34 فیصد میں آنکھ کے اندر غیر ملکی اجسام موجود تھے، جبکہ 9 فیصد متاثرین دونوں آنکھوں سے زخمی ہوئے، جس سے مکمل اور مستقل نابینائی کا خدشہ کئی گنا بڑھ گیا۔انہوں نے صنفی تقسیم بیان کرتے ہوئے بتایا کہ متاثرین میں مردوں کا تناسب 42 فیصد، خواتین، فی صد 28 فیصد اور بچے 30 فیصد ہیں۔انسانی حقوق مرکز نے کہا کہ متاثرین میں بچوں اور خواتین کی بڑی تعداد اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ اس جارحیت میں سب سے زیادہ نشانہ عام شہری بن رہے ہیں، اور وہ براہ راست یا بالواسطہ طور پر اپنی بنیادی ضروریات پوری کرنے کی کوشش کے دوران حملوں کا شکار ہو رہے ہیں۔

مرکز کی ٹیم کے مطابق قحط کے عروج کے دوران آنکھوں کی چوٹوں کی شرح میں نمایاں اضافہ ہوا، کیونکہ شہری خوراک اور بنیادی اشیاء کے حصول کے لیے ان امدادی مراکز کا رخ کرنے پر مجبور ہوئے جو قابض فوج کی تعیناتی کے قریب تھے، جہاں انہیں براہ راست نشانہ بنایا گیا۔چودہ سالہ بچہ محمد انے بتایا میری فیملی کے پاس کھانا نہ ہونے کی وجہ سے میں رفح میں امریکی امدادی تقسیم مرکز جاتا تھا۔تیسری بار وہاں شدید فائرنگ شروع ہوگئی جو ریت کے ٹیلوں کے پیچھے موجود سنائپرز کی جانب سے تھی۔ مجھے دائیں آنکھ میں گولی لگی، دو گھنٹے بعد مجھے ہسپتال منتقل کیا گیا اور بعد میں معلوم ہوا کہ میں اپنی آنکھ کھو چکا ہوں۔

حقوقی مرکز نے نشاندہی کی کہ قابض اسرائیلی فوج صرف زخمی کرنے پر اکتفا نہیں کر رہی بلکہ دانستہ طور پر متاثرین کو علاج سے بھی محروم رکھا جا رہا ہے، چاہے وہ سفر پر پابندی ہو یا طبی آلات اور ضروری مشینری کی ترسیل میں رکاوٹیں۔

مرکز نے خبردار کیا کہ غزہ آئی ہسپتال کو جنگی چوٹوں سے نمٹنے کے لیے بنیادی تشخیصی آلات کی شدید کمی کا سامنا ہے، کیونکہ قابض حکام ان آلات کے داخلے سے انکار کر رہے ہیں، حالانکہ بین الاقوامی ادارے ان کی مکمل لاگت اٹھانے کے لیے تیار ہیں۔اس صورتحال میں طبی عملہ نہایت سادہ اور ابتدائی آلات سے علاج پر مجبور ہے جو چوٹوں کی سنگینی کے مطابق ہرگز کافی نہیں۔

طبی عملے کے مطابق 50 فیصد سے زائد زخمیوں کو مسلسل علاج کی ضرورت ہے جو غزہ کے اندر دستیاب نہیں، یا ان کے کیسز ایسے خصوصی علاج کے متقاضی ہیں جو صرف غزہ سے باہر ممکن ہیں، مگر سرحدی راستوں کی بندش اور مریضوں کے سفر پر پابندی کے باعث یہ علاج اکثر ناممکن ہو جاتا ہے۔

مشرقی غزہ پر قابض اسرائیل کی بمباری اور گھروں کی مسماری، ایک فلسطینی نوجوان شہید

غزہ: قابض اسرائیل کی جانب سے سیز فائر کی کھلی خلاف ورزیوں کا سلسلہ جاری ہے جہاں ہفتہ کی صبح شمالی غزہ میں قابض فوج کی فائرنگ سے ایک فلسطینی شہری شہید ہوگیا جبکہ فجر کے وقت قابض اسرائیلی جنگی طیاروں نے جنوبی غزہ کے مشرقی علاقوں پر شدید فضائی حملے کیے اور رہائشی گھروں کو دھماکوں سے اڑا دیا۔

مقامی ذرائع کے مطابق شمالی غزہ کے علاقے جبالیہ النزلہ میں قابض اسرائیلی فوج کی فائرنگ سے 18 سالہ نوجوان محمد صبری الادھم شہید ہوگیا۔یہ خون ناحق فلسطینی عوام پر ڈھائے جانے والے مظالم اور صہیونی سفاکیت کی ایک اور لرزہ خیز مثال ہے۔

ادھر مقامی ذرائع نے بتایا کہ قابض اسرائیلی طیاروں نے خان یونس کے مشرقی علاقوں اور رفح کے مشرق میں شدید فضائی حملے کیے جہاں بمباری کے نتیجے میں زوردار دھماکوں کی آوازیں سنی گئیں جنہوں نے علاقے میں خوف اور دہشت پھیلا دی۔

اسی دوران قابض فوج نے خان یونس کے مشرق میں متعدد عمارتوں کو بارودی مواد سے مسمار کیا جس سے بے شمار خاندان ایک بار پھر بے گھر افراد کی فہرست میں شامل ہو گئے۔صبح کے اوقات میں قابض اسرائیلی طیاروں نے رفح کے مشرقی علاقوں خان یونس اور غزہ شہر کے اطراف میں مزید فضائی حملے کیے جس سے حالات مزید سنگین ہو گئے۔شہید محمد صبری الادھم کی شہادت کے بعد 11 اکتوبر کے سیز فائر معاہدے کے بعد سے شہداء اور زخمیوں کی مجموعی تعداد بڑھ کر 385 شہداء اور 1007 زخمیوں تک جا پہنچی ہے جبکہ ملبے تلے سے 627 فلسطینیوں کی لاشیں نکالی جا چکی ہیں۔یہ اعداد و شمار قابض اسرائیل کی مسلسل جارحیت اور فلسطینی عوام کے خلاف جاری نسل کشی کی گواہی دے رہے ہیں۔

قابض اسرائیلی فوج کی جنوبی شام میں جارحانہ دراندازی، قنیطرہ سے دو نوجوان گرفتار

غزہ: قابض اسرائیل کی افواج نے جنوبی شام میں علیحدہ علیحدہ دو جارحانہ دراندازیاں کرنے کے بعد مقبوضہ قنیطرہ گورنری میں قائم ایک ناکے پر دو نوجوانوں کو گرفتار کر لیا۔شامی سرکاری چینل الاخباریہ نے اطلاع دی ہے کہ قابض اسرائیلی فوج نے قنیطرہ کے دیہی علاقے میں بلدہ ام باطنہ اور گاؤں العجرف کے درمیان قائم کیے گئے ناکے پر دو نوجوانوں کو روکا اور گرفتار کرلیا۔یہ کارروائی اس وقت کی گئی جب قابض اسرائیلی جنگی طیارے مقبوضہ قنیطرہ کی فضاؤں میں انتہائی نچلی پرواز کر رہے تھے۔

ٹیلی وژن شام نے اپنی ویب سائٹ پر رپورٹ کیا ہے کہ قابض اسرائیل کی ایک فوجی گشت جو آٹھ عسکری گاڑیوں پر مشتمل تھی جمعہ کی شب قنیطرہ کے دیہی علاقوں میں واقع رسم الحلبی مشیرفہ اور ام باطنہ کے دیہات میں داخل ہوئی۔چینل نے مزید بتایا کہ قابض اسرائیلی افواج کی ایک اور گشت درعا گورنری کے یرموک بیسن میں معریہ عابدین کے راستے پر دراندازی ہوئی جہاں ایک سکیورٹی ناکہ قائم کیا گیا اور تلاشی کی کارروائیاں انجام دی گئیں۔

بدھ اور جمعرات کی درمیانی شب قابض اسرائیلی فوج کی ایک گشت نے یرموک بیسن کے علاقے میں ایک گھر پر چھاپہ مارا اور ایک نوجوان کو گرفتار کرلیا۔

چندروز قبل گولان نامی ادارے نے دستاویز کیا تھا کہ قابض اسرائیلی افواج نے شامی سرزمین میں بار بار کی جانے والی دراندازیوں کے دوران 39 افراد کو اغوا کیا جن میں کم عمر بچے بھی شامل تھے۔یہ تمام واقعات اسد حکومت کے خاتمے کے بعد پیش آئے۔تقریباً دو ہفتے قبل قابض اسرائیلی افواج نے دمشق کے دیہی علاقے میں جبل الشیخ کی ڈھلوانوں پر واقع بلدہ بیت جن میں ایک ہولناک قتل عام کا ارتکاب کیا جس کے نتیجے میں 13 افراد شہید اور تقریباً 25 زخمی ہوئے۔

قابض اسرائیل نے شام میں جبل الشیخ کی چوٹی سے لے کر درعا گورنری سے متصل جنوبی دیہی علاقے کے یرموک بیسن تک متعدد عسکری چوکیاں قائم کر رکھی ہیں۔ان میں قنیطرہ میں آٹھ اور درعا میں ایک عسکری نقطہ شامل ہے۔

اسد حکومت کے خاتمے کے بعد سے علاقے میں قابض اسرائیل کی خلاف ورزیاں مسلسل جاری ہیں۔قنیطرہ اور درعا کے دیہی علاقوں میں تقریباً روزانہ کی بنیاد پر دراندازیاں ریکارڈ کی جا رہی ہیں جن کے ساتھ گرفتاریاں بھی کی جاتی ہیں۔بعض زیر حراست افراد کو بعد میں رہا کر دیا جاتا ہے جبکہ کئی تاحال قید میں ہیں۔

8 دسمبر سنہ 2024ء کو قابض اسرائیل نے سنہ 1974ء میں شام کے ساتھ طے پانے والے معاہدہ فصل القوات کے خاتمے کا اعلان کیا تھا جبکہ دمشق کی جانب سے بارہا تل ابیب سے ان خلاف ورزیوں کو روکنے کا مطالبہ کیا جاتا رہا ہے۔

شامی شہریوں کا کہنا ہے کہ قابض اسرائیل کی جانب سے جاری یہ جارحانہ اقدامات خطے میں استحکام کی بحالی کی راہ میں بڑی رکاوٹ بنے ہوئے ہیں اور حکومت کی جانب سے سرمایہ کاری کے حصول کی کوششوں کو بھی سبوتاژ کر رہے ہیں جس کا مقصد بدحال معاشی صورت حال کو بہتر بنانا ہے۔

غزہ میں سیلاب کے باعث وباؤں کے پھیلاؤ کا سنگین خدشہ ہے:عالمی ادارہ برائے مہاجرت

غزہ:اقوام متحدہ سے وابستہ عالمی ادارہ برائے مہاجرت نے جمعہ کے روز خبردار کیا ہے کہ غزہ کی پٹی میں بے گھر افراد کی بڑی تعداد شدید خطرات سے دوچار ہے جہاں موسلا دھار بارشوں کے نتیجے میں خیموں اور عارضی پناہ گاہوں کے ڈوبنے کا خدشہ بڑھتا جا رہا ہے۔یہ صورتحال اس وقت مزید سنگین ہوگئی ہے جب قابض اسرائیل کی پابندیوں کے باعث پناہ گاہوں کی تعمیر میں استعمال ہونے والا سامان اور ریت سے بھرنے والے تھیلے غزہ میں داخل نہیں ہونے دیے جا رہے۔

مقامی اور طبی ذرائع کے مطابق شدید طوفان اور گہرے فضائی دباؤ کے باعث غزہ کی مختلف علاقوں میں گذشتہ 24 گھنٹوں سے بھی کم وقت کے دوران متعدد مقامات پر عمارتیں گرنے شدید سردی اور وسیع پیمانے پر پانی بھرنے کے واقعات پیش آئے جن کے نتیجے میں 14 افراد شہید ہوئے جبکہ متعدد دیگر زخمی ہو گئے۔

عالمی ادارہ برائے مہاجرت نے بتایا کہ تقریباً 7 لاکھ 95 ہزار بے گھر افراد ان نشیبی علاقوں میں سیلابی پانی کے شدید خطرے سے دوچار ہیں جو ملبے سے بھرے ہوئے ہیں اور جہاں خاندان غیر محفوظ عارضی پناہ گاہوں میں زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔

ادارے نے خبردار کیا کہ نکاسی آب کے نظام اور کچرے کے مؤثر انتظام کی عدم موجودگی وبائی امراض کے پھیلاؤ کے خدشات کو کئی گنا بڑھا رہی ہے جو پہلے ہی محاصرے اور سفاکیت کا شکار آبادی کے لیے ایک نیا المیہ بن سکتی ہے۔

عالمی ادارہ برائے مہاجرت نے وضاحت کی کہ پناہ گاہوں کی مضبوطی کے لیے درکار سامان جیسے لکڑی پلائی ووڈ ریت کے تھیلے اور پانی نکالنے کے پمپ غزہ پہنچنے میں شدید تاخیر کا شکار ہیں کیونکہ غزہ پر عائد پابندیاں بدستور برقرار ہیں۔

غزہ کی پٹی اس وقت ایک شدید موسمی طوفان کی لپیٹ میں ہے جس نے بے گھر افراد کے خیموں اور تباہ شدہ گھروں کو پانی سے بھر دیا ہے جس سے ان لوگوں کی اذیت میں مزید اضافہ ہو گیا ہے جو تباہ کن جنگ کے دوران بار بار بے گھر کیے جا چکے ہیں۔

ایک ہفتے میں مغربی کنارے اور القدس میں 73 مزاحمتی کارروائیاں

غزہ:مغربی کنارے اور مقبوضہ بیت المقدس میں فلسطینی مزاحمت کاروں اور نوجوانوں نے گذشتہ ایک ہفتے کے دوران 73 معیاری اور عوامی مزاحمتی کارروائیاں انجام دیں، جو فلسطینی عوام کے خلاف قابض اسرائیل اور اس کے آبادکاروں کی بڑھتی ہوئی سفاکیت کا عملی جواب ہیں۔مرکز معلومات فلسطین معطی کے مطابق پانچ سے 11 دسمبر کے درمیان مغربی کنارے کے شہروں قصبوں اور دیہات میں دراندازقابض اسرائیلی افواج کو نشانہ بناتے ہوئے ایک فائرنگ کی کارروائی اور ایک گاڑی سے کچلنے کی کارروائی ریکارڈ کی گئی۔اسی عرصے کے دوران مزاحمت کاروں نے تین دیسی ساختہ دھماکا خیز مواد قابض اسرائیل کی عسکری گاڑیوں اور فوجیوں کے خلاف استعمال کیے، جبکہ نوجوانوں اور مقامی شہریوں نے سات براہ راست جھڑپوں میں آبادکاروں کا مقابلہ کیا تاکہ فلسطینی گھروں اور رہائشی علاقوں پر ان کے حملوں اور دراندازی کی کوششوں کو ناکام بنایا جا سکے۔مغربی کنارے میں قابض اسرائیلی افواج اور فلسطینی نوجوانوں کے درمیان 58 میدانی جھڑپیں بھی ہوئیں، جن میں پتھراؤ کی کارروائیاں شامل تھیں، جبکہ گذشتہ ہفتے قابض اسرائیل اور آبادکاروں کی جارحیت کے خلاف تین عوامی مظاہرے بھی منعقد کیے گئے۔

مقبوضہ مغربی کنارے میں قابض اسرائیل اور آبادکاروں کی یکے بعد دیگرے حملے اور دھاوے

غزہ:مقبوضہ مغربی کنارے کے مختلف علاقوں میں قابض اسرائیل کی فوج اور آبادکاروں کی طرف سے یکے بعد دیگرے وسیع حملے اور دھاوا دیکھنے میں آیا، جو خاص طور پر طوباس، طولکرم، رام اللہ، نابلس اور الخلیل کی گورنریوں میں مرکوز تھے۔طوباس گورنری میں قابض فوج نے شہر کے جنوب میں واقع الفارعہ کیمپ پر دھاوا بولا، کیمپ کے اطراف میں اپنی گشتیں قائم کیں، اور پھر پیدل فوج کے دستے کو کیمپ کے اندر بھیج کر بھاری صوتی بم پھینکے۔شمالی گورنری میں

خربہ ابزیق میں آبادکاروں نے نوجوانوں کا پیچھا کیا اور ان پر فائرنگ کی، تاہم کسی کے زخمی ہونے کی اطلاع نہیں، یہ ایک نیا حملہ تھا جو مقامی لوگوں کے خلاف قابض فوج کی بڑھتی ہوئی خلاف ورزیوں کی کڑی میں شامل ہے۔طولکرم میں قابض فوج نے عنبتا گاؤں پر دھاوا بولا، اہم شاہراہوں پر قبضہ کرلیا، خاص طور پر بلدیہ کے دفتر اور سکہ کی سڑک کے قریب، اور پیدل فوج کے دستوں نے شہریوں کا پیچھا کر کے انہیں ڈرانے کے لیے صوتی بم پھینکے۔فوج نے مرکزی سڑک پر موبائل چیک پوائنٹ بھی قائم کیا اور گاڑیوں کو روک کر تلاشی اور استفسار کیا، شہریوں پر نفرت انگیز سلوک کیا۔رام اللہ میں قابض فوج نے المغیر گاؤں پر دھاوا بولتے ہوئے روشنی کے بم پھینکے، جبکہ سلواد میں نوجوانوں اور قابض فوج کے درمیان شدید جھڑپیں ہوئی۔نابلس میں قابض فوج نے برقہ اور قبلان کے گاؤں پر دھاوا بولا اور گاؤں کے مختلف حصوں میں پھیل گئی۔الخلیل میں بیت امر کے گاؤں میں نوجوانوں اور قابض فوج کے درمیان جھڑپیں ہوئیں، جس کے دوران شہریوں پر بھی مختلف حملے کیے گئے، جبکہ جنوبی بیت لحم کے "غوش عتصیون" کے قریب ایک آبادکار کو اس وقت زخمی ہوئے جب اس کی گاڑی پر پتھر مارے گئے۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

شرح نما

کیسے کہہ دوں کہ مجھے چھوڑ دیا ہے اس نے
بات تو سچ ہے مگر بات ہے رسوائی کی

● پروین شاکر

● نغمہ امیر، برمنگھم، برطانیہ

تشریح:

پروین شاکر کا یہ شعر محض دو مصرعوں پر مشتمل ہے، مگر اس میں پھیلا ہوا دکھ، نسائی احساس، سماجی دباؤ، محبت کی شکست، انا کی لرزش، اور عورت کے وجود پر معاشرے کے فیصلوں کا بوجھ یہ سب کچھ اس تہذیب یافتہ لیکن نہایت بیمار معاشرتی ماحول کی داستان بیان کرتا ہے جہاں محبت کی ناکامی صرف ذاتی المیہ نہیں رہتی بلکہ ایک "رسوائی" بن جاتی ہے۔ اس شعر میں عورت کی داخلی کربیات، بیرونی سماجی توقعات، اور مشرقی رشتوں کا وہ پیچیدہ جال ایک ہی لمحے میں ابھر آتا ہے۔

پہلا مصرع *"کیسے کہہ دوں کہ مجھے چھوڑ دیا ہے اس نے"* بظاہر بڑی سادگی سے ادا کیا گیا ہے، مگر اس کے پیچھے ایک بیپناہ داخلی ہچکچاہٹ ہے۔ "کیسے کہہ دوں" میں وہ گھبراہٹ بھی ہے جو کسی بڑے صدمے کے اعتراف سے پہلے دل کو آلیتی ہے، اور وہ جھجک بھی جو محبت کی شکست کو زبان پر لاتے ہوئے محسوس ہوتی ہے۔ یہ مصرعہ ایک عورت کی اس ذہنی کیفیت کو ظاہر کرتا ہے جو جانتی ہے کہ اس کا زندگی کا سب سے عزیز رشتہ اس سے چھوٹ گیا ہے، مگر وہ اس حقیقت کو بلند آواز میں قبول کرنے پر قادر نہیں۔

یہ کیفیت ایک عام انسان کی نہیں، بلکہ ایک عورت کی ہے وہ عورت جو مشرقی سماج میں محبت کے رشتے کو صرف ذاتی رشتہ نہیں سمجھتی بلکہ اپنی عزت، اپنی پہچان، اور اپنے وقار کا حصہ سمجھتی ہے۔ پروین شاکر نے ہمیشہ عورت کے جذباتی وجود کو ایک انتہائی باریک نفسیاتی سطح پر پیش کیا ہے۔ یہاں بھی وہ عورت کے دل میں چھپی ہوئی اس کمزور مگر بہت سچی جگہ کو چھوتی ہیں جہاں وہ شکست کو تسلیم کرنے سے پہلے لاکھ بار سوچتی ہے۔

مشرق میں محبت کے ٹوٹنے کا صدمہ صرف ذاتی تباہی نہیں ہوتا یہ سماج کی مشترکہ عدالت کا فیصلہ بھی بن جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دوسرے مصرعے میں شاعرہ لکھتی ہیں:

"بات تو سچ ہے مگر بات ہے رسوائی کی"

یہاں "مگر" کے لفظ نے پورے شعر کا جذباتی بوجھ اپنے اندر سمیٹ لیا ہے۔ ذاتی سچائی اور سماجی بدنامی کے درمیان ایک خوفناک کھائی کھل جاتی ہے۔ سچائی یہ ہے کہ وہ چھوڑ دیا گیا ہے، مگر یہ سچ جب زبان پر آئے گا تو معاشرہ اسے "رسوائی" کے زمرے میں رکھ دے گا۔ یہاں پروین شاکر صرف ایک فرد کی کہانی بیان نہیں کر رہیں بلکہ اس پورے معاشرتی رویے پر سوال اٹھا رہی ہیں جہاں عورت کی محبت کا شکست کھا جانا، اس کی ذات کا شکستہ ہونا سمجھا جاتا ہے۔

نسوانی پہلو یہاں نہایت لطیف مگر نہایت واضح ہے۔ عورت کے لیے محبت صرف دل کا احساس نہیں بلکہ اس کی شخصیت کا ایک حصہ ہے جسے معاشرہ "عزت" سے جوڑ دیتا ہے۔ مرد اگر محبت میں ناکامی کا سامنا کرے تو اسے ادبی انداز میں "اداس عاشق" کہا جاتا ہے، اس کے زخم محبت کی عظمت بن جاتے ہیں۔ لیکن عورت اگر کسی تعلق سے محروم ہو جائے تو اسے "چھوڑی ہوئی" عورت کا نام مل جاتا ہے، جیسے محبت میں شکست نہیں بلکہ کسی جرم کا ارتکاب ہو گیا ہو۔ پروین شاکر کے کلام میں یہ نسوانی دکھ بار بار آتا ہے، مگر اس شعر میں تو جیسے ایک ہی لمحے میں یہ پوری حقیقت کھل کر سامنے آ جاتی ہے۔

یہ بھی قابلِ غور ہے کہ شاعرہ نے "رسوائی" کا لفظ استعمال کیا۔ "غم"، "دکھ" یا "تکلیف" نہیں۔ "رسوائی" وہ تکلیف ہے جو اپنے اندر دوسروں کی نظریں، ان کے طعنے، ان کی سرگوشیاں، ان کی فتوائیں، ان کی سوچ کی تیزی سب کچھ سمیٹے ہوئے ہوتی ہے۔ یہ وہ تکلیف ہے جو صرف اندر نہیں جلتی بلکہ باہر بھی معاشرتی تابوت میں کیلیں گاڑ رہی ہوتی ہے۔

اس شعر میں عورت کی مغربی قدروں سے نسبت بھی دلچسپ ہے۔ پروین شاکر ایک جدید عورت تھیں تعلیم یافتہ، خودمختار، اپنے جذبات اور احساسات کے اظہار کی حامی۔ مغربی معاشرے میں محبت کا ٹوٹ جانا کوئی بدنامی نہیں، بلکہ زندگی کا ایک فطری مرحلہ سمجھا جاتا ہے۔ ایک رشتہ ختم ہوتا ہے تو دوسرا شروع ہو جاتا ہے۔ وہاں محبت کا انجام نہ عورت کی وقعت گراتا ہے اور نہ اس کی شخصیت پر کوئی دھبہ لگاتا ہے۔

لیکن پروین شاکر مشرقی عورت ہیں، جن کے اردگرد کی دنیا مغربی آزادی کو "بیراہ روی" اور تعلقات کی ٹوٹ پھوٹ کو "رسوائی" سمجھتی ہے۔ اس لیے یہاں دو تہذیبوں کے بیچ کھڑی عورت ایک عجیب کشمکش میں مبتلا نظر آتی ہے۔ وہ سچ تو جانتی ہے، مگر اس سچ کے اعلان سے ڈرتی ہے کیونکہ وہ خود کو آزاد سمجھتی ہے مگر سماج ابھی تک اسے آزاد دیکھنے کے لیے تیار نہیں۔

شعر کی روانی اور لہجے کا توازن بھی انتہائی بیمثال ہے۔ زبان بہت سادہ ہے مگر احساسات بہت گہرے۔ کوئی مشکل لفظ، کوئی پیچیدہ ترکیب نہیں۔ صرف ایک خالص درد ہے، ایک سادہ اعتراف، ایک سچا زخم۔ یہ سادگی پروین شاکر کا خاص اسلوب ہے، جو ان کے کلام کو دل میں اترتا ہوا بنا دیتا ہے۔

بحر کا انتخاب * * —رمل مثمن مخبون محذوف مقطوع—**ایک نرم، اداس اور گیتا لہجے کی حامل بحر ہے۔ * فاعلاتن، فعلاتن، فعلاتن، فعلن * کی تکرار میں ایک ایسی نرمی ہے جو نسوانی لہجے کے ساتھ غیر معمولی ہم آہنگی پیدا کرتی ہے۔

رمل کی بحر اکثر درد انگیز، جذباتی اور داخلی کیفیات کے اظہار کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ اس بحر میں ایک سانس رک رک کر چلتی ہے، جیسے دل دھڑک دھڑک کر اپنے زخم کی داستان سناتا ہو۔ یہی کیفیت اس شعر میں موجود ہے ایک ٹوٹی ہوئی، لرزتی ہوئی مگر سچی آواز۔

پروین شاکر کے کلام کی سب سے خاص بات یہ ہے کہ وہ عورت کی زبان میں عورت کی کہانی بیان کرتی ہیں۔ وہ عورت جسے معاشرے نے صدیوں خاموش رہنے کی تربیت دی، وہ ان اشعار میں پہلی بار اپنی زبان پاتی ہے۔ اس شعر میں بھی یہی انداز ہے: ایک عورت پہلی بار اپنے آپ سے اعتراف کرتی ہے کہ وہ چھوڑ دی گئی ہے، مگر معاشرے کے سامنے یہ حقیقت بیان کرنا اس کے لیے ممکن نہیں کیونکہ اس کی زندگی پر دوسروں کی نظریں، دوسروں کی زبانیں اور دوسروں کے بنائے ہوئے اصول مسلط ہیں۔

شعر کا تاثراتی اثر بہت گہرا ہے۔ پہلے مصرعے میں خاموشی کا خوف ہے، دوسرے میں سماجی فیصلہ۔ پہلے میں داخلی شکست، دوسرے میں بیرونی دباؤ۔ پورا شعر ایک بھرپور جذباتی مکالمہ بن جاتا ہے: ایک طرف دل، دوسری طرف دنیا۔

یہ شعر صرف محبت کے ٹوٹنے کے بارے میں نہیں ہے، یہ عورت کی شناخت، وقار، اور معاشرتی اخلاقیات کے کھوکھلے معیاروں پر ایک لطیف مگر نہایت شدید وار بھی ہے۔ یہ شاعرہ کی داخلی لڑائی ہے اپنے اندر سچ کو مان لینے کی ہمت، لیکن دنیا کے سامنے اس سچ سے لپٹ جانے کی مجبوری۔ اس میں ایک گہرائی ہے جو سادہ لفظوں میں سمیٹ دی گئی ہے، جیسے کسی نے ایک وسیع سمندر کو ایک قطرے میں بند کر دیا ہو۔

شعر کی فضا میں ایک خاص طرح کی تمکنت بھی ہے درد کے باوجود ایک وقار، شکست کے باوجود ایک ٹھہراؤ، غم کے باوجود ایک خاموش شان۔ یہ عورت کی وہ عظمت ہے جو پروین کے ہاں بارہا نظر آتی ہے: دل ٹوٹ جائے تو بھی زبان شکوہ نہیں کرتی، صرف حقیقت کو نرم لہجے میں بیان کرتی ہے مگر وہ حقیقت بھی اپنی جگہ ایک برہنہ چبھتی ہوئی سچائی ہوتی ہے۔

اس شعر میں جذبات کی تہیں اتنی باریاب ہیں کہ ہر قاری اپنی کیفیت کے مطابق اس میں اپنا عکس تلاش کر لیتا ہے۔ کبھی یہ شعر محبت کے دکھ کا بیان معلوم ہوتا ہے، کبھی سماجی جبر کا، کبھی عورت کی بیبسی کا، کبھی اس کی عظمت کا۔

پروین شاکر کی شاعری میں دکھ کا رنگ بہت نمایاں ہے، مگر یہ دکھ محض رونے کا نہیں بلکہ ایک فکری بیداری بھی رکھتا ہے۔ یہاں بھی شاعرہ اپنے تجربے کو فرد کے دکھ تک محدود نہیں رکھتیں بلکہ اسے اجتماعی نفسیات کا مسئلہ بنا دیتی ہیں۔ یہ شعر عورت کی نجی زندگی اور سماجی زندگی کے تصادم کو ایک مختصر مگر بھرپور پیکر میں بیان کرتا ہے۔

یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ شاعرہ نے براہِ راست محبوب پر کوئی الزام نہیں رکھا۔ "مجھے چھوڑ دیا ہے اس نے" میں محض بیانِ حقیقت ہے، شکوہ نہیں۔ اور اس کے بعد "رسوائی" کا خوف اس بات کا ثبوت ہے کہ شاعرہ کا مسئلہ محبوب سے زیادہ معاشرے سے ہے۔

یہاں عورت کے اندر موجود وہ ہزار سالہ خوف جھلکتا ہے جو اسے اپنے جذبات کے برملا اظہار سے روکتا ہے۔

شعر کی مجموعی ہیئت میں ایک طرح کا ڈرامائی تناؤ ہے جیسے کوئی شخص خود کو سمجھا رہا ہو کہ سچ کہنا چاہیے مگر یہ بھی جانتا ہے کہ سچ کہنے کے بعد اس کے وجود کو کتنی قیمت چکانا پڑے گی۔

یہی وہ داخلی کشمکش ہے جو اس شعر کو زندہ رکھتی ہے، اسے ایک عام غزل کے شعر سے ایک نسوانی المیہ میں تبدیل کر دیتی ہے۔

آخر میں کہا جا سکتا ہے کہ یہ شعر صرف دو مصرعوں پر مشتمل ہونے کے باوجود ایک پورا ناول ہے ایک ایسی عورت کا ناول جو محبت میں ٹوٹی تو مگر ٹوٹ کر گر نہیں پڑی؛ جو سچ جانتی ہے مگر اس کی تشہیر سے ڈرتی ہے؛ جو محبت کی شکست کا اعتراف کرتی ہے مگر اپنا وقار کھونے سے انکاری ہے۔

پروین شاکر کے یہاں یہی قوت ہے وہ عورت کو رلاتی نہیں، بلکہ اس کے رونے میں ایک وقار رکھ دیتی ہیں، ایک ایسی بلند متانت جو عورت کی صدیوں کی عظمت کی نمائندہ ہے۔

یہ شعر درد کی بھی تصویر ہے، رسوائی کے خوف کی بھی، محبت کی شکست کا اعتراف بھی اور سماج کی سنگ دلی پر ایک گہرا تبصرہ بھی۔ اس میں عورت کی داخلی دنیا بھی ہے اور بیرونی سماج کا ظلم بھی۔ اس میں مغربی آزادی کا خواب بھی ہے اور مشرقی ریت رواج کی زنجیریں بھی۔ اور سب سے بڑھ کر یہ شعر پروین شاکر کی اپنی روح کی صدا بھی ہے، جو ہر حساس دل تک راست پہنچتی ہے، بغیر اجازت، بغیر دلیل، صرف احساس کی سچائی سے۔

☆☆

دو شاعر ایک زمین

غزل

● مرزا غالب

مدت ہوئی ہے یار کو مہماں کیے ہوئے
جوشِ قدح سے بزم چراغاں کیے ہوئے

کرتا ہوں جمع پھر جگرِ لخت لخت کو
عرصہ ہوا ہے دعوتِ مژگاں کیے ہوئے

پھر وضعِ احتیاط سے رکنے لگا ہے دم
برسوں ہوئے ہیں چاک گریباں کیے ہوئے

پھر گرم نالہ ہائے شرربار ہے نفس
مدت ہوئی ہے سیرِ چراغاں کیے ہوئے

پھر پرسشِ جراحتِ دل کو چلا ہے عشق
سامانِ صدہزار نمکداں کیے ہوئے

پھر بھر رہا ہوں خامۂ مژگاں بہ خونِ دل
سازِ چمن طرازیِ داماں کیے ہوئے

باہم دگر ہوئے ہیں دل و دیدہ پھر رقیب
نظارہ و خیال کا ساماں کیے ہوئے

دل پھر طوافِ کوئے ملامت کو جائے ہے
پندار کا صنم کدہ ویراں کیے ہوئے

پھر شوق کر رہا ہے خریدار کی طلب
عرضِ متاعِ عقل و دل و جاں کیے ہوئے

دوڑے ہے پھر ہر ایک گل و لالہ پر خیال
صد گلستاں نگاہ کا ساماں کیے ہوئے

پھر چاہتا ہوں نامۂ دلدار کھولنا
جاں نذرِ دل فریبیِ عنواں کیے ہوئے

مانگے ہے پھر کسی کو لبِ بام پر ہوس
زلفِ سیاہ رخ پہ پریشاں کیے ہوئے

چاہے ہے پھر کسی کو مقابل میں آرزو
سرمے سے تیز دشنۂ مژگاں کیے ہوئے

اک نو بہار ناز کو تاکے ہے پھر نگاہ
چہرہ فروغِ مے سے گلستاں کیے ہوئے

پھر جی میں ہے کہ در پہ کسی کے پڑے رہیں
سر زیرِ بارِ منتِ درباں کیے ہوئے

جی ڈھونڈتا ہے پھر وہی فرصت کہ رات دن
بیٹھے رہیں تصورِ جاناں کیے ہوئے

غالبؔ ہمیں نہ چھیڑ کہ پھر جوشِ اشک سے
بیٹھے ہیں ہم تہیۂ طوفاں کیے ہوئے

غزل

● احمد فراز، اسلام آباد

پھرتے ہیں اب بھی دل کو گریباں کیے ہوئے
جن وحشیوں پہ ہیں ترے احساں کیے ہوئے

تجدیدِ عشق کیا ہو کہ برسوں گزر گئے
تجھ سے کوئی سخن بھی مری جاں کیے ہوئے

اب تجھ سے کیا گلہ ہو کہ اک عمر ہو گئی
ہم کو بھی قصدِ کوچۂ جاناں کیے ہوئے

دل سے ہوئی ہے پھر ترے بارے میں گفتگو
تر آنسوؤں سے دیدہ و داماں کیے ہوئے

جی مانتا نہیں ہے کہ ہم بھی بھلا چکیں
تیری طرح سے وعدہ و پیماں کیے ہوئے

کچھ ضد میں ناصحوں کی تجھے چاہتے رہے
کچھ پاسداریِ دلِ ناداں کیے ہوئے

ہم وہ کہ تجھ کو شعر میں تصویر کر دیا
صورت گرانِ شہر کو حیراں کیے ہوئے

بازار سرد تھا نہ خریدار کم نظر
ہم خود تھے اپنے آپ کو ارزاں کیے ہوئے

اے عشق ہم سے اور بھی ہوں گے زمانے میں
اچھے بھلے گھروں کو بیاباں کیے ہوئے

کچھ ہم سے نامراد کہ پھرتے ہیں کو بہ کو
دل کو کسی فقیر کا داماں کیے ہوئے

وعدہ کیا تھا اس نے کسی شام کا کبھی
ہم آج تک ہیں گھر میں چراغاں کیے ہوئے

اب اس کے جور سے بھی گئے ہم کہ جب سے ہیں
اپنے کیے پہ اس کو پشیماں کیے ہوئے

یہ رت جگے قبول کہ آرام سے تو ہیں
رکھتے تھے ورنہ خواب پریشاں کیے ہوئے

ہم وہ اسیر ہیں کہ زمانے گزر گئے
بند اپنے آپ پر درِ زنداں کیے ہوئے

ترکِ وفا کے بعد ہوس اختیار کی
اس کاروبار میں بھی ہیں نقصاں کیے ہوئے

جانِ فرازؔ مرگِ تمنا کے باوجود
بھولے نہیں ہمیں ترے احساں کیے ہوئے

☆☆

غزل
(جوش ملیح آبادی کی نذر)

● پروفیسر شہپر رسول، نئی دہلی

گھرے سناٹے میں کچھ سن گن سی پنہاں کیوں نہ ہو
کچھ نہ ہونے میں ہی کچھ ہونے کا امکاں کیوں نہ ہو

مسخ چہروں، جھوٹی آوازوں سے کیوں الجھے رہیں
"فکر ہی ٹھہری تو دل کو فکرِ خوباں کیوں نہ ہو"

بجھتے لفظوں کے دیے سب لے کے آئے ہیں تو پھر
میری خاموشی سے محفل میں چراغاں کیوں نہ ہو

کیوں نہ اب بھی بولتے ہنستے ہوئے دیکھیں اسے
وہ نہ ہو' پرچھائیں اس کی گھر میں مہماں کیوں نہ ہو

ذوقِ جدّت کے جنوں میں قتلِ معنی ہو تو پھر
شعر کے ہاتھوں میں شاعر کا گریباں کیوں نہ ہو

باعثِ عبرت زمانے کے لیے شہپر رسول
میرا ہی انکار کیوں ہو ان کی ہاں ہاں کیوں نہ ہو

راشد عباسی کی نظمیں
ناسٹیلجیائی پڑھت

● ڈاکٹر حسنین ساحر

وقت ایک ندی کی طرح بہتا چلا جاتا ہے لیکن اس کے کناروں پر ٹھہرے ہوئے نقوش اپنی چمک طویل عرصے تک برقرار رکھتے ہیں۔ کچھ لوگ ان نقوش کو محض یاد کے عکس کے طور پر نہیں دیکھتے بلکہ ان میں اپنی اصل اور وجود کی تلاش کرتے ہیں۔ راشد عباسی بھی انہی شعرا میں سے ہیں جن کے لیے ماضی محض جمالیاتی یا رومانی کیفیت نہیں بلکہ ایک گہرا روحانی مکالمہ ہے۔ ان کی نظموں میں یادیں ڈھند کی مانند پھیلتی ہیں لیکن اس ڈھند میں ایک ٹھہری ہوئی لطیف روشنی موجود رہتی ہے جو انسان کو اپنے باطن کی طرف واپس لے جاتی ہے۔

راشد عباسی کی شاعری میں لطافت، خودکلامی اور تہذیبی اداسی کی ایک مستقل لے سنائی دیتی ہے۔ وہ بلند آواز میں نہیں بولتے بلکہ خاموشی کے اندر اپنی بات رکھ دیتے ہیں۔ ان کے ہاں الفاظ شور کیے بغیر سانس لیتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں۔ یہی سانس ان کی نظموں کو داخلی زندگی عطا کرتے ہیں۔ ان کے نظمیہ مجموعے "جہانِ ابد" میں شامل تین نظمیں "یادیں، خواب، خیال"، "انقلابِ زمانہ" اور "مہلت" اسی خاموش لیکن گہرے مکالمے کی تین مختلف جہتیں آشکار کرتی ہیں:

راشد عباسی کی نظم "یادیں، خواب، خیال" ملاحظہ ہو:

گاؤں سے ذرا باہر/ سائے میں درختوں کے/ سبزے کا حسیں مخمل/ چڑیوں کی وہ چہکاریں/ پھولوں کی وہ مہکاریں/ کچھ گیت تھے ساحر کے/ کچھ فیض کی نظمیں تھیں/ اقبال کی، غالب کی/ جادو بھری غزلیں تھیں/ پھر ایسی فضا میں یوں/ اک دن کا گزرنا کیا/ اک عمر گزر جائے/ یاد آتے ہیں اب ہم کو/ سب یار پرانے بھی/ بے فکر زمانے بھی/ خاموش فضاؤں میں/ بجتی ہوئی بانسریا/ وہ راستے، وہ پنگھٹ/ اک نار، وہ گاگریا/ اب خود سے جدا ہو کر/ ہم سوچتے ہیں اکثر/ کیا کھویا ہے، کیا پایا/ بس یادیں ہیں سرمایہ/ اب شہر کے میلے میں/ بے درد جھمیلے میں/ ہم بھیڑ کا حصہ ہیں/ بے نام سا قصہ ہیں۔۔۔۔۔

یہ نظم محض منظر نگاری کا عمل نہیں بلکہ دل کی ایک مضمحل خاموشی اور سکون کی جستجو کا بیان ہے۔ راشد عباسی کے لیے گاؤں کوئی جغرافیائی وجود نہیں بلکہ داخلی ہم آہنگی (Inner Harmony) کی علامت ہے۔ اس نظم میں سبزہ، پھول اور چڑیوں کی صدائیں اس ازلی توازن کی یاد دلاتی ہیں جسے انسان نے فطرت کے ساتھ کسی زمانے میں محسوس کیا تھا۔ مارٹن ہائیڈیگر (Martin Heidegger) کے نزدیک انسان "Being in time" یعنی وقت کے بہاؤ میں موجود ایک وجود ہے۔ ایک ایسا وجود جو اپنی شناخت اسی وقت دریافت کرتا ہے جب وہ اپنے تجربات کے تسلسل کو سمجھنے لگتا ہے۔ راشد عباسی کے لیے گاؤں اور بچپن کی یادیں صرف بیتے ہوئے دنوں

کا حوالہ نہیں بلکہ وجود کی وہ پہلی بنیاد ہیں جہاں انسان نے پہلی بار اپنے "ہونے" کا یقین محسوس کیا۔

اس پس منظر میں ناسٹیلجیا ماضی کی طرف فرار کا عمل نہیں بنتا بلکہ خود شناسی کی طرف واپسی کا راستہ بن جاتا ہے۔ راشد عباسی گاؤں کی یاد کو صرف ایک دور کی تصویر کے طور پر نہیں دیکھتے بلکہ اسے اپنے باطن تک رسائی کا زینہ بناتے ہیں۔ یہی وہ مقام ہے جہاں یاد، خواب اور خیال ایک داخلی وحدت میں ڈھل کر شعور کے اندر ایک نئے انکشاف کو جنم دیتے ہیں۔

راشد عباسی کی نظم "انقلابِ زمانہ" وقت کے بدلتے ہوئے رجحانات کی المیہ داستان پیش کرتی ہے:

ہائے کیا زمانہ تھا/ وقت کے دریچوں میں/ آ کے زندگی اکثر/ خواہشوں کے، خوابوں کے/ وصل کی نویدوں کے/ پھول چھوڑ جاتی تھی/ اپنے اک اشارے پر/ وقت، زندگی، موسم/ سجدہ ریز ہوتے تھے/ اب مگر یہ عالم ہے/ فالتو سی شے ہیں ہم/ وقت جب بھی کہتا ہے/ اس کے اک اشارے پر/ زندگی کہیں رکھ کر/ ہم کو، بھول جاتی ہے۔۔۔

یہ نظم ماضی کے سکون اور حال کی بے چینی کے درمیان فاصلے کو نمایاں کرتی ہے۔ راشد عباسی کے لہجے میں ناسٹیلجیائی کسک تو ہے لیکن اس میں ہزیمت یا بے بسی نہیں بلکہ شعور اور ادراک نمایاں ہے۔ وہ اس حقیقت سے باخبر ہیں کہ کہ وقت صرف گزرتا نہیں بلکہ انسان پر اپنی بالادستی بھی قائم کرتا ہے۔ والٹر بینجمن (Walter Benjamin) کے نزدیک جدید انسان کا المیہ یہی ہے کہ وقت آگے بڑھتا ہے لیکن معنی پیچھے رہ جاتے ہیں۔ یعنی انسانی تجربے وقت کی رفتار کے ساتھ نہیں چل پاتے۔ راشد عباسی کے ہاں یہی احساس پوری شدت سے ابھر کر سامنے آتا ہے۔ وقت اور تاریخ کی یہ خود مختاری دراصل اسی وجودی اضطراب (Existential Anxiety) کا نچوڑ ہے جو جدید انسان کو اپنے وجود میں ایک خالی پن اور بے محل ہونے کا احساس دلاتی ہے۔

یہاں یاد ایک خاموش لیکن بھرپور احتجاج کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ یہ احتجاج ایک ایسی باطنی فریاد ہے جو جدید زندگی کے شور کے اندر سے اُبھرتی ہے لیکن ظاہر ہنگامہ پیدا نہیں کرتی۔ راشد عباسی نے اس احساس کو اس طرح بیان کیا ہے کہ دنیا کی تیز رفتاری نے انسان کو رشتوں سے، جذبات سے اور آخرکار خود اپنی ذات سے جدا کر دیا ہے۔ یہ نظم اجتماعی المیہ کی عکاس ہے۔ وہ المیہ جو ہر اس انسان پر گزرتا ہے جو اپنی روحانی اصل سے کٹ گیا ہو۔

راشد عباسی کی تیسری نظم "مہلت" لمحے کی بازیافت کا خواب پیش کرتی ہے:

وحشتِ دل فقط ایک لمحہ ٹھہر/ میں ٹٹولوں ذرا دل کی زنبیل کو/ اس میں رکھے تھے میں نے گئے دن کہیں/ قرب کے، سرخوشی، شادمانی کے دن/ وہ جوانی کے دن/ کچھ تمنائیں، کچھ حسرتیں، خواب بھی/ اس کی تصویریں، جن میں تھیں نایاب بھی/ کتنی یادیں تھیں ہم نے سنبھالی کہیں/ اس کے ہاتھوں کے لکھے ہوئے خط بھی تھے/ اور ورق، وہ جو بھیجے تھے خالی، کہیں/ وحشتِ دل ذرا ایک لحظہ ٹھہر/ چشمِ نم سے ہٹے پردا اشک تو/ پھر تسلی سے وہ خال و خد دیکھ لوں/ ایک پل میں ازل اور ابد دیکھ لوں۔۔۔

یہ نظم وقت کے سامنے ایک التماس ہے۔ راشد عباسی وقت کے خلاف جدوجہد نہیں کرتے بلکہ اس سے صرف تھوڑے سے توقف کی التجا کرتے ہیں۔ ہنری برگساں (Henri Bergson) کے نزدیک وقت کوئی جامد یا خارجی اکائی نہیں بلکہ شعور کے اندر جاری ایک داخلی بہاؤ (Duration) ہے۔ اسی نظریے کے شاعر ہونے کے ناطے، راشد عباسی کے ہاں وقت بیرونی شے نہیں بلکہ انسانی شعور کا تسلسل ہے۔ انھیں ادراک ہے کہ لمحے واپس نہیں آ سکتے لیکن ان کی بازگشت دل میں زندہ رہتی ہے اور یہی بازگشت ان کی شاعری کو گہرائی اور معنویت عطا کرتی ہے۔

"مہلت" میں یاد کوئی کمزوری نہیں بلکہ ایک تخلیقی عمل ہے۔ راشد عباسی لمحے کو یاد کے اندر محفوظ کرتے ہیں جیسے کوئی خوشبو آہستہ آہستہ کپڑے میں جذب ہو جائے۔ اس نظم کا لہجہ مکمل طور پر داخلی ہے لیکن اس کی معنویت عالمی ہے۔ یعنی یہ وسیع انسانی تجربے کی بازگشت ہے۔ ہر انسان کے اندر یہی خواہش زندہ رہتی ہے کہ لمحہ تھم جائے تاکہ احساس برقرار رہے اور جو محسوس ہو رہا ہے وہ تحلیل نہ ہو۔ یہ نظم اسی خواہش کی فکری جذباتی صورت گری ہے۔

اردو شاعری میں یاد کے موضوع کو ہمیشہ مرکزی حیثیت حاصل رہی اور ہر شاعر نے اسے اپنی دنیا کے مطابق محسوس کیا ہے۔ میر تقی میر کے ہاں یاد ایک ذاتی کرب کی صورت اختیار کرتی ہے۔ غالب کے ہاں یہ ایک فلسفیانہ تجسس میں ڈھل جاتی ہے۔ ناصر کاظمی کے ہاں یاد جدید انسان کی تنہائی اور خلوت کا استعارہ بن جاتی ہے۔ راشد عباسی ان تمام روایتوں کا تسلسل بھی ہیں اور ان سے انحراف بھی رکھتے ہیں۔ میر کے برعکس وہ ماضی میں قید نہیں رہتے بلکہ اس سے مکالمہ کرتے ہیں۔ غالب کے برعکس، ان کے ہاں فلسفہ مجرد نہیں بلکہ محسوس اور جیتی جاگتی حقیقت کے طور پر موجود ہے۔ ناصر کاظمی کے برعکس، راشد عباسی کے ہاں یاد میں امید کی مدھم روشنی باقی رہتی ہے۔ یوں کہا جا سکتا ہے کہ راشد عباسی کے ہاں ناسٹیلجیا صرف تجربے کا جمالیاتی اظہار نہیں بلکہ وجود کی اخلاقی اور فکری جستجو بھی ہے۔

راشد عباسی کی نظموں میں زبان ایک لطافت اور تہذیبی لطافت کے ساتھ بہتی ہے۔ چھوٹے مصرعے ہونے کے باوجود ان میں سانس کی پُرسکون لے موجود رہتی ہے جو نظموں کو داخلی روانی عطا کرتی ہے۔ سبز مخمل، درختوں کی چھاؤں، بانسری کی بازگشت، چڑیوں کی چہکار، گاؤں کا راستہ اور میلے کی بھیڑ؛ یہ سب تصویری عناصر مل کر ایک ایسا متضاد منظرنامہ تخلیق کرتے ہیں جس میں ماضی کا سکون اور حال کی بے چینی آمنے سامنے آ کھڑے ہوتے ہیں۔

راشد عباسی کے ہاں تصویریں محض مناظر کی تفصیل نہیں بلکہ گہری وجودی علامتیں ہیں جو انسان کی داخلی تاریخ کو منور کرتی ہیں اور قاری کو یاد اور وقت کے درمیان غیر محسوس کشمکش میں شریک کر دیتی ہیں۔ یہی شعوری کشمکش ان کی نظموں کو محض یاد کی جذباتی بازگشت نہیں رہنے دیتی بلکہ اسے تجربے کی سطح تک پہنچا دیتی ہے۔

مارسل پروست (Marcel Proust) کے نزدیک یاد ماضی کی بازیافت نہیں بلکہ احساس کی ازسرِ نو بیداری ہے۔ یہی تصور راشد عباسی کی شعری کائنات میں فکری بنیاد کے طور پر جلوہ گر ہوتا ہے۔ ان کے ہاں یاد کسی جامد نقش کا نام نہیں بلکہ ایک زندہ اور متحرک تجربہ ہے جو وقت کے بہاؤ میں نئی معنوی تہیں پیدا کرتا ہے۔ راشد عباسی کے ہاں ماضی کوئی پناہ گاہ نہیں بلکہ ایک آئینہ ہے جس میں ذات اپنی اصل کو پہچانتی اور شناخت کے خدوخال دریافت کرتی ہے۔ ان کے ہاں ناسٹیلجیائی اداسی ضرور ہے لیکن شکست یا گریز نہیں ہے۔ اس کے پیچھے وہ شعوری یقین کارفرما ہے کہ وقت کا بہاؤ جاری رہتا ہے لیکن احساس ٹھہرا رہتا ہے۔ یعنی وقت بدل جاتا ہے لیکن اپنی معنویت برقرار رکھتا ہے۔ راشد عباسی کی نظموں میں یاد ایک وجودی استعارہ (Existential Metaphor) بن کر سامنے آتی ہے جو انسان کو اس حقیقت سے آگاہ کرتی ہے کہ شناخت محض حال کی عطا نہیں بلکہ گزرے ہوئے لمحات کی تہہ در تہہ پرتوں میں بھی محفوظ رہتی ہے۔ یوں ان کی نظمیں یہ مفہوم آشکار کرتی ہیں کہ یاد ماضی کی اسیری نہیں بلکہ روح کی بازیافت ہے اور شاید یہی بازیافت وہ "مہلت" ہے جس کی آرزو ہر دل میں خاموشی سے سانس لیتی رہتی ہے۔

راشد عباسی کی شاعری میں وقت، یاد اور خودی؛ تینوں ایک مثلث کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ ان کی نظمیں یہ باور کراتی ہیں کہ ماضی محض گزرا ہوا زمانہ نہیں بلکہ وجود کی زبان ہے جسے سمجھنا دراصل خود کو سمجھنے کے مترادف ہے۔ جب کوئی شاعر اس سطح پر اپنے ماضی سے مکالمہ کرتا ہے تو اس کی نظم صرف ادبی اظہار نہیں رہتی بلکہ وجدان اور شعوری تجربے کی عکاس بن جاتی ہے جو قاری کو بھی اپنی داخلی تاریخ کے شعور سے روشناس کراتی ہے۔

☆☆☆

براہِ مہربانی
ادبی تصنیفات،
مضامین، افسانے، شاعری و
خط و کتابت وغیرہ درج ذیل
ای میل پر ارسال کریں:
urdusahafat@gmail.com
tazeen.rizvi66@gmail.com
● امیر مہدی، برمنگھم۔ یوکے (میگزین انچارج)

اُردو غزل میں علامت نگاری!

• ضیا تقوی۔لکھنؤ۔انڈیا

اردو غزل میں علامت نگاری کے موضوع پر کچھ تحریر کرنا مقصود ہے۔لہٰذا اہم کو یہ سمجھنا ضروری ہے کہ لفظِ علامت کے معانی ومفاہیم کیا ہیں۔علامت کیسے تشکیل پاتی ہے۔

لُغت کے اعتبار سے علامت اسم مؤنث عربی کا لفظ ہے۔علامت کے لغوی معنی ہیں۔سمبل symbole، نشانی، اشارہ، شناخت یا پہچان کا نشان، لیبل، ٹریڈ مارک، کوئی ایسا لفظ یا ترکیب جو کسی شے یا واقعے کی نمائندگی کرے یا نشان دہی کرے۔کسی شے کی نشان دہی یا پہچان کرانے کے لئے نشانی بنانے کو ہی علامت سازی کہا جاسکتا ہے۔شاعری، نثر نگاری یا مصوری میں علامت کا استعمال نیا نہیں ہے۔صاحب فن حضرات خواہ وہ شاعر ہوں، مصور ہو یا نثر نگار ہوں، سب نے ہی علامتوں کا استعمال کیا ہے۔مصور تصویروں میں آڑی ترچھی، ٹیڑھی میڑھی لکیروں سے علامات تشکیل دیتے آئے ہیں۔علامت نگاری شاعری اور مصوری کی وہ طرز ہے جس میں اشیا اور خیالات کو اصلی رنگ میں پیش کرنے کے بجائے اشارات اور کنایات سے کام لیا جاتا ہے۔مثال کے طور پر آسمان پر گھنے بھورے یہ کالے بادلوں کا چھا جانا، بجلی کا کڑکنا۔بارش کی علامت ہے۔درختوں سے پتیوں کا گرنا خزاں کی علامت ہے اور چمن میں پھولوں کا کھلنا بہار کی علامت مانا جاتا ہے۔ بقول ڈاکٹر ہارون رشید" علامت نگاری صرف ایک ادبی اصطلاح نہیں بلکہ ادب کی دنیا میں ایک تحریک کی حیثیت رکھتی ہے۔اصطلاحی مفہوم میں علامت نگاری ایک ایسا وسیلہ ہے جو کسی لفظ، شے، کردار، واقعے یا تصور کو کسی خاص مقصد یہ مفہوم میں پیش کرتی ہے۔علامت نگاری سے مراد مختلف افکار و خیالات اور احساسات و جذبات کو مخصوص الفاظ و اشارات کی صورت میں بیان کرنا ہے۔جیسے ریاضی میں جمع، نفی، ضرب، تقسیم، وغیرہ کے لیے علامتیں وضع کی گئیں۔اسی طرح ادب میں شاعروں اور ادیبوں نے مختلف افکار ونظریات اور احساسات و جذبات کے لیے علامتیں تخلیق کیں۔لیکن یہ امر قابل غور ہے کہ ادب اور فلسفے میں علامت سے مراد نشان یہ اشارہ نہیں۔یعنی یہاں علامت اپنے لغوی معنوں میں استعمال نہیں ہوتی بلکہ علامت وسیع معنی رکھتی ہے۔"

یہاں میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ریاضی کے لیے بنائی گئی علامتیں دراصل علامات نہیں ہیں بلکہ نشانی ہیں۔جمع، جوڑنے کا نشان ہے، ضرب، گھٹانے کا اور تقسیم، بانٹنے کا نشان ہے۔اس لیے انکو علامت کے طور پر نہیں دیکھا جاسکتا۔

بقول ڈاکٹر وزیر آغا۔

"اصل ادب تو علامتی ادب ہی ہوتا ہے۔تخیل کے کورے جسم پر علامت وہ پھونک ہے جو زندگی کی رمق بن کر کالی کوٹھری کو اجالا بخشتی ہے"

استاذ محترم پروفیسر انیس اشفاق اس سلسلے میں اپنے تحقیقی مقالے میں لکھتے ہیں کہ" تمام بالواسطہ پرایوں کی توضیح اور تصریح اور علامت سے انکے امتیاز اور اختلاف کے بعد ہم علامت کے سلسلے میں جن نتائج تک پہنچے ہیں وہ یہ ہیں کہ علامت قائم بالزات ہوتی ہے یعنی علامتی اظہار بجائے خود بیانِ واقع ہوتا ہے لیکن اس بیانِ واقع کے ظاہری اور اوپری مفہوم سے ذہن اس مفہوم کے مماثل کسی اور مفہوم کی طرف منتقل ہوجاتا ہے"

"ٹی ایس ایلیٹ کے حوالے سے انیس اشفاق صاحب تحریر کرتے ہیں کہ علامت جو ایک قائم بالذت شے ہے شاعر اور قاری کے مابین رہتی ہے اور کسی نہ کسی طرح اس کا رابطہ دونوں سے ہوتا ہے لیکن ضروری نہیں کہ اس کا رابطہ شاعر کے ساتھ بھی ویسا ہی ہو جیسا قاری کے ساتھ"

ان آراء کی روشنی میں ہمکو علامت کو سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے لیکن ادبی تاریخ کے حوالے سے اگر غور کیا جائے تو ہم دیکھتے ہیں کہ علامت وقت کے ساتھ ساتھ اپنے معنی ومفاہیم تبدیل بھی کرتی ہے۔اس حوالے سے خلیل الرحمٰن اعظمی لکھتے ہیں:

"چونکہ جدید تر غزل جدید تر ذہنی کیفیات اور طرزِ احساس کی پیداوار ہے، اس لیے اس غزل میں ہمیں ایک نئی فضا اور ایک نیا ذائقہ ملتا ہے۔

اس غزل میں پرانی علامتوں کی تکرار اور گھسے پٹے تلازموں کے بجائے تازہ علامتیں اور الفاظ کے نئے تلازمے ملتے ہیں۔یہ الفاظ اور علامتیں ہمیں ہر جگہ زندہ اور محسوس شکل میں دکھائی دیتی ہیں۔دن، رات، اندھیرا، اجالا، سورج، چاند، شام، سناٹا، تنہائی، چراغ پتا، ٹہنی، فصیل، حصار، سمندر، بادبان، جزیرہ ابر، پتھر، خاک، ریت، راکھ اور اس طرح کے بہت سے الفاظ غزل میں ایک نئی معنویت کے ساتھ استعمال کیے گئے ہیں۔اس طرح کہ غزل کی لفظیات اور اس کی مخصوص فضا بالکل بدلی ہوئی معلوم ہوتی ہے"۔

علامت نگاری کے رجحان کے نمائندہ شعرا کی تخصیص ممکن نہیں لگتی تقریباً سبھی شعراء کے کلام میں علامت پائی جاتی ہے۔ہم دیکھتے ہیں کہ غزل میں چراغ، شمع، آگ، تاریکی، گھر، درو دیوار، آئینہ، روزن، قفس وغیرہ کے علاوہ پیڑ، جنگل، پتھر، برف، گھر، شہر، پتے، شاخیں، دھوپ، سورج دھواں، زمین، آندھی، سانپ، کھڑکی، دیوار، منڈیر، گلی، کبوتر، دھول، رات، چاندنی اور درجنوں دوسرے الفاظ علامتی رنگوں میں شعراء نے خوب خوب بہترین پیرایوں میں استعمال کئی ہیں۔

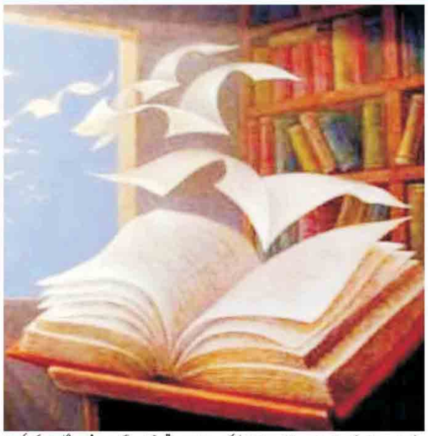

یہاں بات کی وضاحت کے لیے چند شعر حاضر کررہا ہوں۔

چلی ہے تھام کے بادل کے ہاتھ کو خوشبو
ہوا کے ساتھ سفر کا معاملہ ٹھہرا

(پروین شاکر)

میں نے ان سب چڑیوں کے پَر کاٹ دیے
جن کو اپنے اندر اُڑتا دیکھا تھا

(شاھد حسن)

صبحِ نو نغمہ بہ لب ہے مگر اے ڈوبتی رات
میرے حصے میں تری مرثیہ خوانی آئی

(مخمور سعیدی)

سانس لینے کو تو جینا نہیں کہتے ہوں گے
زندگی کے لیے کچھ اور علامت ہوگی

(امیر مھدی)

برسے بغیر ہی جو گھٹا گھر کے کھل گئی
اِک بے وفا کا عہدِ وفا یاد آ گیا

(خمار بارہ بنکوی)

اللہ رے عندلیب کی آوازِ دل خراش
دل ہی نکل گیا جو کہا اُن نے ہائے گُل

(میر)

قفس میں مجھ سے رودادِ چمن کہتے نہ ڈر ہمدم
گری ہے جس پر کل بجلی وہ میرا آشیاں کیوں ہو

(غالب)

ان تمام اشعار میں شعراء نے علامات کا بخوبی استعمال کرکے اپنے پیغام کو واضح رکھا ہے۔اختتام تحریر میں ہم یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ علامت، تشبیہ اور استعارے سے بلیغ پیرایہ اظہار ہے۔علامت اپنی وسعت اور معانی آفرینی کے اعتبار سے ہمہ گیر اور جامع ہوتی ہے۔

☆☆

خاکہ: شجاع کامل
پوت کے پاؤں پالنے میں

• نور الحسنین

سابقہ اناؤنسر آکاش وانی اورنگ آباد

میں شجاع کامل کو اس وقت سے جانتا ہوں جب ان کے افسانوں کے دودھ کے دانت بھی نہیں نکلے تھے۔اور وہ ادب کے پنگوڑے میں ہاتھ پاؤں مار رہے تھے۔اور ادب کی ہر دایہ کو دیکھ کر ہمک ہمک جاتے تھے کہ ہمیں گود میں لے لو اور وہ ان سے یوں دامن بچاتے کہ کہیں ذہن کے کپڑے ہی گندے نہ ہو جائیں۔

یہی وہ وقت تھا جب مراٹھواڑہ میں حمید سہروردی کے جدید افسانوں کا شہرہ تھا۔اور میرے جیسے ابھرتے ہوئے افسانہ نگار اندھی تقلید میں مبتلا صفحات کے صفحات کالے کررہے تھے۔غالباً ان ہی ایام میں اورنگ آباد میں بھی ایک اور افسانہ نگار کا جنم ہوا تھا جسے اخبارات نے عظیم راہی کا نام دیا تھا۔قمر اقبال، شجاع کامل اور عظیم راہی پر اس طرح مہربان تھے کہ ہفتہ آڑ ان دونوں کے افسانے نہایت اہتمام کے ساتھ اورنگ آباد ٹائمز کے ادبی صفحے میں شائع کرکے ان دونوں کو ممنون اور قارئین کو پریشان کیا کرتے تھے۔

اس مسلسل یلغار کو دیکھ کر ایک دن میں نے قمر اقبال سے پوچھا تھا" قمر بھائی آپ کی کیا صنف افسانہ سے کوئی دشمنی ہے؟"

تو انھوں نے میری طرف بنا دیکھے جواب دیا تھا" نہیں ......!اور پھر طنزیہ مسکراہٹ بکھیرتے ہوئے بولے" جب میری، استادی کے بھرم میں میرے، بہت سارے شاگرد غزل کو تباہ و برباد کررہے ہیں تو میں افسانے پر کیوں رحم کروں؟"

میں نے کہا" یہ بات ٹھیک نہیں ہے قمر بھائی، آپ کسی بیاہتا کی طرح شوہر کا غصہ بچوں پر اتار رہے ہیں۔" قمر بھائی کا چہرہ غصے سے سرخ ہوگیا اور آواز بھی قدرے اونچی ہوگئی" افسانہ بچہ ہے......؟ ارے جسے پریم چند، سعادت حسن منٹو، کرشن چندر، عصمت چغتائی اور راجندر سنگھ بیدی نے عروج کی انتہا پر پہنچا دیا تھا۔وہ بچہ کیسے ہوسکتا ہے؟ ہاں......تم اور تمہاری طرح کے جدید افسانہ نگار اسے تحت الثریٰ کا راستہ ضرور دکھا رہے ہو۔شجاع کامل اور اس کے ہم عصروں کی رسوائی تو علاقے تک ہی محدود ہے، ان سے صنف افسانہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچ رہا ہے۔لیکن تم اور تمہارے جیسوں نے تو افسانے کو اس مقام پر پہنچا دیا ہے کھڑے ہیں سر بازار اور کوئی پوچھتا ہی نہیں۔تم نے افسانے سے قاری کو بھگا دیا۔رسائل کے معیار کو مشکوک کردیا، کیا کررہے ہو تم لوگ......؟

میں لاجواب ہوگیا اور افسانے کے نئے منظر کی تلاش میں سرگرداں ہوگیا دراصل یہیں سے اُردو افسانے کے نئے سفر کا آغاز ہوا۔

وقت کے ساتھ ساتھ شجاع کامل کا فن بھی نکھرتا گیا۔مطالعہ اور مشاہدہ گہرا ہوا تو ان کے افسانے اخبارات کے صفحات سے بلند ہوکر رسائل کی زینت بننے لگے اور یوں وہ بحیثیت ایک افسانہ نگار اپنی پہچان بنانے میں کامیاب ہوگئے۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

مجھے معاف فرمائیں۔اس شعر کی بلند خوانی کا یہ مطلب قطعی نہیں ہے۔کہ میں ان کی افسانہ نگاری کی عظمتوں کا اعتراف کرتا ہوں۔دراصل میں تو یہ یاد دلانا چاہتا ہوں کہ یہ شعر ان کے والد محترم اکثر ان ایام میں گنگنایا کرتے تھے۔جب شجاع کامل پیدا ہونے والے تھے اور ساتھ ہی اللہ کے حضور گڑگڑاتے تھے کہ

"اے مالک دو جہاں ہمیں وہ اولاد دے جو اعلیٰ صفات کی حامل ہو۔اے اللہ وہ عزم حسین کی تصویر اور عباس سالار کی طرح جری اور بہادر ہو۔اے اللہ اس کو حوصلہ بخش کہ وہ ان نامساعد حالات میں بھی اپنی روزی آپ کما سکے اسے کسی کا محتاج نہ رکھے۔"

لیکن جب شجاع کامل پیدا ہوئے۔تو ان کے والدین کا چہرہ ایک دم اتر گیا اور وہ سوچنے لگے کہ اتنا کمزور اور نحیف بچہ ہماری توقعات پر کیسے پورا اترے گا؟

لیکن ابھی وہ سوچ ہی رہے تھے کہ نو مولود شجاع کامل نے خود ہی جھپٹ کر شہد کے نپل کو اٹھا لیا اور اسے اپنے منہ میں رکھ لیا۔اور تیز تیز ہاتھ پاؤں مارنے لگے۔

شجاع کامل کے والد اس جسارت و شجاعت سے اس قدر خوش ہوئے کہ ان کا نام ہی شجاعت علی رکھ دیا اور سجدہ شکر میں گر پڑے۔

ساتھیو......تب سے آج تک شجاع کامل جو بھی چاہتے ہیں وہ مانگ کر نہیں لیتے بلکہ جھپٹ کر حاصل کر لیتے ہیں۔اسکول کے زمانے میں بھی کبھی پین نہیں خریدا جو بھی پسند آیا اسے جھپٹ لیا، ان کے ایک کلاس میٹ نے تو مجھے یہ بھی بتایا کہ وہ اسکول میں گھر سے ایک پیسہ بھی نہیں لاتے تھے۔لیکن انٹرویل میں سب سے زیادہ کھانے پینے کی چیزیں ان کے ہی ہاتھوں میں ہوتی تھیں۔یہی نہیں بلکہ وہ اکثر بنا اسٹڈی کے امتحانات میں بھی اچھے نمبرات جھپٹ لیا کرتے تھے۔خدا ہم سے جھوٹ نہ بلوائے اور کسی کی عیب جوئی کے جرم میں ہمیں دوزخ کی ہوا نہ کھلائے کہنے والے نے تو یہاں تک کہا ہے کہ" یشونت کالج نانديڑ میں پروفیسری بھی اسی جھپٹ کا نتیجہ ہے واللہ اعلم"......!

شجاع کامل ایک ضدی انسان ہیں۔اور ضد انسان سے کیا کچھ نہیں کرواتی۔دنیا کا پہلا عاشق کہلوانے کی خواہش نے مجنوں سے صحرا نوردی کروائی۔تو فرہاد سے دودھ کی نہر کھدائی۔پریم چند کو افسانہ نگار، غالب کو شاعر اعظم اور شجاع کامل کو پروفیسر بنا دیا۔لیکن ان کی ضد یہیں پر ختم نہیں ہوئی بلکہ محض ایک کامیاب استاد کہلوانے کی خاطر انھوں نے قوم کی ایسی ایسی لڑکیوں کو میر و غالب سے بے تکلف کردیا۔جو گھر میں اپنے والد اور شوہر سے بات چیت کرنے میں بھی جھجک محسوس کرتی تھیں۔

شجاع کامل کے پروفیسر بننے کی خبر جب مجھے ملی تو میں نے یہ بات اپنی بیوی کو سنائی تو وہ بے حد فکر مند ہوئی اور پھر کہنے لگیں" کیا آپ کے دوست شجاع کامل کو روزِ حشر سے ڈر نہیں لگتا......؟"

میں نے جواب دیا" نیک بخت وہ منسٹر نہیں، پروفیسر ہوا ہے......!"

وہ بولی" میں منسٹروں کی بات نہیں کررہی ہوں، ان کا کیا ہے وہ تو سیاست داں ہوتے ہیں۔کام کریں یا نہ کریں پھر بھی ثابت کردیتے ہیں کہ میں جہاں بھی رہوں میرا حق ہے فصل بہار پر۔مجھے تو شجاع بھائی کے حشر سے خوف ہو رہا ہے!"

"وہ کیوں؟" میں نے ذرا تلخ لہجے میں پوچھا تو وہ پھر گویا ہوئی۔

اجی تم سمجھتے کیوں نہیں......میں نے سنا ہے کہ پروفیسروں کو تو پڑھانا بھی پڑتا ہے......اور شجاع بھائی......وہ تو بیچارے افسانہ نگار ہیں......؟"

یہ سنتے ہی مجھے غصہ آگیا۔کیوں کہ اس دلیل کی روشنی میں تو ہم سارے ہی افسانہ نگار نکھٹو ثابت ہو رہے تھے چنانچہ میں نے اپنے رویے میں مزید سختی پیدا کی اور کہا" تم کیا سمجھتی ہو؟ کیا ایک افسانہ نگار پڑھا نہیں سکتا؟ ارے وہ سب کچھ تو کرسکتا ہے۔"

وہ بولی" اس کے جواب میں تم خود آئینہ دیکھ لو، گھر کا ایک بھی کام تم کرتے ہو؟ میرا ہی حوصلہ ہے کہ تم باپ بھی بن گئے اور یہ گھر بھی آباد ہوگیا۔اور سن لو، ان کاموں کے لئے دماغ کی بھی ضرورت نہیں جبکہ کسی کالج میں پڑھانا......خیر اب میں مزید کیا کہوں ارے تم لوگ تو نہ گھر کے نہ گھاٹ کے۔بس فضول بکواس کے ہو۔"

اپنی بیوی کی اس گفتگو کو سن کر میرا دل بے حد اداس ہوگیا اور میں نے سوچنے لگا جس گھر میں ہماری عالمانہ، فلسفیانہ اور ناقدانہ گفتگو کو فضول بکواس سمجھا جاتا ہو اس گھر میں کیسے کوئی شجاع کامل پیدا ہوں گے؟

دوستو......! ایسا قطعی نہیں ہے کہ شجاع کامل نے عالم و فاضل بننے کی خاطر کوئی کسر چھوڑی ہو۔کسی نے ان سے کہا تھا کہ انگریزی کے بغیر آدمی ادھورا اور جاہل رہ جاتا ہے۔جسے انگریزی آتی ہے روزی اس کے لئے آسان ہوجاتی ہے۔وہ افسر بن سکتا ہے نام کما سکتا ہے اور عیش کی زندگی بسر کرسکتا ہے چنانچہ پھر کیا تھا شجاع کامل نے انگریزی ادب میں ایم۔اے کی ڈگری حاصل کی سوٹ بھی سلوایا، ٹائی بھی باندھی اور نکلے روزگار کی تلاش میں لیکن افسری تو دور کی بات رہی کسی نے انھیں پرائمری اسکول کی سیڑھیاں بھی چڑھنے نہیں دیا۔

ایک دن اسی غم میں غلطاں اپنے استاد محترم پروفیسر میر تراب علی کے پاس اداس بیٹھے تھے۔میں نے پوچھا" کیا بات ہے شجاع کامل چہرہ کیوں لٹکا ہوا ہے؟"

تو مجھے پروفیسر صاحب نے جواب دیا" کچھ نہیں......تم اپنا کام کرو، ان کی صورت ہی ایسی ہے۔" میں نے پھر پوچھا" آخر مسئلہ کیا ہے؟"

تو شجاع کامل نے رندھی ہوئی آواز میں کہا" یار کیا کروں انگریزی سے ایم اے کرنے کے بعد بھی بے روزگار ہوں۔"

میں نے سمجھایا" یار جس انگریز قوم نے ہمارے ملک سے آرام و آسائش اور ساری دولت چھین کر ہمیں غلام بنا دیا تھا تم ان کی زبان پر بھروسہ کرتے ہو کہ وہ تمہیں روزی دے گی؟ ارے بھیا۔اب بھی کچھ نہیں بگڑا اپنی زبان اور اپنی قوم پر بھروسہ کرو جاؤ اور اُردو سے ایم۔اے کرلو۔بھلے روزی نہ ملے لیکن تمھیں یہ تو کوئی نہیں کہے گا کہ غلط زبان بولتا ہے۔"

اور آج اسی بھروسے نے انھیں نہ صرف روٹی روزی دی بلکہ نیک اور خوبصورت بیوی عمدہ مکان اور ذہین و ہوشیار بچے بھی عطا کئے ہیں۔

ہم دونوں نے زندگی کو بہت قریب سے دیکھا۔دکھ کے پربت بھی اٹھائے آسودگیوں کا لطف بھی اٹھایا۔کتنے ہی ادبی معرکے ایک ساتھ سر کئے۔کتنی ہی محفلوں میں ایک ساتھ افسانے سنائے۔کتنی ہی محفلوں کو خراب بھی کیا۔اپنے پیش رووں کے لئے دل بھی بچھائے اور کبھی سینہ سپر بھی ہوئے۔لیکن ہم نے کبھی ادب کا دامن نہیں چھوڑا، اتنی پرانی دوستی کا نقطۂ آغاز کہاں سے ہوا تھا۔یہ تو اب یاد نہیں رہا۔لیکن وہ واقعہ اب بھی یاد ہے جب وہ پہلی مرتبہ میرے گھر آئے تھے۔ان کے لمبے نہرو شرٹ اور تنگ پاجامہ کو دیکھ کر میری بیوی نے مجھ سے سوال کیا تھا" کیا اب قوال بننے کا شوق چرایا ہے؟"

قوال......؟ میں نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا اور پوچھا تھا" کیا تمہیں میرے گلے میں ہارمونیم اور پیٹھ پر طبلہ بندھا ہوا نظر آرہا ہے؟"

وہ بولی" پھر قوالوں کے ساتھ گھومنا پھرنا کیا معنی رکھتا ہے؟"

میں نے کہا" کون قوالوں کے ساتھ رہتا ہے؟"

تب وہ بولی" دیوان خانے میں ابھی ابھی جس شخص کو تم نے بٹھایا ہے کیا وہ قوال نہیں ہے؟"

قوال؟" میں نے کہا بیگم صاحبہ ان قیاس آرائیوں کو بند کرو وہ قوال نہیں اُردو کا افسانہ نگار ہے۔"

"اوہ تو گویا وہ لفظوں کی لٹھ چلاتا ہے۔"

میں نے کہا" تمہیں اس سے کیا جاؤ اور چائے ناشتہ کا انتظام کرو۔"

وہ بولی" وہ تو میں ضرور کروں گی لیکن یہ تو بتادو کہ یہ لٹھ تم لوگ قارئین کے ذہنوں پر برساتے ہو یا تم افسانہ نگار خود ہی جھیلتے ہو؟"

میں خاموش ہوگیا۔کیوں کہ یہ لٹھ تو ہم افسانہ نگار خود ہی ایک دوسرے کے دماغوں پر برساتے ہیں۔بھلا قارئین کے پاس کہاں اتنا وقت اور ذوق ہے۔جو وہ مطالعہ کرتے بیٹھیں اور وہ بھی ہمارے افسانوں کا!

یہ بات جب میں نے شجاع کامل سے کہی تو اس نے فوراً کہا" یار ہم ہی کہاں قاری کے لئے افسانے لکھتے ہیں۔"

اسی لئے اخبارات بھی انھیں اندرونی صفحات پر شائع کرتے ہیں کہ انہیں بہرحال اسے بھرنا ہوتا ہے اور بھیا ویسے بھی پڑھنے کے لائق مواد تو ہمیشہ ہی پہلے صفحے پر چھپتا ہے۔جیسے سلمان خان کیا اس برس کترینہ کیف سے شادی کرے گا؟ یا داؤد ابراہیم آج کل کہاں پر ہے اور کیا کررہا ہے؟ کتنے وزراء سرکاری خرچ پر امریکہ کی سیر کو جا رہے ہیں وغیرہ وغیرہ۔کبھی کسی ادیب یا شاعر یا کسی فرض شناس عہدہ دار کی کارکردگی کا احوال تم نے کسی اخبار میں پڑھا؟"

"ارے پڑھا ہے نا یار، کسی ادیب یا شاعر کے مرنے کی خبریں بھی تو شائع ہوتی ہیں۔شجاع کامل نے غصہ سے میری طرف دیکھا" میں تم سے پہلے صفحے کی بات کررہا ہوں اور تم آخری صفحہ میرے سامنے کررہے ہو؟" پھر وہ ایک دم سنجیدہ ہوگیا اور بولا" ویسے بھی اخبارات کا آخری صفحہ اشتہارات کا ہوتا ہے۔ہاں خالی جگہ بچ جائے تو ادیبوں اور شاعروں کے اعزازات اور ان کے مرنے کی خبریں چھپتی ہیں جنھیں شاید ہم ہی پڑھتے ہیں۔"

میں سوچنے لگا یہ المیہ کس کا ہے؟ ہمارا یا ہمارے معاشرے کی سوچ کا۔پہلے کم از کم مرنے کے بعد ہی سہی فنکاروں کی قدر تو ہوتی تھی۔لیکن آج تو سماج نے ادب ہی کیا فنون لطیفہ کی ہر شاخ کو غیر ضروری قرار دیا ہے اور پیسہ ہی سب سے بڑا فنکار بن گیا ہے اور ہم سب اسی فنکار کے مداح بن کر اس کے پیچھے دوڑ رہے ہیں۔اس دوڑ میں ہم نے کتنی قدروں کو پامال کیا، اس کا ہمیں اندازہ بھی نہیں ہوا۔ہم نے خلوص اور مروت کے کتنے ہی دروازے بند کردیئے اس کا ہمیں احساس تک نہیں ہوا۔بس پیسہ......ہائے پیسہ......پیسہ یہی درد آج ساری دنیا میں جاری وساری ہے۔

اس دوڑ میں شجاع کامل بھی پربھنی کی گلیوں سے نکل کر کہیں دور چلا گیا۔پھر اس کے افسانوں کی رفتار بھی کم ہوگئی اور ہماری ملاقاتوں کا سلسلہ بھی ٹوٹ گیا۔ہم دونوں بڑی حد تک ایک دوسرے سے غافل ہوگئے تھے اور اپنی اپنی دنیا میں مصروف ہوگئے تھے کہ ایک دن اچانک مجھے یہ خبر ملی کی وہ اپنی پی ایچ ڈی کی ڈگری کے حصول کی خاطر مغربی مما لک چلا گیا ہے۔مجھے بے حد مسرت ہوئی اور ماضی کی یادیں میرے ذہن میں جگنوؤں کی طرح جھلملانے لگیں۔میں دوڑا دوڑا گھر پہنچا اور اپنی بیوی کو بتایا کہ شجاع کامل اس وقت لندن میں ہے یہ سنتے ہی وہ مجھ پر پھٹ پریں۔سیکھو ذرا شجاع بھائی سے کہ اسی اُردو کے نام پر کیسے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔وہ اپنی پی ایچ ڈی کے نام پر مزے لوٹ رہے ہیں اور ایک تم ہو کہ دوسروں کی پی ایچ ڈی کی خاطر اپنا وقت اور آنکھیں برباد کررہے ہو؟

" میں نے کہا" بیگم یہ اپنا اپنا نصیب ہے۔" "نصیب تو میرے پھوٹے ہیں جو تم جیسے شخص سے شادی ہوئی۔"

وہ تیز تیز لہجے میں کہے جارہی تھی" جب بھی ہمارے گھر میں آسودگی کی ہلکی سی بھی دستک ہوئی ہے تم اپنی کوئی نہ کوئی کتاب چھاپ کر ہمارے ارمانوں پر پانی پھیر دیتے ہو، وہ لندن میں گھوم رہے ہیں لیکن تم سے اتنا بھی نہیں ہوا کہ کم از کم مجھے بھوکردن ہی لے جاتے کل وہ جرمنی جائیں گے اور تم کو یہاں پربھنی بھی نصیب نہیں ہوئی۔"

میں نے اسے سمجھانے کی کوشش کی" بیگم تم کوئی معمولی عورت نہیں ہو تم آج ایک مشہور افسانہ نگار کی بیوی ہو، دیکھنا کل تم بھی تاریخ کا ایک حصہ بنوگی۔کل تمہارا نام بھی غالب، پریم چند، سعادت حسن منٹو، حسرت موہانی وغیرہ کی بیویوں کے ساتھ لیا جائے گا۔"

وہ بولی" یہ کہو نا کہ ان مظلوم بیویوں کی صف میں تم نے مجھے لا کر کھڑا کردیا!" وہ اداس ہوگئی اور خالی خالی نظروں سے آسمان کو گھورنے لگی۔

میں چپ ہوگیا اور سوچنے لگا۔مظلوم کون ہے؟ میں یا اُردو ادب یا میرے متعلقین؟ وہ ادب جس نے زندگی کا سلیقہ بخشا وہ ادب جس نے ملک کی آزادی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔وہ ادب جس نے اخلاق و کردار کا درس دیا وہ ادب جس نے خوشیوں کے لمحے بخشے۔وہ ادب۔جس نے ہمیشہ آس و امید کے چراغ روشن کئے یا وہ ادیب و شاعر جنھوں نے کبھی مصلحتوں سے سمجھوتہ نہیں کیا۔وہ ادیب و شاعر جو تختہ دار پر جھول گئے۔لیکن حق سے منہ نہیں موڑا، یا میرے متعلقین جو صرف واہ واہ کی داد پر بھی رینگتی ہوئی زندگی سے میرے ساتھ جڑے جاتے ہیں۔

میں نے بہت سوچا لیکن کوئی فیصلہ نہ کرسکا۔کہئے آپ کیا فیصلہ کرتے ہیں؟

☆☆

عرضداشت

• امیر مہدی

برمنگھم، برطانیہ

کب میں نے یہ تم سے کہا ہے
کہ میرے درد کا درماں کر دو

اک مدت کے بعد ملے ہو
دیکھو، کیسی دھوپ کھلی ہے!
کونے میں کرسی خالی ہے
ساتھ میں بیٹھ کے چائے پیئیں گے

بے مقصد کی بات کریں گے
لالہ و گُل کی، بادِ صبا کی
بادل کی، بجلی کی، گھٹا کی
بارش کی اور سرد ہوا کی

باتیں، اور بیکار کی باتیں
فکر و فن کی، شعر و سخن کی
عہدِ نو کی، چرخِ کہن کی
دنیا کی، دنیا کے چلن کی

میں کوئی شکوہ نہ کروں گا
تم بھی کوئی گِلہ مت کرنا
بیٹھ کے بس چہرہ دیکھیں گے
اور کچھ پل خاموش رہیں گے

میں نہیں پھر تم کو روکوں گا
پھر تم شوق سے گھر کو جانا
یاد نہ رکھنا، مجھ سے ملی تھیں
جس رہ چاہو، اُدھر کو جانا

میرا کیا ہے؟ میں دیوانہ،
بھول بھی جانا دیوانے کو؛
اُس ساعت کو، ان لمحوں کو،
آوارہ کو، بیگانے کو!

☆☆☆

غزل

• ڈاکٹر سبط حسن نقوی قسیم

حقیقت میں حقیقی ہے مگر کیسی حقیقی ہے
اگر سوچو تو ویسی ہے اگر دیکھو تو ویسی ہے
یہی اُلجھی ہوئی دنیا یہی سلجھی ہوئی دنیا
اُلجھتی ہے سلجھتی ہے سلجھتی ہے اُلجھتی ہے
ہمارے اور تمہارے درمیاں کوئی نہیں لیکن
تغیر کی سنو اور مان لو تو ایک ہستی ہے
دیئے کی لو جدا کر کے کرو افلاک پر روشن
کہو اہل زمیں سے خاک پروانوں کی بستی ہے
یہی تو امتحاں ہے ابتدا جس کی ہے ظلمت سے
یہی ظلمت ہے جس سے کامیابی بھی نکلتی ہے
اجالے کی پلک جھپکے تو تاریکی نظر آئے
یہاں تو کامیابی ظلمتوں کے ساتھ رہتی ہے
قسیم اب آپ کچھ سمجھے نہیں سمجھے تو کچھ سمجھے
ہر اک گتھی ہماری آسمانوں سے سلجھتی ہے

☆☆☆

غزل

• اشفاق رانا

بیچ مدت سے جو چٹان میں تھے
جانے وہ کون سے گمان میں تھے
مجھ سے تھوڑے ہی فاصلے پہ تھا وہ
پر بہت لوگ درمیان میں تھے
تیری خاطر زمین پر اترے
ورنہ ہم صرف آسمان میں تھے
ہم کو چھینا گیا ہے رنج مگر
دکھ ہے اس کا تری امان میں تھے
ہاتھ باندھے کھڑے تھے ہم تو حضور
آپ اس وقت اور دھیان میں تھے
اب یہاں صرف ایک رہتا ہے
پہلے دو لوگ اس مکان میں تھے

غزل

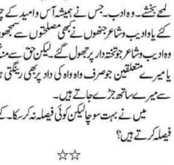

• فرحت عباس شاہ، لاہور

خوشبو سا بدن یاد نہ سانسوں کی ہوا یاد
اجڑے ہوئے باغوں کو کہاں بادِ صبا یاد
آتی ہے پریشانی تو آتا ہے خدا یاد
ورنہ نہیں دنیا میں کوئی تیرے سوا یاد
جو بھولے سے بھولے ہیں مگر تیرے علاوہ
اک بچھڑا ہوا دل ہمیں آتا ہے سدا یاد
میں تو ہوں اب اک عمر سے پچھتاووں کی زد میں
کیا تم کو بھی آتی ہے کبھی اپنی خطا یاد
ممکن ہے بھلا کیسے علاج غمِ جاناں
جب کوئی دوا یاد نہ ہے کوئی دعا یاد

سماج میں امن وامان قائم رکھنے میں پولیس کا اہم کردار: نتیش

راجگیر: (یواین آئی) بہار کے وزیر اعلیٰ نتیش کمار نے سنیچر کو کہا کہ سماج میں قانون و انتظام برقرار رکھنے میں پولیس کا نہایت اہم کردار ہے۔ وزیر اعلیٰ نتیش کمار آج نالندہ ضلع میں واقع بہار پولیس اکیڈمی، راجگیر میں ٹرینی پولیس سب انسپکٹروں کی پاسنگ آؤٹ پریڈ تقریب میں شریک ہوئے۔ وزیر اعلیٰ نے کھلی جیپ میں سوار ہو کر پاسنگ آؤٹ پریڈ کا معائنہ کیا اور سلامی لی، ساتھ ہی ٹرینی پولیس سب انسپکٹروں کی حوصلہ افزائی بھی کی۔ مسٹر کمار نے کہا کہ سماج میں قانون وانتظام قائم رکھنے میں پولیس کا کلیدی کردار ہے۔ انہوں نے ٹرینی پولیس سب انسپکٹروں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تمام نے نہایت اچھے انداز میں تربیت حاصل کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ انہیں یقین ہے کہ سبھی اپنے فرائض پوری لگن، ایمانداری، حساسیت اور نظم وضبط کے ساتھ انجام دیں گے۔ وزیر اعلیٰ نتیش کمار نے تربیت کے دوران شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے ٹرینی پولیس سب انسپکٹروں کو انعامات سے نوازا۔ اس موقع پر انکت کمار کو بیسٹ پروبیشنر اوور آل، روپیش کمار کو بیسٹ پروبیشنر آؤٹ ڈور، انکت کمار کو بیسٹ پروبیشنر ان ڈور اور مسز بینا کماری کو بیسٹ پروبیشنر پریڈ کمانڈر کے طور پر اعزاز دیا گیا۔ پاسنگ آؤٹ پریڈ پروگرام کے دوران ٹرینی پولیس سب انسپکٹروں کو حلف دلایا گیا۔ علم بردار دستوں نے قومی پرچم اور اکیڈمی کے پرچم کے

ساتھ پریڈ میں شاندار مظاہرہ کیا۔ اس کے ساتھ ہی ٹرینی پولیس سب انسپکٹروں نے بہترین پریڈ پیش کر کے حاضرین کے دل جیت لیے۔ وہاں موجود لوگوں نے تالیاں بجا کر ان کی حوصلہ افزائی کی۔ پروگرام کے دوران بہار پولیس اکیڈمی، راجگیر کی ڈائریکٹر مسز آر۔ ملار وجی نے وزیر اعلیٰ نتیش کمار کو یادگاری نشان پیش کر کے ان کا استقبال کیا۔ پاسنگ آؤٹ پریڈ پروگرام سے قبل وزیر اعلیٰ نے بہار پولیس اکیڈمی کا معائنہ کیا۔ اس دوران افسران نے وزیر اعلیٰ کو بتایا کہ ریاستی حکومت کی جانب سے اکیڈمی کی توسیع کے لیے اکیڈمی کیمپس سے متصل 22 ایکڑ اضافی اراضی کے حصول کی منظوری دی گئی ہے۔ اس زمین کے حصول کی کارروائی ضلع انتظامیہ نالندہ کے ذریعے کی جا رہی ہے۔ اس اضافی زمین پر نئی انتظامی عمارت، پریڈ میدان، افسران کے لیے رہائش اور دیگر سہولیات تعمیر کی جائیں گی۔ قابل ذکر ہے کہ 2023 بیچ کے 1218 پولیس سب انسپکٹروں کی بنیادی تربیت آج مکمل ہو گئی ہے، جن میں 436 خواتین بھی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ پہلی مرتبہ تقرر پانے والے 03 ٹرانس جینڈر پولیس سب انسپکٹروں کو بھی تربیت دی گئی ہے۔ تربیت کے بعد ان تمام پولیس سب انسپکٹروں کی مختلف اضلاع میں تعیناتی کی جائے گی۔ وزیر اعلیٰ نتیش کمار کی ہدایت پر بہار پولیس اکیڈمی کا قیام سال 2008 میں عمل میں آیا تھا، جس کے لیے راجگیر میں 133 ایکڑ اراضی فراہم کی گئی۔ وزیر اعلیٰ کے ذریعہ اس اکیڈمی کے کیمپس کا افتتاح 03 دسمبر 2018 کو کیا گیا تھا۔ بہار پولیس اکیڈمی، راجگیر میں انڈین پولیس سروس کے افسران کی عملی تربیت، بہار پولیس سروس کے افسران اور پولیس سب انسپکٹروں کی تربیت دی جاتی ہے۔ بہار پولیس اکیڈمی، راجگیر میں انتظامی عمارت، تربیتی عمارت، کتب خانہ، علاقائی فارنسک لیبارٹری، سینئر پولیس آفیسر میس، پانچ جونیئر پولیس آفیسر میس، افسران کے لیے رہائشی عمارتیں، سوئمنگ پول اور پریڈ میدان تعمیر کیے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ 1100 افراد کی گنجائش والا کانفرنس ہال زیر تعمیر ہے، جسے جلد مکمل کر لیا جائے گا۔ مزید برآں اکیڈمی کیمپس میں 08.49 ایکڑ اراضی پر 4000 سپاہیوں کے لیے رہائشی بیرک اور کلاس رومز کی تعمیر بھی کی جا رہی ہے۔

بھوپال: کانگریسی لیڈر اور سابق وزیر داخلہ بالا بچن کا دو سال مکمل ہونے پر حکومت پر حملہ، امن وامان، پولیس کے نظم وضبط اور خواتین کی حفاظت کے حوالے سے سنگین الزامات لگائے۔

ملک میں کچھ لوگوں نے قومی مفاد پر سیاسی عزائم کو ترجیح دی: شیخاوت

جودھپور: (یو این آئی) مرکزی وزیر ثقافت وسیاحت گجیندر سنگھ شیخاوت نے ہفتہ کے روز یہاں ہوائی اڈے پر میڈیا سے گفتگو کے دوران نام لیے بغیر اپوزیشن پر سخت تنقید کی اور کہا کہ ملک میں کچھ لوگ ایسے ہیں جن کی ذہنیت نے ہمیشہ اپنے سیاسی عزائم کو قومی مفادات پر ترجیح دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسے لوگوں نے اپنے سیاسی مفادات کے لیے وندے ماترم جیسے گیت کے بھی ٹکڑے کیے اور آج بھی وہی ذہنیت برقرار ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج بھی کچھ لوگ قوم کی یکجہتی اور آزادی کے نصب العین کو اپنے سیاسی فائدے اور نقصان کے ترازو میں تولتے ہیں جو کہ افسوسناک ہے۔ انہوں نے وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں ملک کی معاشی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان چار لاکھ کروڑ ڈالر سے بڑی معیشت بننے کی سمت مضبوطی سے آگے بڑھا ہے۔ مسٹر مودی کی

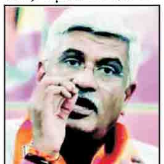

رہنمائی میں نئی طرز حکمرانی نافذ ہوئی جس کے نتیجے میں ملک کے غریبوں کی زندگی میں بڑی تبدیلی آئی اور تقریباً 30 کروڑ افراد خطِ افلاس سے باہر نکلے۔ مسٹر شیخاوت نے کہا کہ ملک میں خیر سگالی اور ہم آہنگی کا نیا دور شروع ہوا ہے۔ حکومت کی جانب سے بنیادی ڈھانچے کے فروغ کی دنیا کی سب سے مہم چلائی گئی جس کے نتیجے میں سڑکوں، شاہراہوں، ہوا بازی اور آبی راستوں جیسے شعبوں میں بے مثال توسیع ہوئی۔ اس سے ملک میں سفر کی آزادی اور سہولتوں کو نئی بلندیوں تک پہنچنے کا موقع ملا۔ اس کے ساتھ ہی حکومت نے منظم طریقے سے سیاحتی سہولتوں کی بہتری اور خدمات کے معیار کو بلند کرنے کے لیے کام کیا۔ سیاحتی سرکٹس اور سیاحتی مقامات میں سرمایہ کاری کا ہی نتیجہ ہے کہ گزشتہ دس برسوں میں سیاحت کے شعبے میں زبردست اضافہ ہوا ہے۔

آئین ہند میں سب کو تعلیم کا یکساں حق: اروند کھنہ

سنگرور: (یو این آئی) پنجاب بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے نائب صدر اور سابق رکن اسمبلی اروند کھنہ نے ہفتہ کو کہا کہ آئین ہند میں ہر شہری کو تعلیم کا یکساں حق دیا گیا ہے۔ بہتر تعلیم حاصل کرنا جہاں طالب علم کا حق ہے، وہیں اعلیٰ سطحی معیاری تعلیم فراہم کرنا اساتذہ اور اسکول انتظامیہ کی ذمہ داری ہے۔ کھنہ نے مقامی ڈون انٹرنیشنل کی سالانہ تقریب 'اگنائٹ 2025' میں بطور مہمان خصوصی شرکت کی اور طلباء سے خطاب کیا۔

نکسلی انتہا پسندی کے خاتمے کی کوششوں کے سبب ڈیجیٹل نیٹ ورک کی توسیع

رائے پور: (یو این آئی) وزیر اعلیٰ وشنو دیو سائے کے مطابق یہ فیصلہ نکسلی خاتمے کے لیے جاری مؤثر اقدامات کی ایک مضبوط کڑی ہے۔ جہاں سکیورٹی فورسز کی مسلسل کارروائی اور انتظامی ہم آہنگی سے استحکام قائم ہوا ہے، وہاں اب ترقی اور ڈیجیٹل کنیکٹیوٹی کے فروغ کو یقینی بنایا جا رہا ہے۔ مسٹر سائے نے یہ معلومات ہفتہ کے روز سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر شیئر کیں۔ انہوں نے کہا کہ ڈیجیٹل انڈیا فنڈ کے تحت مرکزی حکومت نے چھتیس گڑھ میں 513 نئے 4G موبائل ٹاورز لگانے کی منظوری دی ہے۔

وزیر اعلیٰ نے اس فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے اسے نکسل سے متاثرہ اور دور دراز علاقوں میں امن، تحفظ اور ترقی کی مشترکہ کوششوں کا اہم نتیجہ قرار دیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ان 4G موبائل ٹاورز کی تنصیب سے دور دراز اور دشوار گزار علاقوں میں رہنے والے لوگوں کو پہلی بار قابل رسائی اور قابل اعتماد موبائل وانٹرنیٹ خدمات حاصل ہوں گی۔ اس سے تعلیم، صحت، روزگار، انتظامی خدمات اور ہنگامی رابطے کی سہولیات مضبوط ہوں گی۔ انہوں نے کہا کہ ڈیجیٹل کنیکٹیویٹی کی یہ توسیع مالی شمولیت کے لیے بھی ایک سنگِ میل ثابت ہوگی۔

موبائل نیٹ ورک کے مضبوط ہونے سے بینکنگ خدمات، ڈی بی ٹی، یو پی آئی، بیمہ، پنشن اور دیگر ڈیجیٹل خدمات عام شہریوں تک آسانی سے پہنچ سکیں گی۔ مسٹر سائے نے کہا کہ یہ پہل 'ڈیجیٹل انڈیا' کے اصل مقصد کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش ہے، جس کا مقصد دور دراز علاقے تک ترقی کی رسائی یقینی بنانا ہے۔

اس سے مقامی نوجوانوں کو ڈیجیٹل ذرائع سے نئے مواقع ملیں گے اور علاقائی معیشت کو رفتار ملے گی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں مرکزی حکومت نکسل متاثرہ ریاستوں میں تحفظ کے ساتھ ساتھ ترقی کو بھی ترجیح دے رہی ہے۔ چھتیس گڑھ کی حکومت بھی اس وژن کے مطابق مرکز کے ساتھ مل کر ریاست کے ہر شہری کو ترقی کی مرکزی دھارے سے جوڑنے کے لیے پرعزم ہے۔

چھتیس گڑھ۔ اڑیشہ سرحد پر تعینات سی آر پی ایف جوان نے خودکشی کر لی، کیمپ میں افراتفری

گریابند: (یو این آئی) چھتیس گڑھ۔ اڑیشہ بین ریاستی سرحدی علاقے میں واقع سونا بیڑا کے قریب مرکزی ریزرو پولیس فورس (سی آر پی ایف) کیمپ میں تعینات ایک جوان کی جمعہ کی دیر رات خودکشی کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ اس واقعے کے بعد سکیورٹی فورسز اور مقامی انتظامیہ میں افراتفری کا ماحول پیدا ہو گیا۔ ہفتہ کو موصولہ اطلاعات کے مطابق، ڈھیکون پانی میں واقع سی آر پی ایف کیمپ میں تعینات جوان گوپی ناتھ سبر نے اپنی سروس رائفل سے خود کو گولی ماری۔

گولی کی آواز سنتے ہی کیمپ میں موجود دیگر جوان موقع پر پہنچے لیکن تب تک جوان کی موقع پر ہی موت ہو چکی تھی۔ متوفی جوان کی شناخت اڑیشہ کے کھریار علاقے کے تحت کھردھرا گاؤں کے رہائشی گوپی ناتھ سبر کے طور پر کی گئی ہے۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی کومنا تھانہ پولیس موقع پر پہنچی اور لاش کو تحویل میں لے کر ضروری قانونی کارروائی شروع کر دی۔ فی الحال خودکشی کی وجوہات کا واضح انکشاف نہیں ہو سکا ہے۔ پولیس اور سی آر پی ایف کے سینئر افسران معاملے کی ہر پہلو سے جانچ کر رہے ہیں۔ پوسٹ مارٹم رپورٹ کے بعد ہی واقعے کی وجہ واضح ہو سکے گی۔

منوج سنہا نے ملی ٹنسی متاثرہ افراد کے اہل خانہ کو سرکاری تقرری نامے فراہم کیے

سری نگر: (یواین آئی) جموں و کشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے ہفتہ کو یہاں لوک بھون آڈیٹوریم میں ملی ٹنسی سے متاثرہ افراد کے 39 اہل خانہ کو سرکاری تقرری نامے فراہم کیے۔ واضح رہے کہ انہوں نے گزشتہ روز جموں میں ملی ٹنسی سے متاثرہ افراد کے 41 اہلخانہ کو سرکاری تقرری نامے فراہم کیے تھے۔ منوج سنہا نے اپنے خطاب میں کہا کہ سنہا نے کہا کہ اس اقدام کا مقصد ان لوگوں کو انصاف، وقار اور روزی روٹی فراہم کرنا ہے جو دہشت گردی سے اپنے پیاروں سے محروم ہوئے ہیں۔ متاثرین کے ساتھ بات چیت کو یاد کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بہت سے خاندان ایسے ہیں جو اپنے پیاروں کو کھونے کے بعد کئی برسوں تک جدوجہد میں رہے'۔ ان کا کہنا تھا: 'کچھ بچے والدین کے بغیر پروان چڑھے جبکہ ان کے خاندانوں کو انتہائی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

ان کہانیوں نے ہمیں اس بات کو یقینی بنانے پر مجبور کیا کہ حقیقی متاثرین کو مدد ملے'۔ لیفٹیننٹ گورنر نے زور دے کر کہا کہ حکومت

دہشت گردی کی حمایت کرنے یا اس کو گلوریفائی کرنے والے افراد کی نشاندہی کرنے اور ان کے خلاف سخت کارروائیاں کرنے کے لئے پر عزم ہے۔

انہوں نے کہا: 'ہم دہشت گردی کے ماحولیاتی نظام سے منسلک کسی بھی شخص یا اداروں کے خلاف کارروائیاں جاری رکھیں گے۔ دہشت گردی کی مدد کرنے والوں کو سخت ترین نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا'۔ ان کا کہنا تھا کہ انتظامیہ کی کوششیں ہمدردی سے بڑھ کر ٹھوس حمایت کی طرف بڑھ گئی ہیں۔ انہوں نے کہا: 'اس اقدام کی وساطت سے ان خاندانوں کی قربانیوں کو خراج تحسین پیش کیا جاتا ہے جنہوں نے سب سے زیادہ نقصان اٹھایا۔ ہمارا مقصد اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ کوئی بھی خاندان دہشت گردی کی زد میں نہ آئے'۔ تقریب میں صوبائی کمشنر کشمیر انشول گرگ اور متاثرین کے خاندان کے ارکان سمیت سینئر عہدیداروں نے شرکت کی۔

جالندھر میں معمولی تنازع میں بی جے پی لیڈر کے بھتیجے کا قتل

جالندھر: (یواین آئی) پنجاب کے جالندھر کے شواجی نگر علاقے میں جمعہ کی دیر رات کچھ مسلح افراد نے معمولی تنازع کے دوران بی جے پی لیڈر شیتل انگورال کے بھتیجے وکاس کو تیز دھار ہتھیار سے قتل کر دیا۔ اس سلسلے میں پولیس نے تھانہ ڈویژن نمبر 5 میں روی کمار عرف کالو اور دو نامعلوم افراد کے خلاف قتل کا معاملہ درج کر لیا ہے۔ ملزمان کی تلاش کے لیے پولیس نے دو ٹیمیں تشکیل دی ہیں جو مختلف مقامات پر چھاپے مار رہی ہیں۔ ایڈیشنل پولیس ڈپٹی کمشنر 2 - پرمجیت سنگھ نے ہفتہ کو بتایا کہ جمعہ کی رات وکاس انگورال (ساکن لسوری، محلہ بستی دانشمندہ، جالندھر) کی اپنے تین جان پہچان والے لڑکوں کے ساتھ لڑائی کے دوران لگنے والی چوٹوں کے باعث موت ہو گئی۔ انہوں نے بتایا کہ اس معاملے میں تھانہ ڈویژن نمبر 5 میں بی این ایس کی دفعات 103(1)، 351(3)، 3(5) کے تحت معاملہ درج کیا گیا ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ ملزمان کی تلاش جاری ہے اور انہیں جلد گرفتار کر لیا جائے گا۔

میسی کے کولکتہ دورے کے دوران افراتفری، سیاسی نوک جھونک

کولکتہ: (یو این آئی) ارجنٹینا کے عظیم فٹبال کھلاڑی لیونل میسی کے کولکتہ دورے کے دوران پیدا ہوئی بدنظمی ہفتہ کے روز ایک بڑے سیاسی تصادم میں بدل گئی جہاں اپوزیشن جماعتوں نے اس واقعے کو "بین الاقوامی سطح پر بنگال کے لیے شرمندگی" قرار دیتے ہوئے حکمراں ترنمول کانگریس اور ریاستی انتظامیہ کو اس کا ذمہ دار ٹھہرایا۔ ترنمول نے ان الزامات کو مسترد کر دیا، تاہم بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) اور کانگریس نے حکمراں جماعت پر شدید حملے کرتے ہوئے ممتا بنرجی حکومت پر بدترین بدانتظامی اور ایک عالمی سطح کے پروگرام کو سیاسی رنگ دینے کا الزام عائد کیا۔ ریاست کے سابق بی جے پی صدر اور مرکزی وزیرِ مملکت سکانت مجمدار نے الزام لگایا کہ اس پروگرام کو ترنمول کے لیڈروں نے "ہائی جیک" کر لیا تھا۔ مجمدار نے کہا کہ میسی جیسی عالمی شخصیت کا دورہ بنگال کے لیے فخر کا لمحہ ہونا چاہیے تھا لیکن سیاسی مداخلت کی وجہ سے یہ بدانتظامی کا تماشا بن گیا۔ مسٹر مجمدار نے کہا کہ "ترنمول کا مطلب ہی بدتمیزی ہے۔ میسی جیسی بین الاقوامی شخصیت کا عزت و احترام کے ساتھ استقبال کیا جانا چاہیے تھا۔ اس کے بجائے پورے پروگرام کو اروپ بسواس، سروپ بسواس اور مقامی رکنِ اسمبلی جیسے ترنمول لیڈروں نے ہائی جیک کر لیا۔" انہوں نے دعویٰ کیا کہ اسٹیڈیم کے اندر تشدد اور توڑ پھوڑ اچانک نہیں ہوئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ "پتھر ترنمول کے لوگوں نے ہی پھینکے تھے، مجھے اس کی اطلاع ہے۔

سیوان ضلع کے جی بی نگر تھانے کے علاقے میں دو بوریوں میں بھری لاش ملنے سے علاقے میں کہرام مچ گیا، پوسٹ مارٹم کیلئے صدر اسپتال بھیجا گیا۔

الیکشن کمیشن ہر اسمبلی حلقے میں روزانہ 100 ووٹروں کی سماعت کرے گا

کولکاتا: (یو این آئی) الیکشن کمیشن نے مغربی بنگال میں ووٹر تصدیق اور سماعت کے عمل کے تحت یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہر اسمبلی حلقے سے روزانہ کم از کم 100 ووٹروں کو سماعت کے لیے بلایا جائے گا۔ یہ سماعتیں کمیشن کی جانب سے مقرر کردہ اسسٹنٹ الیکٹورل رجسٹریشن آفیسرز (اے ای آر او) کریں گے، جو حتمی ووٹر فہرست جاری ہونے سے قبل ووٹر ڈیٹا کی جانچ پڑتال کی کوششوں کا حصہ ہے۔ اس مقصد کے لیے الیکشن کمیشن نے پہلے ہی ہر اسمبلی حلقے میں 10 اے ای آر او تعینات کر دیے ہیں۔ مغربی بنگال میں 294 اسمبلی نشستیں ہیں، اس طرح پوری ریاست میں اس وقت 2,940 اے ای آر او کام کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ کمیشن 1,000 سے 1,500 مزید اے ای آر او کی تقرری کے عمل میں بھی ہے۔ ان اضافی افسران کو بھی معاملات کی تعداد اور تصدیق کی رفتار کے مطابق سماعت کے کام میں لگایا جا سکتا ہے۔ کمیشن نے ابتدا میں ہر اسمبلی حلقے میں روزانہ کم از کم 50 ووٹروں کی سماعت کا منصوبہ بنایا تھا، تاہم جمعہ کو ریاستی چیف الیکشن آفیسر (سی ای او) کے دفتر میں منعقدہ ایک جائزہ میٹنگ کے بعد اس ہدف میں اضافہ کر دیا گیا۔ یہ طے کیا گیا کہ مقررہ وقت کے اندر اس عمل کو مکمل کرنے کے لیے ہر حلقے میں روزانہ کم از کم 100 ووٹروں کی سماعت ضروری ہوگی۔ یہ فیصلہ اس لیے بھی اہم ہے کہ ابتدائی جانچ کے دوران بڑی تعداد میں ایسے فارم سامنے آئے ہیں جن پر سوالات کئے جا رہے ہیں۔ دیکھنے میں آیا ہے کہ تقریباً 30 لاکھ ووٹروں نے ایسے فارم جمع کرائے ہیں جبکہ ان کا 2002 کی ووٹر لسٹ سے کوئی لینا دینا نہیں ہے جو آخری مرتبہ تھا جب ریاست میں خصوصی جامع نظر ثانی (ایس آئی آر) کا عمل انجام دیا گیا تھا۔ کمیشن نے فیصلہ کیا ہے کہ اس زمرے میں آنے والے تمام ووٹروں کو لازمی طور پر سماعت کے لیے بلایا جائے گا۔ اس کے علاوہ کمیشن نے ایک کروڑ 67 لاکھ 45 ہزار 911 ووٹروں کے ریکارڈ کو مشتبہ قرار دیا ہے۔ ان تفصیلات کی تصدیق کے لیے بوتھ لیول آفیسرز (بی ایل او) گھر گھر جا کر جانچ کریں گے۔

تین گاڑیوں میں تصادم
میاں بیوی سمیت تین افراد ہلاک

چتوڑ گڑھ: (یواین آئی) راجستھان کے چتوڑ گڑھ ضلع کے نمبا ہیڑا صدر تھانہ علاقے میں جمعہ کی رات تین گاڑیوں کے تصادم میں مدھیہ پردیش کے رہائشی میاں بیوی سمیت تین افراد کی موت ہو گئی۔ پولیس ذرائع نے ہفتہ کے روز بتایا کہ رات تقریباً 12 بجے قومی شاہراہ پر ایک پک اَپ گاڑی خراب ہو گئی تھی، جسے اس کا ڈرائیور ٹھیک کر رہا تھا۔ اسی دوران چتوڑ گڑھ کی جانب سے آنے والی ایک وین پیچھے سے ٹکرا گئی، جبکہ وین کے پیچھے آ رہی تھار گاڑی کا ڈرائیور کنٹرول کھو بیٹھا اور تھار وین سے جا ٹکرائی۔ پولیس نے بتایا کہ اس حادثے میں چار افراد زخمی ہو گئے، جنہیں اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ ڈاکٹروں نے مدھیہ پردیش کے نیچ ضلع کے رہائشی لکھن مالوا اور ان کی اہلیہ، نیز پک اَپ ڈرائیور مدھیہ پردیش ہی کے مندسور ضلع کے بھونیا کھیڑی کے رہنے والے بسنتی پرجاپت کو مردہ قرار دے دیا، جبکہ تھار کے ڈرائیور کو معمولی چوٹیں آئی ہیں۔ پولیس نے بتایا کہ متوفی میاں بیوی چتوڑ گڑھ میں شادی کی تقریب سے اپنے گاؤں سروانیا واپس لوٹ رہے تھے۔ متوفیوں کے اہلِ خانہ کو اطلاع دے دی گئی ہے۔

کولڈ اسٹوریج کی دیوار گرنے سے تین مزدوروں کی موت

سورج پور: (یو این آئی) چھتیس گڑھ میں ضلع سورج پور کے نیان پور علاقے میں متل کولڈ اسٹوریج کمپلیکس میں کام کرنے والے چار مزدور سنیچر کے روز اچانک دیوار گرنے سے ملبے تلے دب گئے۔ دو مزدور موقع پر ہی دم توڑ گئے جب کہ ایک مزدور دوران علاج زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے چل بسا۔ چوتھا مزدور شدید زخمی ہے اور اسپتال میں زیر علاج ہے۔ عینی شاہدین کے مطابق کولڈ اسٹوریج میں تعمیر یا مرمت کا کام جاری تھا۔ دیوار اچانک گر گئی جس سے مزدور ملبے تلے دب گئے جس سے وہ سنبھل نہیں سکے۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی مقامی انتظامیہ اور پولس جائے وقوعہ پر پہنچ گئی۔ راحت رسانی کی کارروائیاں فوری طور پر شروع کی گئیں اور ملبے تلے دبے مزدوروں کو نکال لیا گیا۔ حادثہ کی شدت کو سمجھتے ہوئے کلکٹر ایس جے وردھن اور پولیس سپرنٹنڈنٹ پرشانت ٹھاکر نے ذاتی طور پر جائے وقوعہ کا دورہ کیا اور صورتحال کا جائزہ لیا۔ انتظامیہ نے زخمیوں کو فوری طور پر ضلع اسپتال پہنچایا، جہاں ڈاکٹروں نے تین مزدوروں کو مردہ قرار دے دیا۔ زخمی کارکن کی حالت

تشویشناک بتائی جاتی ہے اور اس کا ماہر ڈاکٹروں کی نگرانی میں علاج کیا جا رہا ہے۔ واقعے کے بعد علاقے میں کشیدگی پھیل گئی ہے۔ مرنے والے مزدوروں کے اہل خانہ اور مقامی باشندوں کی طرف سے غم وغصہ کا اظہار کیا جا رہا ہے اور کسی بھی ممکنہ احتجاج یا مظاہرے کے پیش نظر پولیس کی بھاری نفری تعینات کر دی گئی ہے۔ انتظامیہ صورتحال پر گہری نظر رکھی ہوئی ہے۔ کلکٹر جے وردھن نے بتایا کہ حادثے کی وجوہات کی تحقیقات کا حکم دے دیا گیا ہے۔ ضلع کے ڈی آئی جی پرشانت ٹھاکر نے یو این آئی کو بتایا کہ ضلع کلکٹر نے تحقیقات کی ہدایت دی ہے اور نتائج کی بنیاد پر مناسب قانونی کارروائی کی جائے گی۔

عمر عبداللہ گلمرگ میں کئی کلیدی منصوبوں کو عوام کے نام وقف کیا

سری نگر: (یواین آئی) جموں وکشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے ہفتے کو سیاحتی مقام گلمرگ میں کئی اہم منصوبوں کو عوام کے نام وقف کر دیا۔ ان منصوبوں سے اس سیاحتی مقام کی کشش میں اضافہ ہوگا اور خطے میں سیاحت کا بنیادی ڈھانچہ مزید مضبوط بن جائے گا۔ اس موقع پر نیشنل کانفرنس کے ترجمان اعلیٰ تنویر صادق، رکن اسمبلی گلمرگ فاروق احمد شاہ اور ناصر اسلم وانی بھی وزیر اعلیٰ کے ہمراہ موجود تھے۔

قبل ازیں وزیر اعلیٰ کے دفتر کے 'ایکس' ہینڈل پر پوسٹ میں کہا گیا: 'وزیر اعلیٰ آج گلمرگ میں کئی کلیدی پروجیکٹوں کو عوام کے نام وقف کریں گے جن سے اس سیاحتی مقام کی کشش میں اضافہ ہوگا اور خطے میں سیاحت کا بنیادی ڈھانچہ مزید مضبوط بن جائے گا'۔

پارٹی کارکنان رکنیت سازی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں: امیش سنگھ کشواہا

پٹنہ: (یواین آئی) بہار جنتا دل یونائیٹڈ (جے ڈی یو) کے ریاستی صدر امیش سنگھ کشواہا نے سنیچر کو پارٹی کارکنوں سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ سبھی متحد ہو کر پارٹی کی رکنیت سازی مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ مسٹر کشواہا نے آج ایک بیان جاری کرتے ہوئے کہا کہ پارٹی کے تمام کارکنان 2025 تا 2028 کے درمیان جاری رکنیت سازی مہم میں پوری یکسوئی اور لگن کے ساتھ جٹ جائیں اور بھرپور شرکت کریں۔ انہوں نے کہا کہ ریاستی سطح سے لے کر بوتھ سطح تک تمام کارکنان کو فعال شراکت داری کو یقینی بناتے ہوئے ایک کروڑ سے زائد اراکین بنانے کے ہدف کو حاصل کرنا ہے۔

انہوں نے کہا کہ پارٹی کو مضبوط بنانا اس لیے بھی ضروری ہے تاکہ وزیر اعلیٰ نتیش کمار کی قیادت میں سماجی انصاف کے ساتھ ترقی کی نظریے کو مزید مضبوطی کے ساتھ آگے بڑھایا جا سکے۔ جنتا دل یونائیٹڈ (جے ڈی یو) کے ریاستی صدر نے دعویٰ کیا کہ ان کی پارٹی ملک کی واحد سیاسی جماعت ہے جو سماج کے تمام طبقات کو ساتھ لے کر چلنے اور سماج کی آخری صف میں کھڑے افراد کی فلاح و بہبود کی پالیسی پر عمل پیرا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نتیش کمار کی رہنمائی میں جنتا دل یونائیٹڈ (جے ڈی یو) کا ہر کارکن بابائے قوم مہاتما گاندھی، ڈاکٹر امبیڈکر، جن نائک کرپوری ٹھاکر، لوک نائک جے پرکاش نارائن (جے پی) اور ڈاکٹر لوہیا کے اصولوں پر چلتے ہوئے بہتر سماج کی تعمیر کے لیے پرعزم ہے۔

انہوں نے کہا کہ اقتدار کی باگ ڈور سنبھالنے کے بعد وزیر اعلیٰ نتیش کمار عوامی خدمت اور بہتر حکمرانی کے راستے پر چلتے ہوئے بہار کی ترقی کو نئی سمت دینے کے ساتھ ساتھ پسماندہ اور محروم طبقات کو ترقی کے مرکزی دھارے سے جوڑنے کا کام کر رہے ہیں۔

خود کو بدل ڈالو ورنہ تم خود بدل دیے جاؤ گے: مولانا محمد شاکر نوری (امیر سنی دعوت اسلامی)

آزاد میدان میں منعقدہ سنی اجتماع میں توحید، قرآن اور سیرت نبوی پر تفصیلی خطابات ہوئے، سنی دعوت اسلامی کے سہ روزہ اجتماع کے دوسرے دن سامعین کو تلقین کی گئی کہ خود کو تبدیل کر لو، پورا معاشرہ خود بخود تبدیل ہو جائے گا

ممبئی (پریس ریلیز) سنی دعوتِ اسلامی کے سہ روزہ تبلیغی اجتماع کے دوسرے دن آزاد میدان ممبئی میں عقیدۂ توحید، قرآنِ کریم کے اعجاز، سیرتِ رسول اکرم ﷺ اور اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے والی زندگی کے عنوانات پر تفصیلی اور فکر انگیز خطابات پیش کیے گئے۔ ملک و بیرونِ ملک سے تشریف لائے علما و مبلغین نے اپنے بیانات میں ایمان کی بنیادوں کو مضبوط کرنے اور عملی زندگی میں دینی شعور پیدا کرنے پر زور دیا۔ سنی اجتماع کا دوسرا دن نمازِ تہجد سے شروع ہوا تھا اور اس کے بعد علمائے کرام و مبلغین نے سامعین کی دینی و فکری تربیت کا آغاز کیا۔ نمازِ ظہر کے بعد اجتماع کے دوسرے سیشن کا آغاز ہوا جس میں الحاج صادق رضوی (رکن شوریٰ) نے گھریلو زندگی کے بارے میں بڑی عمدہ گفتگو فرمائی۔ انہوں نے کہا کہ بدقسمتی سے ہم میں سے کچھ لوگ اپنے گھر والوں، اہلیہ اور بچوں کے ساتھ بڑا ظالمانہ برتاؤ کرتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ایسا آدمی کبھی سچا مسلمان نہیں ہو سکتا۔ صادق رضوی صاحب نے حدیث شریف کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اچھا مسلمان وہی ہے جو اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھا ہے۔ الحاج خالد رضوی بانیگر نے کہا کہ اچھا کردار اچھے انسان کی شناخت ہے اور اسلام ہمیں اچھا کردار دینے کے لیے ہی آیا ہے۔ موصوف نے اس موضوع پر مختلف تجربات اور مشاہدات کی روشنی میں سامعین کی تربیت کی۔ مولانا ظہیر الدین مصباحی (بھروچ) نے اصلاحِ عقائد پر خاص زور دیا۔ مفکرِ اسلام علامہ قمر الزماں خان اعظمی نے قرآنِ پاک کے اعجاز پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ قرآن صرف ایک مذہبی کتاب نہیں بلکہ ایک زندہ معجزہ ہے، جو ہر دور میں انسانیت کی رہنمائی کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ قرآن کی فکری، اخلاقی اور روحانی تاثیر آج بھی اتنی ہی مضبوط ہے جتنی نزول کے وقت تھی۔ انہوں نے تاریخ کی روشنی میں سامعین کو بتایا کہ حضور سے پہلے جتنے انبیا تشریف لائے ان کو اپنے اپنے دور کے تقاضوں کے مطابق معجزات عطا کیے گئے مگر یہ سارے معجزات ایسے تھے جو انہی کے دور کے لیے تھے اس لیے ان کے وصال کے بعد ان معجزات کے اثرات ختم ہو گئے۔ اس ضمن میں سلسلہ کلام آگے بڑھاتے ہوئے مولانا اعظمی نے بتایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جو سب سے بڑا معجزہ دیا گیا اس کے اثرات قیامت تک باقی رہیں گے۔ یہ معجزہ قرآن مجید کی صورت میں ہمارے سامنے موجود ہے۔ مولانا اعظمی صاحب نے مزید فرمایا کہ اسلام چوں کہ ہر زمانے کے لیے آیا ہے اس لیے قرآن مجید اور سیرت نبوی میں قیامت تک پیش آنے والے ہر چیلنج کا جواب پہلے سے ہی موجود ہے۔ سوال جواب کے سیشن میں حضرت مفتی محمد نظام الدین رضوی برکاتی (جامعہ اشرفیہ) نے کئی اہم سوالات کے جوابات دیے۔ ایک سوال کے جواب میں ان کا کہنا تھا کہ کسی بچے کو کسی آدمی نے گود لے لیا تو گود لینے والے شخص کی میراث سے اسے حصہ نہیں ملے گا کیوں کہ وہ اس کا حقیقی باپ نہیں ہے البتہ اس کے حقیقی باپ کی وراثت سے حصہ ملے گا، ہاں یہ گود لینے والا اگر اسے اپنی زندگی میں ہی جتنا چاہے دے دے تو یہ اس کے لیے جائز ہوگا مگر مرنے کے بعد وراثت نہیں جاری ہوگی۔ اسی ضمن میں مفتی صاحب نے کہا کہ گود لینے والے شخص کو یہ بچہ اپنا باپ نہیں کہہ سکتا ہاں یہ اس کا ولی اور سرپرست ہے۔ میاں بیوی کی مشترکہ کمائی سے بنائی گئی جائیداد کے بارے میں مفتی صاحب نے بتایا کہ اس میں دونوں برابر برابر شریک ہیں تاہم اگر بیوی نے اگر اس جائیداد کا اپنے شوہر کو مالک بنا دیا ہو تو پھر یہ جائیداد شوہر کی شمار کی جائے گی۔ داعیِ کبیر امیر سنی دعوت اسلامی حضرت مولانا محمد شاکر نوری نے "اللہ تعالیٰ کی ناراضی کی نشانیاں" کے موضوع پر بڑے دردمندانہ انداز میں معاشرے کے احوال پر زبردست گفتگو فرمائی۔ جذبات میں ارتعاش پیدا کرنیوالے اپنے خطاب میں انہوں نے کہا کہ ہمیں سوچنا چاہیے کہ جب ہم اللہ کے بندے ہیں، اللہ ہی ہمارا سب کچھ ہے اور اللہ کے بغیر کائنات کے کسی بھی ذرے کی بھی کوئی حیثیت نہیں تو پھر ہمارے اندر اللہ کی ناراضی کے احساس سے تڑپ کیوں نہیں پیدا ہوتی۔ امیر سنی دعوت اسلامی نے اپنے خطاب میں سامعین کو غور کرنے کی دعوت دی کہ آخر ہمارے دل سخت کیوں ہو گئے ہیں، ہم گناہوں کو معمولی کیوں سمجھنے لگے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ بہت سارے لوگوں کو شکایت ہے کہ دعائیں قبول نہیں ہو رہی ہیں۔ اس ضمن میں انہوں نے سامعین سے پوچھا کہ کبھی آپ نے سوچا کہ آپ کی دعائیں کیوں قبول نہیں ہوتیں، میرے پیارے جان لو اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ ہم سے ناراض ہے۔ ہماری غفلت کے اسباب پر روشنی ڈالتے ہوئے داعی کبیر نے کہا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے گناہوں پر اللہ ہمیں عذاب میں مبتلا نہیں کرتا اور عذاب میں نہ ڈالنے کا ایک سبب ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جب ہماری پکڑ نہیں ہوتی تو ہماری غفلت بڑھتی جاتی ہے۔ حضرت نے اپیل کی کہ خدارا غفلت کی اس چادر کو اتار پھینکو اور اپنے پیارے اللہ سے اپنا رابطہ مضبوط کر لو۔ دوران خطاب امیر سنی دعوت اسلامی نے بڑے تفصیل سے اللہ کے ناراض ہونے کی دس علامتوں پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے بتایا کہ برکتوں کا اٹھ جانا، گناہوں پر خوش ہونا، دلوں میں سکون نہ ہونا، موت کو یاد نہ کرنا، نیکیوں سے محروم ہو جانا، نماز پڑھنے میں سستی آنا، دعا قبول نہ ہونا، بری صحبت میں بیٹھنا، گناہوں کو معمولی سمجھنا اور دل کا سخت ہونا وہ علامتیں ہیں جو بتاتی ہیں کہ اللہ ہم سے ناراض ہے۔ امیر سنی دعوت اسلامی نے خطاب کے اخیر میں ہر سننے والے کو اپنے دل کے اندر جھانکنے کی پرزور اپیل کی اور کہا کہ جلد سے جلد خود کو بدل ڈالو ورنہ تم خود بدل دیے جاؤ گے۔ یو کے سے تشریف لانے والے مولانا یونس مصباحی نے بڑی اہم گفتگو کی۔ انہوں نے اتباعِ رسول پر بہت زور دیتے ہوئے کہا کہ کامل مسلمان وہی ہوتا ہے جو اللہ و رسول کی تعلیمات پر عمل کرتا ہے۔ اخیر میں انہوں نے کہا کہ ہماری پسماندگی اور زوال کا سبب بھی یہی ہے کہ ہم نے عمل کرنا چھوڑ دیا ہے اور صرف دعوؤں پر جی رہے ہیں۔ آج کے خطبا میں مولانا جاوید اختر مصباحی (گلبرگہ شریف)، مولانا ظہیر الدین رضوی مصباحی (بھروچ گجرات)، مولانا اکرم نجمی، مولانا انظار نجمی، الحاج صادق رضوی مبلغ سنی دعوت اسلامی، الحاج خالد رضوی، الحاج قاری محمد رضوان خان نے بھی مختلف موضوعات پر پرمغز خطابات فرمائے۔ دوسرے دن کا یہ اجتماع بڑے ہی حسن و خوبی کے ساتھ اختتام کو پہنچا۔ حافظ محمد فیصل (یو کے) محمد واصف رضا نوری، بختیار نوری وغیرہ نے بہترین انداز میں نعت رسول ﷺ سنانے کی سعادت حاصل کی۔ آج تیسرے اور آخری دن بعد نماز ظہر ختم بخاری شریف کی محفل ہوگی اور سنی دعوت اسلامی کے مرکزی ادارہ الجامعۃ الغوثیہ نجم العلوم سے فارغ ہونے والے طلبہ کی دستار بندی بھی کی جائے گی۔ انتظامیہ کی طرف سے شرکت کی پرزور گزارش کی جاتی ہے۔

وظیفہ اسکیموں کے نفاذ میں شفافیت اور توازن برقرار رکھنے کی حکومت کی کوشش؛ نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار کی اسمبلی میں وضاحت

ناگپور: ٹی آر ٹی آئی، بارٹی، سارتھی، مہاجیوتی اور امرت جیسی خودمختار اداروں کے ذریعے میرٹ رکھنے والے طلبہ کو وظیفے دیے جاتے ہیں۔ ان اعلیٰ تعلیمی وظیفہ اسکیموں کا فائدہ زیادہ سے زیادہ ضرورت مند اور محروم طبقات کے طلبہ تک پہنچانا مہایوتی حکومت کا مقصد ہے۔ اس کے لیے اسکیموں کے نفاذ میں شفافیت، مناسب معیارات اور طے شدہ رہنما اصول مقرر کیے جائیں گے۔ یہ جانکاری نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار نے اسمبلی میں دی۔ اسی دوران نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار نے واضح کیا کہ حکومت کا مقصد سماج کے معاشی طور پر کمزور اور محروم طبقات کے اُن زیادہ سے زیادہ طلبہ کی ترجیحی بنیادوں پر مدد کرنا ہے، جو بیرونِ ملک تعلیم حاصل کرنے کی مالی استطاعت نہیں رکھتے۔ بارٹی کی وظیفہ اسکیم سے متعلق اسمبلی رکن ڈاکٹر نتین راؤت کی جانب سے اٹھائے گئے سوال کا جواب دیتے ہوئے نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار نے کہا کہ ریاستی حکومت کی جانب سے ٹی آر ٹی آئی، بارٹی، سارتھی، مہاجیوتی اور امرت جیسی خودمختار اداروں کے ذریعے دی جانے والی وظیفہ اسکیموں کے بارے میں حکومت کو یہ شکایات موصول ہوئی ہیں کہ بعض مقامات پر ایک ہی خاندان کے ایک سے زیادہ طلبہ کو ان اسکیموں کا فائدہ مل رہا ہے۔ اس حوالے سے معلومات جمع کرنے کا عمل جاری ہے اور اس وقت ان اداروں کے نصف سے زیادہ فنڈز انہی وظیفہ اسکیموں پر خرچ ہو رہے ہیں۔ اس لیے دیگر ضرورت مند طلبہ کے لیے چلائی جانے والی اسکیموں پر فنڈ کی دستیابی متاثر نہ ہو، اس مقصد کے تحت ضروری اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ ان خودمختار اداروں کے سالانہ عملی منصوبوں کی منظوری کے معاملے پر وزراء کی کابینہ میٹنگ میں طویل بحث ہوئی ہے اور اس بحث کے بعد لیے گئے فیصلے کے مطابق چیف سیکریٹری کی صدارت میں ایک میٹنگ منعقد کی گئی ہے۔ اس میٹنگ میں یہ ہدایت دی گئی ہے کہ اعلیٰ اور تکنیکی تعلیم کا محکمہ، یو جی سی کی جانب سے مقرر کردہ رہنما اصولوں پر سختی سے عمل کرتے ہوئے اعلیٰ تعلیمی وظیفہ اسکیموں کے معیارات طے کرے۔ اس میں طلبہ کی سالانہ تعلیمی پیش رفت کی جانچ کے بعد بقیہ گرانٹ تقسیم کرنے کے عمل کو شامل کرتے ہوئے اس کے مطابق کارروائی کرنے کی ہدایت تکنیکی تعلیم کے محکمے کو دی گئی ہے۔ وظیفے دیتے وقت ہر طبقے کے لیے مستفید طلبہ کی تعداد طے کرنے کے حوالے سے پالیسی سطح پر فیصلہ کیا جائے گا۔ اسی کے ساتھ یہ بھی واضح رہنما ہدایات تیار کی جائیں گی کہ کس تعلیمی مرحلے پر کتنے طلبہ کو فائدہ دیا جانا ہے۔ مہایوتی حکومت کا بنیادی مقصد یہی ہے کہ وظیفہ اسکیموں کا فائدہ زیادہ سے زیادہ ضرورت مند اور محروم طبقات کے طلبہ تک پہنچے۔ وظیفہ منظور کرتے وقت متعلقہ تعلیمی کورسز کا ریاست اور سماج کی ترقی میں کردار، نیز طلبہ کی قابلیت اور معاشی حالت کا باریک بینی سے جائزہ لیا جا رہا ہے، یہ بات بھی نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار نے کہی۔ میں کسی بھی طبقے کے ساتھ ناانصافی ہونے نہیں دیتا۔ میرے کام کا انداز سب کو معلوم ہے۔ سماج کے محروم طبقات کے وہ طلبہ جن کے والدین کی مالی حالت کمزور ہے مگر وہ میرٹ میں ہیں، ایسے طلبہ کی مدد کو مہایوتی حکومت ترجیح دیتی ہے، ان کی مدد کرتی ہے اور آئندہ بھی کرتی رہے گی۔ مذکورہ اداروں کو 30 مارچ تک جلد از جلد فنڈ کیسے تقسیم کیے جا سکتے ہیں، اس کی بھرپور کوشش کی جا رہی ہے، اس کے ساتھ ساتھ بقیہ فنڈ بھی ریگولر بجٹ میں شامل کر کے فراہم کرنے کی یقین دہانی بھی اجیت دادا پوار نے کرائی۔

مہایوتی اتحاد کے اتحادیوں نے اپنی لڑائی ختم کرنے کا عہد کیا

شندے اور فڑنویس 90 منٹ تک ایک ساتھ بیٹھے

ممبئی/ ناگپور: مہاراشٹر میں ایک بار پھر مہا یوتی اور مہا وکاس اگھاڑی اتحاد کے درمیان مقابلہ دیکھنے کو مل سکتا ہے۔ بلدیاتی انتخابات کے پہلے مرحلے میں حکمران مہایوتی اتحاد کی اتحادی جماعتیں کئی جگہوں پر ایک ساتھ مقابلہ کرنے میں ناکام رہیں۔ اتحاد ٹوٹ چکا تھا۔ اس کے علاوہ بی جے پی اور شیوسینا کے درمیان بھی کئی علاقوں میں تناؤ سامنے آیا۔ تاہم، مہاراشٹر بی جے پی کے سربراہ رویندر چوان کے دہلی کے دورے اور مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ کے ساتھ ان کی بات چیت کے بعد، دونوں پارٹیوں نے اب ایک ساتھ انتخاب لڑنے پر اتفاق کیا ہے۔ چوان کے دہلی دورے کا اثر ناگپور میں نظر آیا۔ وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس اور نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے نے 90 منٹ کی میٹنگ کی۔ مانا جا رہا ہے کہ مہاوتی اتحاد کی تین اہم پارٹیاں اپوزیشن کو شکست دینے کے لیے ایک ساتھ انتخاب لڑیں گی۔ بلدیاتی انتخابات، خاص طور پر ممبئی بی ایم سی کے انتخابات اور آس پاس کے میونسپل کارپوریشنوں کے انتخابات کو بہت اہم سمجھا جاتا ہے۔ وزیر اعلیٰ سے ملاقات کے بعد ایکناتھ شندے نے کہا کہ وہ ترقی کے ایجنڈے پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے مہایوتی اتحاد کے طور پر الیکشن لڑیں گے۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ ساڑھے تین سالوں میں حکومت کے ترقیاتی کام ان کی مہم کی بنیاد بنیں گے۔ شندے کے اعلان نے ایم وی اے اور مہایوتی کے درمیان براہ راست مقابلہ کی امیدیں بڑھا دی ہیں۔ سیاسی تجزیہ کاروں کا خیال ہے کہ کانگریس پارٹی کے پاس مہاراشٹر میں بہت محدود آپشنز ہیں۔ اس لیے ممکنہ طور پر مقابلہ حکمراں مہایوتی اتحاد اور اپوزیشن مہا وکاس اگھاڑی (ایم وی اے) اتحاد کے درمیان ہوگا۔ مہایوتی میں بی جے پی، شیو سینا (شندے دھڑا) اور این سی پی (اجیت پوار کا دھڑا) شامل ہے، جب کہ اپوزیشن مہا وکاس اگھاڑی میں کانگریس، شیوسینا (یو بی ٹی) (ادھو ٹھاکرے کا دھڑا)، این سی پی (شرد پوار کا دھڑا یا این سی پی-ایس پی)، اور دیگر چھوٹی پارٹیاں شامل ہیں۔

شوہر نے بیوی کو زہریلے سانپ سے ڈسوا کر مار ڈالا

پھر اسے حادثہ قرار دے کر آخری رسومات ادا کیں لیکن حقیقت 3 سال بعد سامنے آئی

تھانے: مہاراشٹر کے تھانے ضلع کے بدلاپور سے ایک سنسنی خیز معاملہ سامنے آیا ہے، جہاں پولیس نے تقریباً تین سال کی تفتیش کے بعد ایک شخص اور اس کے تین ساتھیوں کو بیوی کے قتل کے الزام میں گرفتار کر لیا ہے۔ شوہر پر الزام ہے کہ مبینہ طور پر گھریلو جھگڑوں سے تنگ آکر بیوی کو زہریلے سانپ نے کاٹ کر قتل کر دیا۔ ابتدائی طور پر یہ مقدمہ ایک حادثاتی موت کے طور پر درج کیا گیا تھا، لیکن مکمل تحقیقات سے آہستہ آہستہ حقیقت کھل گئی۔ تحقیقات سے پتہ چلا کہ متوفی کا شوہر روپیش امبیکر (40) اپنی بیوی کے ساتھ مسلسل گھریلو جھگڑوں سے بہت پریشان تھا۔ پولیس کا کہنا ہے کہ اس نے اسے ختم کرنے کی سازش کی۔ اس کے دو دوست رشیکیش رمیش چالکے اور کنال وشواناتھ چودھری (25) بھی اس سازش میں شامل تھے۔ تینوں نے مل کر نیرجا کے قتل کی سازش کی۔ پولیس تفتیش میں یہ بھی پتہ چلا ہے کہ ملزم نے سانپ بچاؤ کے رضا کار چیتن وجے دودھن (36) سے رابطہ کیا۔ اس نے مبینہ طور پر انہیں ایک زہریلا سانپ فراہم کیا۔ جس کے بعد خاتون کو سانپ نے ڈس لیا جس کے نتیجے میں وہ موقع پر ہی جاں بحق ہو گئی۔ اس پورے واقعے کو قدرتی آفت کے طور پر پیش کیا گیا۔

انمول بشنوئی ایک سال تک کسی ایجنسی کے حوالے نہیں ہوگا

مرکزی وزارت داخلہ کے سخت احکامات جاری

ممبئی (یو این آئی) گینگسٹر انمول بشنوئی، جسے حال ہی میں امریکہ سے ہندوستان کے حوالے کیا گیا ہے، کو اگلے ایک سال تک کسی بھی پولیس فورس یا تفتیشی ایجنسی کی جسمانی تحویل میں دینے سے روک دیا گیا ہے۔ مرکزی وزارت داخلہ نے اس حوالے سے سخت احکامات جاری کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ مقررہ مدت کے دوران نہ کوئی ریاستی پولیس اور نہ ہی کوئی مرکزی ایجنسی انمول بشنوئی کو اپنی تحویل میں لے سکتی ہے۔ وزارت داخلہ کی ہدایت کے مطابق اگر کوئی تفتیشی ایجنسی انمول بشنوئی سے پوچھ گچھ کرنا چاہتی ہے تو اسے دہلی کی تہاڑ جیل کے احاطے میں ہی یہ عمل انجام دینا ہوگا۔ کسی بھی صورت میں ملزم کو جسمانی تحویل میں منتقل کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی اور تمام پوچھ گچھ جیل کے اندر رہ کر ہی کی جائے گی۔ انمول بشنوئی باندرہ میں نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کے رہنما بابا صدیق کے قتل کیس کے علاوہ بالی ووڈ اداکار سلمان خان کی رہائش گاہ کے باہر پیش آئے فائرنگ کے حالیہ واقعے میں بھی اہم ملزم بتایا جا رہا ہے۔ ممبئی پولیس ان دونوں معاملات میں انمول بشنوئی سے پوچھ گچھ کی خواہشمند ہے، تاہم اب اسے یہ کارروائی تہاڑ جیل کے اندر ہی کرنی پڑے گی۔ بابا صدیق کو باندرہ میں ان کے دفتر کے باہر گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا تھا، یہ واقعہ ممبئی کے لیے اس قدر چونکا دینے والا تھا کہ حالیہ برسوں میں پیش آنے والے غیر معمولی جرائم میں شمار کیا گیا، جہاں ایک سابق رکن اسمبلی کو دن دہاڑے نشانہ بنایا گیا۔ تحقیقات کے دوران یہ بات سامنے آئی کہ اس قتل میں لارنس بشنوئی گینگ سے وابستہ شوٹر ملوث تھے۔ نیشنل انویسٹی گیشن ایجنسی نے انمول بشنوئی کی گرفتاری کی اطلاع فراہم کرنے والے کے لیے دس لاکھ کا انعام بھی اعلان کیا تھا۔ بدنام زمانہ گینگسٹر لارنس بشنوئی کے بھائی انمول بشنوئی کو گزشتہ ماہ بھارت امریکہ حوالگی معاہدے کے تحت بھارت لایا گیا تھا۔ اس کے خلاف خاص طور پر پنجاب میں متعدد مجرمانہ مقدمات درج ہیں اور تفتیشی ایجنسیوں کا ماننا ہے کہ اس کا گینگ شمالی ہندوستان کے کئی حصوں میں مضبوط اثر و رسوخ رکھتا ہے۔

ویرار میں عمارت گرنے کے تقریباً پانچ ماہ بعد

وی وی سی ایم سی نے اسسٹنٹ کمشنر کو معطل کر دیا

ممبئی: ویرار میں 28 اگست کو غیر قانونی چار منزلہ رمابائی اپارٹمنٹس کے گرنے کے تقریباً پانچ ماہ بعد، جس میں 17 رہائشیوں کی موت ہو گئی تھی اور کئی دیگر زخمی ہو گئے تھے، وسئی ویرار سٹی میونسپل کارپوریشن (VVCMC) نے اسسٹنٹ میونسپل کمشنر (AMC) گلسن گونسالویس کو معطل کر دیا ہے۔ اسے اس ہفتے میرا-بھیندر وسئی-ویرار (ایم بی وی وی) پولیس کرائم برانچ نے سنگین بے قاعدگیوں سے آگاہ ہونے کے باوجود غیر مجاز ڈھانچے کے خلاف کارروائی کرنے میں مبینہ طور پر ناکام رہنے کے الزام میں گرفتار کیا تھا جس نے اسے غیر محفوظ بنا دیا تھا۔ کارپوریشن کے سی وارڈ کے اے ایم سی گونسالویس پر الزام ہے کہ انہوں نے 12 سال پرانی عمارت کی خطرناک حالت کو نظر انداز کیا اور ٹھیکیدار یا زمیندار کے خلاف لازمی کارروائی شروع نہیں کی، جس میں مہاراشٹر ریجنل اینڈ ٹاؤن پلاننگ (ایم آر ٹی پی) ایکٹ کے تحت مناسب نوٹس جاری کرنا اور مکینوں کے انخلاء کو یقینی بنانا شامل ہے۔ ریاستی پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ (PWD) کے ذریعے کرائے گئے ایک تکنیکی سروے میں میونسپل انتظامیہ میں ڈیزائن کی سنگین خامیوں اور طریقہ کار کی خامیوں کی نشاندہی کی گئی۔

بچوں کے اغوا میں اضافہ، راج ٹھاکرے کی تشویش

وزیر اعلیٰ اور وزیر داخلہ سے فوری اقدام کا مطالبہ

ممبئی: ریاست میں کم عمر لڑکوں اور لڑکیوں کے اغوا کے واقعات میں بڑھتے ہوئے رجحان کے پس منظر میں مہاراشٹر نونرمان سینا کے صدر راج ٹھاکرے نے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس کی توجہ اس سنگین مسئلے کی جانب مبذول کرائی ہے۔ انہوں نے سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ کے ذریعے وزیر اعلیٰ اور وزیر داخلہ کی حیثیت سے فڑنویس سے توقع ظاہر کی ہے کہ وہ اس معاملے پر صرف اجلاس میں بحث تک محدود نہ رہیں بلکہ ٹھوس اور مؤثر اقدامات کریں۔ اس سلسلے میں ایک تحریری خط بھی ارسال کیا گیا ہے۔ ایکس پر کی گئی پوسٹ میں راج ٹھاکرے نے کہا کہ وہ ایک نہایت اہم اور تشویشناک مسئلے کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں، کیونکہ مہاراشٹر میں بچوں کے اغوا اور گمشدگیوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ این سی آر بی کے اعداد و شمار کے مطابق 2021 سے 2024 کے درمیان بچوں کے اغوا کے معاملات میں تقریباً تیس فیصد اضافہ درج کیا گیا ہے۔ ان کے مطابق بین ریاستی گینگ تشکیل پا چکے ہیں جو بچوں کو اغوا کر کے ان سے مشقت کرواتے ہیں اور بھیک مانگنے پر مجبور کرتے ہیں، جب کہ حکومت کی جانب سے اس پر واضح کارروائی نظر نہیں آتی۔ راج ٹھاکرے نے کہا کہ مہاراشٹر محض اس بات کے سرکاری بیانات نہیں چاہتا کہ کتنے مقدمات درج ہوئے اور کتنے بچوں کو بازیاب کرا کر اہل خانہ کے حوالے کیا گیا۔

اے سی پی میڈم کا دیوا میں کومبنگ آپریشن

رات کے اوقات میں غیر قانونی سرگرمیوں کے خلاف کارروائی، 23 ملزمین کی تلاش

انوارالحق خان

ممبرا: دیوا ممبرا پولیس اسٹیشن کے تحت دیوا علاقے میں چوری اور قتل کی بڑھتی ہوئی وارداتوں کو روکنے اور مجرموں کے خلاف کریک ڈاؤن کرنے کے لیے اسسٹنٹ کمشنر آف پولیس کلوا ڈویژن پریا دملے کی رہنمائی میں جمعرات کی رات کومبنگ آپریشن کیا گیا۔ ممبرا پولیس اسٹیشن کے پولیس انسپکٹر راجو پچورکر، پانچ پولیس افسران، 31 عملدار اور خفیہ محکمہ کے روی ستپوتے موجود تھے۔ اس کومبنگ آپریشن کے دوران 23 ملزمان کو تلاش کیا گیا۔ پولیس نے رات کے وقت غیر قانونی پان اسٹالوں، جعلی شراب کی فروخت اور فرار ہونے والے ملزمان کے خلاف بھی کارروائی کی۔ اس کومبنگ آپریشن میں پولیس نے دیوا چوکی سے گنیش نگر، گنیش پاڑا، داتیولی اسٹیشن، داتیولی شمشان گھاٹ، شلوک نگر، دیوا اسٹیشن، پلیٹ فارم نمبر 8، ریلائنس ٹاور، ممبرا دیوی کالونی، بے گاؤں، بھگت واڑی سے چھترپتی شیواجی مہاراج تک یہ کومبنگ آپریشن کیا۔ جرائم پیشہ افراد کی سرکوبی اور جائیداد کے جرائم کو قابو میں رکھنے کے لیے کیے جانے والے اس آپریشن کے بعد پولیس کو امید ہے کہ جرائم پیشہ افراد قانون سے خوفزدہ ہونے لگیں گے اور جرائم کی شرح میں کمی آئے گی۔ کومبنگ آپریشن میں پولیس نے چوری کی وارداتوں کا ریکارڈ لے کر جرائم پیشہ افراد کی رہائشی بستیوں میں جا کر 23 جرائم پیشہ افراد کے گھروں کی تلاشی لی۔

لاتور میں شیوراج پاٹل کی آخری رسومات سرکاری اعزاز کے ساتھ ادا، سرکردہ رہنماؤں کی شرکت

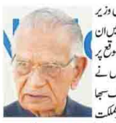

لاتور (یو این آئی) کانگریس کے سینئر رہنما اور سابق مرکزی وزیر شیوراج پاٹل کی آخری رسومات ہفتے کے روز مہاراشٹر کے ضلع لاتور میں ان کے آبائی وطن میں پورے سرکاری اعزاز کے ساتھ ادا کی گئیں۔ اس موقع پر سیاسی وابستگیوں سے بالاتر ہو کر متعدد سرکردہ قومی و ریاستی رہنماؤں نے شرکت کی اور انہیں خراجِ عقیدت پیش کیا۔ آخری رسومات میں لوک سبھا کے اسپیکر اوم برلا، کانگریس کے صدر ملکارجن کھرگے، مرکزی وزیر مملکت برائے دفاع سنجے سیٹھ، مہاراشٹر کے سابق وزیر اعلیٰ اشوک چوان اور کرناٹک کے وزیر ایشور کھنڈرے شامل تھے۔ اس کے علاوہ مہاراشٹر کانگریس کے صدر ہرش وردھن سپکال اور لاتور کے لوک سبھا رکن شیواجی کولگے بھی تقریب میں موجود رہے۔ لاتور شہر سے تقریباً چھ کلومیٹر دور واقع ورنتی گاؤں میں ان کے فارم ہاؤس میں آخری رسومات ادا کی گئیں۔ لنگایت مذہبی روایات کے مطابق انہیں بیٹھے ہوئے، مراقبہ کی حالت میں دفن کیا گیا۔ اس رسم کے پیچھے یہ عقیدہ کارفرما ہے کہ روح براہِ راست بھگوان شیو میں ضم ہو جاتی ہے اور دوبارہ جنم نہیں لیتی اس لیے روایتی آخری رسومات کی ضرورت نہیں سمجھی جاتی۔ تدفین سے قبل سابق مرکزی وزیر کو توپوں کی سلامی دی گئی اور لوک سبھا کے اسپیکر اوم برلا نے آنجہانی کی میت پر پھولوں کی چادر چڑھائی۔ شیوراج پاٹل 90 برس کی عمر میں مختصر علالت کے بعد جمعہ کے روز لاتور میں اپنی رہائش گاہ پر انتقال کر گئے تھے۔ شیوراج پاٹل کا سیاسی سفر تقریباً پانچ دہائیوں پر محیط رہا۔ انہوں نے اپنی عوامی زندگی کا آغاز 1967 میں لاتور میونسپل کارپوریشن کے رکن کے طور پر کیا۔

مہاراشٹر میں سردی کی لہر، مراٹھواڑہ اور ودربھ میں سردی کی شدت میں اضافہ

اورنگ آباد (یو این آئی) ہندوستان کے محکمہ موسمیات کے مطابق مہاراشٹر میں سردی کی لہر کے امکانات میں اضافہ ہو گیا ہے اور ریاست کے کئی اضلاع میں کم سے کم درجہ حرارت دس ڈگری سیلسیس سے نیچے درج کیا گیا ہے۔ متعدد علاقوں میں صبح کے اوقات میں گھنی دھند دیکھنے میں آ رہی ہے، جب کہ مراٹھواڑہ اور ودربھ کے حصوں میں سردی کی شدت نمایاں طور پر بڑھ گئی ہے۔ محکمہ موسمیات نے خبردار کیا ہے کہ دسمبر میں سرد موسم برقرار رہنے کا امکان ہے۔ سردی میں اضافے کے پیش نظر ریاست کے مختلف علاقوں میں اسکول انتظامیہ نے طلبہ کو کم درجہ حرارت سے بچانے کے لیے تعلیمی اداروں کے کھلنے کے اوقات میں رد و بدل کیا ہے۔ شمالی ہندوستان میں بھی درجہ حرارت میں تیزی سے گراوٹ درج کی جا رہی ہے اور پنجاب، اتراکھنڈ، جموں و کشمیر، ہریانہ، مدھیہ پردیش، بہار اور اتر پردیش جیسی ریاستیں شدید سردی کی لپیٹ میں ہیں۔ محکمہ موسمیات کے مطابق پورے خطے میں چلنے والی سرد شمالی ہوائیں مہاراشٹر میں درجہ حرارت میں مسلسل کمی کا سبب بن رہی ہیں اور آئندہ دنوں میں سردی کی شدت مزید بڑھنے کا امکان ظاہر کیا گیا ہے۔ پونے، ممبئی اور ناسک جیسے بڑے شہروں میں شمال سے آنے والی سردی کی لہروں کے باعث موسم غیر معمولی طور پر سرد ہو چکا ہے اور یہ کیفیت برقرار رہنے کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ کم سے کم درجہ حرارت کے اعتبار سے جیور میں پانچ ڈگری سیلسیس ریکارڈ کیا گیا، جب کہ پربھنی میں پانچ اعشاریہ پانچ ڈگری سیلسیس اور پھاڈ میں پانچ اعشاریہ چھ ڈگری سیلسیس درج ہوا۔ احمد نگر اور ناسک میں درجہ حرارت آٹھ ڈگری سیلسیس سے نیچے چلا گیا۔ واشیم، ستارا، بھنڈارا، گونڈیا اور ناگپور میں کم سے کم درجہ حرارت دس ڈگری سیلسیس کے آس پاس ریکارڈ کیا گیا۔ اسی طرح اورنگ آباد، جالنہ، پربھنی، ناندیڑ، بیڑ، لاتور، ہنگولی اور اکولہ میں بھی سردی کی شدت میں اضافہ ہوا ہے، جو اس بات کی علامت ہے کہ ریاست کے بیشتر حصے اس وقت سخت سرد موسم کی لپیٹ میں ہیں۔

شادی کے وعدے پر نوجوان خاتون سے زیادتی

پولیس کانسٹیبل کے خلاف عصمت دری کا معاملہ درج

امراوتی (یو این آئی) شادی کا جھانسہ دے کر پولیس میں بھرتی کی تیاری کرنے والی ایک نوجوان خاتون کے ساتھ زیادتی کا سنگین واقعہ سامنے آیا ہے۔ متاثرہ کی شکایت پر فریزرپورہ پولیس اسٹیشن میں تعینات پولیس کانسٹیبل گنیش رام سیگ جمبیکر کے خلاف عصمت دری کا معاملہ درج کر کے تحقیقات شروع کر دی گئی ہیں۔ ملزم کی عمر ستائیس سال بتائی گئی ہے اور اس کا تعلق منڈوا، دھرانی سے ہے۔ اطلاعات کے مطابق متاثرہ لڑکی پولیس میں بھرتی کی تیاری کر رہی تھی۔ سال 2020 میں تربیت کے دوران اس کی ملاقات امراوتی دیہی پولیس ہیڈ کوارٹر میں کام کرنے والے گنیش رام سیگ جمبیکر سے ہوئی۔ دونوں کے درمیان پہلے دوستی ہوئی اور بعد میں یہ تعلق محبت میں تبدیل ہو گیا۔ اس دوران ملزم نے متاثرہ سے شادی کا وعدہ کیا۔ شکایت میں بتایا گیا ہے کہ 17 اکتوبر 2025 کو ملزم متاثرہ کو شاپنگ کے بہانے اپنے ساتھ لے گیا اور بعد میں اسے اپنے کمرے میں لے جا کر جلد شادی کرنے کا یقین دلاتے ہوئے زبردستی جسمانی تعلق قائم کیا۔ متاثرہ کے انکار کے باوجود ملزم نے اس کی مرضی کے خلاف زیادتی کی۔ واقعے کے بعد یکم نومبر 2025 کو ملزم نے دوبارہ جسمانی تعلق کا مطالبہ کیا۔ جب متاثرہ نے انکار کیا تو اس کے ساتھ مار پیٹ کی گئی۔ شدید ذہنی دباؤ کے باعث متاثرہ نے کمرے میں رکھی پیرا اسیٹامول کی گولیاں کھا کر خودکشی کی کوشش کی، جس کے بعد ملزم اور اس کے ایک دوست نے اسے ارون اسپتال میں داخل کرایا۔ بعد ازاں متاثرہ نے ملزم کے ساتھ آن لائن کورٹ میرج کی اور شادی کی تاریخ چار دسمبر 2025 مقرر کی گئی، تاہم مقررہ دن ملزم رجسٹری آفس نہیں پہنچا اور اس کا موبائل فون بھی بند پایا گیا۔ کچھ دن بعد وہ متاثرہ سے دور رہنے لگا۔ شکایت کے مطابق آٹھ دسمبر 2025 کو ملزم نے فون کر کے صاف الفاظ میں کہا کہ وہ شادی نہیں کرے گا اور دھمکی دی کہ جتنے پیسے چاہئیں لے لو اور میری زندگی سے دور ہو جاؤ، ورنہ جان سے مار دوں گا۔

برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن جنوری سے دسمبر 2026 تک صفائی کو فروغ دینے کیلئے 'سوچھتا منتھن' مقابلہ منعقد کر رہی ہے

ممبئی: برہن ممبئی (ممبئی شہر اور مضافات) کے علاقے کو صاف ستھرا اور خوبصورت رکھنے کے لیے، برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن کا سالڈ ویسٹ مینجمنٹ ڈپارٹمنٹ یکم جنوری 2026 سے دسمبر 2026 تک "سوچھتا منتھن" مقابلہ منعقد کر رہا ہے۔ یہ مقابلہ مختلف زمروں میں منعقد کیا جائے گا، بشمول صاف انتظامی ڈویژن، کلین کمپلیکس، وارڈز، صاف ستھرے رہائشی علاقے۔ صاف ہسپتال (سرکاری اور پرائیویٹ)، صاف اسکول (سرکاری اور نجی)، صاف کینٹین (ریسٹورنٹ)، صاف کمیونٹی ٹوائلٹ، صاف سڑکیں/راستے، صاف پارکس اور کھلی جگہیں، صاف بازار کے علاقے، اور صفائی کے لیے محلے کو اپنانا۔ ان مختلف زمروں کے لیے کل پرائز پول 4.20 کروڑ روپے ہوگا۔ ہر زمرے میں سرفہرست تین فاتحین کو نقد انعامات اور سرٹیفکیٹس ملے گا۔ یہ مقابلہ مشہور شخصیات، شہریوں یا ہاؤسنگ سوسائٹیوں کی حوصلہ افزائی کرے گا کہ وہ محلے کو اپنائیں اور آس پاس کے علاقے میں صفائی برقرار رکھیں۔ دیویندر فڑنویس اور عزت مآب نائب وزیر اعلیٰ اور سرپرست وزیر (ممبئی سٹی) مسٹر ایکناتھ شندے نے سرکاری اور نجی اداروں سے اس مقابلے میں بڑی تعداد میں شرکت کی اپیل کی ہے۔ برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن ہیڈ کوارٹر میں سوچھتا منتھن مقابلے کے حوالے سے ایک پریزنٹیشن دی گئی۔ برہان ممبئی میونسپل کارپوریشن کمشنر اور ایڈمنسٹریٹر مسٹر بھوشن گگرانی نے ہدایت دی کہ انتظامیہ اس مقابلے کو پورے ممبئی میٹروپولیس میں مؤثر طریقے سے نافذ کرے۔ برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن کے کمشنر اور ایڈمنسٹریٹر مسٹر بھوشن گگرانی کی ہدایات کے مطابق اور ایڈیشنل میونسپل کارپوریشن کمشنر (سٹی) ڈاکٹر (مسز) اشونی جوشی کی رہنمائی میں برہن ممبئی (ممبئی شہر اور مضافات) کے علاقے میں صفائی کے سلسلے میں کئی اقدامات کیے جا رہے ہیں اور مختلف سرگرمیاں کی جا رہی ہیں۔ اس سلسلے میں ممبئی میں صفائی کو یقینی بنانے کے لیے "سوچھتا منتھن" مقابلہ منعقد کیا جا رہا ہے۔ "سوچھتا منتھن" مقابلہ برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن کے انتظامی ڈویژنوں (وارڈوں) کے شہریوں اور رہائشیوں کی شرکت اور تعاون کو بڑھانے اور ممبئی کو صاف ستھرا اور خوبصورت بنانے کے لیے منعقد کیا جا رہا ہے۔ کلین ایڈمنسٹریٹو ڈویژن (وارڈ) کے زمرے میں 50 لاکھ روپے کا پہلا انعام، 25 لاکھ روپے کا دوسرا اور 15 لاکھ روپے کا تیسرا انعام دیا جائے گا۔ کلین کمرشل اسٹیبلشمنٹ کے زمرے میں 15 لاکھ روپے کا پہلا انعام، 10 لاکھ روپے کا دوسرا اور 5 لاکھ روپے کا تیسرا انعام دیا جائے گا۔ کلین ہسپتال (سرکاری اور پرائیویٹ) کیٹیگری میں پہلا انعام 15 لاکھ روپے، دوسرا انعام 10 لاکھ روپے اور تیسرا انعام 5 لاکھ روپے ہوگا۔ کلین اسکول (سرکاری اور پرائیویٹ) کیٹیگری میں پہلا انعام 15 لاکھ روپے، دوسرا انعام 10 لاکھ روپے اور تیسرا انعام 5 لاکھ روپے ہوگا۔ کلین کینٹین کے زمرے میں پہلا انعام 15 لاکھ روپے، دوسرا انعام 10 لاکھ روپے اور تیسرا انعام 5 لاکھ روپے ہوگا۔ کلین روڈ/ پاتھ کے زمرے میں، پہلا انعام 15 لاکھ، دوسرا انعام 10 لاکھ، اور تیسرا انعام 5 لاکھ؛ کلین پارک اور اوپن اسپیس کیٹیگری میں پہلا انعام 15 لاکھ روپے، دوسرا انعام 10 لاکھ روپے اور تیسرا انعام 5 لاکھ روپے ہوگا۔ کلین مارکیٹ کمپلیکس کے زمرے میں پہلا انعام 15 لاکھ روپے، دوسرا انعام 10 لاکھ روپے اور تیسرا انعام 5 لاکھ روپے ہوگا۔ پورے مقابلے کی جانچ تیسرے فریق کی تنظیم کے ذریعے کی جائے گی۔ عزت مآب چیف منسٹر، عزت مآب ڈپٹی چیف منسٹر، اور دیگر معززین کی موجودگی میں دسمبر 2026 میں ایک عظیم الشان ایوارڈ تقریب منعقد کی جائے گی۔ معروف فلمی اداکار مسٹر اکشے کمار نے ان تمام سرگرمیوں میں حصہ لینے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ فلم، کھیل اور دیگر شعبوں سے تعلق رکھنے والی مشہور شخصیات، شہریوں وغیرہ کو چاہیے کہ وہ ایک علاقہ اپنائیں اور دوسروں کو بھی اس مقابلے میں حصہ لینے اور صفائی برقرار رکھنے کی ترغیب دیں۔ ہاؤسنگ سوسائٹیاں اردگرد کے علاقے کو گود لیں اور وہاں صفائی ستھرائی کو برقرار رکھیں۔ مقابلے کے لیے درخواست دینے کا طریقہ، مقابلے کے لیے مختلف کیٹیگریز، ایوارڈز کی تفصیلات اور دیگر تفصیلات کا اعلان جلد کیا جائے گا۔ وزیر اعلیٰ اور نائب وزیر اعلیٰ نے شہریوں، پرائیویٹ اداروں وغیرہ سے بھی اپیل کی ہے کہ وہ بڑی تعداد میں اس مقابلے میں حصہ لیں اور "کلین اینڈ بیوٹیفل ممبئی" کے لیے انتظامیہ کی طرف سے کی جا رہی کوششوں میں تعاون کریں۔

یوپی بی جے پی کے نئے صدر ہوں گے پنکج چودھری

وزیراعلیٰ یوگی، پیوش گوئل اور دیگر سینئر رہنماؤں کی موجودگی میں داخل کیا پرچہ نامزدگی

لکھنؤ:(یو این آئی) مرکزی وزیر پنکج چودھری اتر پردیش میں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے نئے ریاستی صدر ہوں گے۔ مسٹر چودھری نے ہفتہ کو پارٹی کے ریاستی ہیڈکوارٹر میں واحد امیدوار کے طور پر وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ، مرکزی وزیر پیوش گوئل اور دیگر سینئر رہنماؤں کی موجودگی میں اپنا نامزدگی پرچہ داخل کیا۔ پرچۂ نامزدگی میں وزیر اعلیٰ بھی چودھری کے تجویز کنندگان میں شامل تھے۔ اس کے بعد کاغذات کی جانچ کی جائے گی اور باضابطہ اعلان اتوار کی دوپہر کو متوقع ہے۔ پنکج چودھری اس وقت وزارت خزانہ میں مرکزی وزیرِ مملکت کے طور پر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ وہ لوک سبھا کے رکنِ پارلیمنٹ بھی ہیں اور ساتویں مرتبہ اتر پردیش کے مہاراج گنج پارلیمانی حلقے کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ مرکزی وزیرِ مملکت برائے خزانہ اور مہاراج گنج سے سات مرتبہ کے رکنِ پارلیمنٹ پنکج چودھری کا نام اتر پردیش بی جے پی کے نئے ریاستی صدر کے طور پر تقریباً طے مانا جا رہا ہے۔ مشرقی اتر پردیش میں کرمی سماج کے سب سے بااثر رہنماؤں میں شمار کیے

جانے والے پنکج چودھری کو پارٹی کی غیر یادو او بی سی حکمت عملی کا ایک اہم چہرہ سمجھا جاتا ہے۔ 20 نومبر 1964 کو گورکھپور میں پیدا ہونے والے پنکج چودھری نے اپنے سیاسی کریئر کا آغاز 1989 میں گورکھپور میونسپل کارپوریشن کے کونسلر کے انتخاب سے کیا تھا۔ اسی سال گورکھپور سے الگ ہوکر مہاراج گنج نیا ضلع بنا، جسے انہوں نے اپنی کرم بھومی بنایا۔ وہ گورکھپور کے ڈپٹی میئر بھی رہ چکے ہیں۔ پنکج چودھری پہلی بار 1991 میں مہاراج گنج لوک سبھا سیٹ سے رکنِ پارلیمنٹ منتخب ہوئے۔ اس کے بعد 1996، 1998، 2004، 2019 اور 2024 میں بھی انہوں نے اسی سیٹ پر کامیابی حاصل کی۔ 2009 اور 2014 کے لوک سبھا انتخابات کو چھوڑ دیا جائے تو ان کا سیاسی سفر مسلسل کامیابی کی مثال رہا ہے۔ پوروانچل میں ان کا اثر ورسوخ کرمی او بی سی اور سَورن سماجی توازن کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ کُرمی برادری کو اتر پردیش میں یادوؤں کے بعد دوسرا سب سے بڑا او بی سی ووٹ بینک مانا جاتا ہے، جس کی حصہ داری تقریباً 7 سے 10 فیصد بتائی جاتی ہے۔ پوروانچل، اودھ اور بندیل کھنڈ کی قریب 40 سے 50 اسمبلی نشستوں پر کرمی ووٹ فیصلہ کن کردار ادا کرتے ہیں۔ حالیہ لوک سبھا انتخابات میں اتر پردیش میں بی جے پی کو 33 نشستوں کا نقصان ہوا ہے۔ 2027 کے اسمبلی انتخابات سے پہلے پارٹی غیر یادو او بی سی ووٹوں کو دوبارہ یکجا کرنے کی حکمتِ عملی پر کام کر رہی ہے۔ ایسے میں پنکج چودھری کو ریاستی صدر بنانے کے ممکنہ اعلان کو اسی حکمت عملی کا ایک بڑا قدم سمجھا جا رہا ہے۔

بی جے پی وزراء افسران پر دباؤ ڈال کر گڑبڑی کرانا چاہتے ہیں

ایس آئی آر کی مدت میں توسیع کے پیش نظر رام گوپال یادو نے اندیشہ ظاہر کیا

فیروز آباد:(یو این آئی) سماج وادی پارٹی کے قومی جنرل سکریٹری پروفیسر رام گوپال یادو نے الزام عائد کیا ہے کہ ایس آئی آر کی مدت میں توسیع کو لے کر یہ اندیشہ ہے کہ بی جے پی حکومت کے وزراء افسران پر دباؤ بنا کر گڑبڑی کرانا چاہتے ہیں۔ پروفیسر یادو نے صحافیوں سے گفتگو کے دوران الیکشن کمیشن، انڈیگو ایئرلائنز، ای ڈی-سی بی آئی، ایسما اور کف سیرپ سمیت کئی معاملات پر حکومت کی پالیسیوں پر سوالات اٹھائے۔ انہوں نے کہا کہ الیکشن کمیشن کی جانب سے ایس آئی آر کی مدت بڑھائے جانے سے یہ خدشہ پیدا ہوتا ہے کہ حکومت کے وزراء افسران پر دباؤ ڈال کر بے ضابطگیاں کرانا چاہتے ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ نائب وزیر اعلیٰ اور وزیر اعلیٰ مختلف

اضلاع میں جا کر افسران کے ساتھ میٹنگ کر رہے ہیں اور انہیں پارٹی عہدیداروں کے ساتھ ہونے والی میٹنگ قرار دیا جا رہا ہے تاکہ میڈیا میں غلط پیغام نہ جائے۔ اس پورے معاملے پر سماج وادی پارٹی نے الیکشن کمیشن سے شکایت کی ہے اور شواہد بھی پیش کیے ہیں۔ رام گوپال یادو نے دعویٰ کیا کہ سماج وادی پارٹی کے کارکن ہر بوتھ پر چوکس ہیں اور کسی بھی طرح کی گڑبڑی ہونے نہیں دیں گے۔ انڈیگو ایئرلائنز کے حوالے سے انہوں نے کہا کہ وزارت شہری ہوابازی کے احکامات کے بعد پائلٹوں کو ہفتہ وار تعطیل دیے جانے سے ہزاروں مسافروں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت کی نیت کسی ایک بڑی ایئرلائن کو فائدہ پہنچانے کی ہے، جسے پہلے ٹاٹا نے خریدا اور آگے چل کر اسے کسی خاص گروپ کے حوالے کرنے کی تیاری کی جا رہی ہے۔

ریٹائرڈ بینک منیجر گولی لگنے سے زخمی

ہردوئی:(یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع ہردوئی کے دیہات کوتوالی علاقے میں ہفتہ کی صبح اودھ گرامین بینک کے ایک ریٹائرڈ منیجر کو ان کی لائسنس یافتہ رائفل سے گولی لگ گئی۔ انہیں علاج کے لیے میڈیکل کالج کے تحت ضلع اسپتال لایا گیا، جہاں سے انہیں لکھنؤ ریفر کردیا گیا۔ بتایا جا رہا ہے کہ یہ حادثہ رائفل صاف کرتے وقت پیش آیا۔ موصولہ اطلاع کے مطابق کوتوالی دیہات علاقے کے انگن بیہٹا کے رہائشی اودھیش کمار (72) اودھ گرامین بینک میں منیجر کے عہدے پر تعینات رہ چکے ہیں۔ وہ تقریباً 12 سال قبل منیجر کے عہدے سے سبکدوش ہوئے تھے۔ پولیس کے مطابق، وہ ہفتے کے روز گھر میں اپنی لائسنس یافتہ رائفل صاف کر رہے تھے کہ اچانک گولی چل گئی اور گولی اودھیش کمار کے پیٹ میں لگی، جس سے وہ زخمی ہوگئے۔ واقعے کی اطلاع پولیس کو دی گئی، جس کے بعد انہیں علاج کے لیے میڈیکل کالج کے تحت ضلع اسپتال لایا گیا۔ ڈاکٹروں نے ابتدائی علاج کے بعد انہیں لکھنؤ منتقل کرنے کا مشورہ دیا۔ کوتوال ہری ناتھ یادو نے بتایا کہ معاملے کی اطلاع ملی ہے۔ فی الحال کسی قسم کی تحریری شکایت موصول نہیں ہوئی ہے، تاہم معاملے کی جانچ کی جا رہی ہے اور ضابطے کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔

اتر پردیش میں آئی اے ایس افسران کا وی آر ایس کی جانب بڑھتا رجحان تشویش کا باعث

لکھنؤ:(یو این آئی) اتر پردیش کیڈر کے سینئر آئی اے ایس افسران کی جانب سے مسلسل رضا کارانہ ریٹائرمنٹ (وی آر ایس) اور استعفیٰ دینے کا سلسلہ رکنے کا نام نہیں لے رہا ہے۔ حالیہ برسوں میں قریب ایک درجن آئی اے ایس افسران ملازمت چھوڑ چکے ہیں اور آنے والے مہینوں میں اس تعداد میں مزید اضافے کا امکان ہے۔ اس کے باوجود ریاستی حکومت کی جانب سے اس پورے معاملے پر اب تک کوئی واضح ردعمل سامنے نہیں آیا ہے۔ تازہ معاملہ سال 2004 بیچ کی آئی اے ایس افسر انامیکا سنگھ کا ہے، جنہوں نے وی آر ایس کے لیے درخواست دی ہے۔ ایک سینئر افسر نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ ان کی درخواست زیر کارروائی ہے۔ افسر نے یہ بھی واضح کیا کہ انامیکا سنگھ نے حالیہ دنوں میں مرکزی تقرری (سنٹرل ڈیپوٹیشن) کے لیے کوئی درخواست نہیں دی تھی۔ تاہم انتظامی ذرائع کا کہنا ہے کہ اتر پردیش کیڈر کے کئی آئی اے ایس افسران میں مرکز میں کم نمائندگی کو لے کر ناراضگی بڑھ رہی ہے۔ افسران کا دعویٰ ہے کہ مرکزی تقرری کے لیے بھیجے گئے کئی تجاویز کو ریاستی حکومت کی جانب سے منظوری نہیں مل رہی ہے اور مرکز میں فہرست سازی کا عمل بھی دن بہ دن مشکل ہوتا جا رہا ہے۔

عالم باغ تھانے میں تعینات کانسٹیبل نے کی خودکشی، گھر میں لٹکی ملی لاش

لکھنؤ:(پی این ایس) عالم باغ پولیس اسٹیشن میں تعینات کانسٹیبل بال کرشنا (27) کی لاش جمعہ کی شام اتر پردیش کی راجدھانی لکھنؤ کے عالم باغ علاقے میں اپنے کرائے کے مکان میں چھت کے پنکھے سے لٹکی ہوئی ملی۔ کانسٹیبل کی خودکشی کی اطلاع ملتے ہی پولیس اور فرانزک ٹیمیں جائے وقوعہ پر پہنچیں اور شواہد اکٹھے کئے۔ جانکاری کے مطابق متوفی کانسٹیبل بال کرشنا (27) جو اصل میں پسوا، علی گڑھ کا رہنے والا ہے، دسمبر 2023 سے عالم باغ پولیس اسٹیشن میں ڈرائیور کے طور پر تعینات تھا۔ بال کرشنا بھیم نگر چھوٹا براہا، عالم باغ میں کانسٹیبل ونود کمار کے ساتھ کرائے کے مکان میں رہ رہا تھا۔ ایڈیشنل انسپکٹر پھول چندر نے بتایا کہ بالکرشن جمعہ کی شام تقریباً 6 بجے گھر کے اندر گئے۔ جب اس کے بھائی نے فون کیا اور کوئی جواب نہیں ملا تو اس نے ساتھی کانسٹیبل ونود کو اس کی خیریت دریافت کرنے کے لیے بھیجا۔ جب کانسٹیبل ونود کمار رات 8 بجے کمرے میں پہنچے تو بال کرشنا چھت کے پنکھے سے رسی سے لٹکا ہوا پایا گیا۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی اے سی پی کینٹ ابھے مل اور تھانہ عالم باغ کی پولیس موقع پر پہنچ گئی۔ فرانزک ٹیم نے جائے وقوعہ سے شواہد بھی اکٹھے کئے۔ ایڈیشنل انسپکٹر نے بتایا کہ جائے وقوعہ سے کوئی خودکشی نوٹ برآمد نہیں ہوا۔ پولیس نے بال کرشنا کا موبائل فون ضبط کر لیا ہے۔ کانسٹیبل کے والد کالی چرن کو واقعہ کی اطلاع دے دی گئی ہے۔ پولیس کے مطابق بال کرشنا گلوکار تھے اور فروری 2026 میں شادی کرنے والے تھے، پولیس کو خودکشی کا شبہ ہے، پوسٹ مارٹم رپورٹ کی بنیاد پر مزید قانونی کارروائی کی جائے گی۔

اناؤ: ڈمپر-آٹو میں تصادم، تین افراد ہلاک

اُناؤ:(یو این آئی) اتر پردیش کے اُناؤ ضلع کے اجگین علاقے میں ہفتہ کے روز تیز رفتار ڈمپر کی زد میں آنے سے آٹو رکشا میں سوار تین افراد کی موت ہوگئی، جبکہ چار افراد شدید زخمی ہو گئے۔ پولیس نے بتایا کہ مکر گاؤں میں ایک پٹرول پمپ کے قریب تیز رفتار ڈمپر اچانک بے قابو ہو کر سامنے سے آ رہے آٹو سے ٹکرا گیا۔ اس حادثے میں آٹو رکشا بری طرح تباہ ہو گیا اور اس میں سوار تمام سات افراد اندر پھنس گئے۔ مقامی باشندوں نے حادثے کی اطلاع پولیس کو دی۔ اجگین پولیس فوری موقع پر پہنچی اور دیہی باشندوں کی مدد سے راحت رسانی مہم چلائی۔ متوفیوں کی شناخت چُنّی لال لودھی (60)، راما شنکر (45) اور ایک نامعلوم تقریباً 40 سالہ شخص کے طور پر ہوئی ہے۔ حادثے کے بعد ڈمپر کا ڈرائیور موقع سے فرار ہو گیا۔

موٹر سائیکل سانڈ سے ٹکرا گئی، ایک ہلاک

بہرائچ (یو این آئی) اتر پردیش میں بہرائچ ضلع کے نانپارہ علاقے میں ہانڈا بسہری ہائی وے پر ایک سانڈ سے ٹکرانے سے موٹر سائیکل پر سوار ایک نوجوان کی موت ہو گئی اور دو دیگر شدید زخمی ہو گئے۔ پولیس نے بتایا کہ شکیل (35)، مبارک (40) اور جلال الدین (32) رسیا علاقے سے واپس لوٹ رہے تھے جب ان کی موٹر سائیکل ایک سانڈ سے ٹکرا گئی۔ گاؤں والوں نے فوری طور پر پولیس کو اطلاع دی، جس کے بعد زخمیوں کو نانپارہ کے کمیونٹی ہیلتھ سینٹر (سی ایچ سی) لایا گیا۔ ڈاکٹروں نے شکیل کو مردہ قرار دے دیا اور دیگر دو زخمیوں کا علاج شروع کردیا۔ دونوں کو تشویشناک حالت میں ضلع اسپتال ریفر کر دیا گیا۔

بی جے پی مسلمانوں کو ہراساں کر رہی ہے

شیو پال نے غیر قانونی تارکین وطن کے خلاف مہم کو بنایا نشانہ

اٹاوہ: 13 دسمبر (پی این ایس) سماج وادی پارٹی کے قومی جنرل سکریٹری اور جسونت نگر کے ایم ایل اے شیو پال سنگھ یادو نے ایک بار پھر بھارتیہ جنتا پارٹی پر سخت حملہ کیا ہے۔ اٹاوہ میں میڈیا سے بات کرتے ہوئے انہوں نے غیر قانونی تارکین وطن کے خلاف اتر پردیش حکومت کی مہم کو خاص طور پر تنقید کا نشانہ بنایا۔ شیو پال سنگھ یادو نے حکومت پر اس مہم کے ذریعے مسلمانوں کو ہراساں کرنے کا براہ راست الزام لگایا۔ انہوں نے کہا، جو مسلمان یہاں 100 سال سے زیادہ عرصے سے رہ رہے ہیں، جنہوں نے آزادی کی تحریک میں حصہ لیا، اور جن کے پاس آدھار کارڈ اور شناختی کارڈ بھی ہیں، ان کو یہ لوگ درانداز قرار دے رہے ہیں۔ وہیں جنہوں نے تحریک آزادی میں حصہ نہیں لیا تھا، وہ آج اقتدار میں ہیں۔ ”شیو پال یادو کا بیان یوگی حکومت کی اس مہم کے تناظر میں آیا ہے

جس کا مقصد ریاست میں غیر قانونی طور پر رہنے والے غیر ملکی شہریوں کی شناخت کرنا ہے۔ شیو پال یادو نے بھارتیہ جنتا پارٹی کی حکومت کو بدعنوانی کی حکومت قرار دیا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ جب سے ریاست میں بی جے پی کی حکومت آئی ہے بدعنوانی میں مسلسل اضافہ ہوا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ یہ حکومت غریبوں کے لیے نہیں، سرمایہ داروں کے لیے ہے۔ حکومت سرمایہ داروں کے کہنے پر کام کر رہی ہے اور انہیں مراعات دے رہی ہے۔

ایم ڈی ایم اے کے ساتھ اسمگلر گرفتار

بھدوہی:(یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع بھدوہی میں اے این ٹی ایف آپریشنل یونٹ اور سوریاواں پولیس کی مشترکہ کارروائی کے دوران منشیات کی اسمگلنگ میں ملوث ایک اسمگلر کو گرفتار کر کے اس کے قبضے سے تقریباً ایک کروڑ روپے مالیت کی ایم ڈی ایم اے منشیات برآمد کی گئی۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ ابھیمنیو مانگلک نے بتایا کہ اے این ٹی ایف لکھنؤ اور کانپور یونٹس نیز تھانہ سوریاواں پولیس کی مشترکہ کارروائی میں ایم ڈی ایم اے اسمگلر وجے کمار دوبے کو گرفتار کیا گیا۔ اس کے قبضے سے 1.010 کلوگرام غیر قانونی ایم ڈی ایم اے برآمد ہوئی، جس کی اندازاً قیمت تقریباً ایک کروڑ روپے بتائی جا رہی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اینٹی نارکوٹکس ٹاسک فورس (اے این ٹی ایف) ہیڈکوارٹر لکھنؤ کو طویل عرصے سے غیر قانونی منشیات کی اسمگلنگ میں سرگرم عناصر کے بارے میں اطلاعات موصول ہو رہی تھیں، جس کے بعد اے این ٹی ایف یونٹ لکھنؤ کے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کو انٹیلی جنس جمع کرنے اور کارروائی کے احکامات دیے گئے۔ ہفتہ کے روز لکھنؤ اور کانپور یونٹس کے ساتھ سوریاواں پولیس نے گاؤں مہجودا، سوریاواں میں کارروائی کرتے ہوئے ایک سرگرم منشیات اسمگلر کو گرفتار کر لیا۔

لکھنؤ سمیت کئی اضلاع میں سرد لہر، دھند کا الرٹ جاری

لکھنؤ:(پی این ایس) راجدھانی لکھنؤ سمیت اتر پردیش کے کئی اضلاع میں ہفتہ کی صبح کہرے کے ساتھ شروع ہوئی۔ اتر پردیش میں بدلتے موسم اور سرد حالات کے درمیان صبح اور شام کو دھند چھائی رہتی ہے۔ محکمہ موسمیات نے ہفتے کے روز ترائی کے 19 اضلاع میں انتہائی گھنا کہرا کے لیے اورنج الرٹ جاری کیا ہے۔ جمعہ کو بریلی، کشی نگر، گورکھپور اور ایودھیا میں حد نگاہ صفر ہوگئی۔ کانپور شہر سب سے سرد رہا جہاں کم از کم درجہ حرارت 6.4 ڈگری سیلسیس رہا۔ مظفر نگر میں کم سے کم درجہ حرارت 6.8 ڈگری سیلسیس ریکارڈ کیا گیا اور ایودھیا میں کم سے کم درجہ حرارت 7 ڈگری سیلسیس ریکارڈ کیا گیا۔ علاقائی موسمیاتی مرکز، لکھنؤ کے ایک سینئر سائنس دان اتل کمار سنگھ نے بتایا کہ ریاست میں ایک نیا مغربی خلل متحرک ہوگیا ہے۔ اس کے نتیجے میں ریاست کے بیشتر علاقوں بشمول ترائی خطہ میں اگلے تین دنوں تک دھند چھائی رہے گی۔ مزید برآں، ریاست بھر میں رات کے وقت درجہ حرارت میں تین سے چار ڈگری تک اضافہ متوقع ہے۔ اعظم گڑھ، مؤ، بلیا، دیوریا، گورکھپور، سنت کبیر نگر، بستی، کشی نگر، مہاراج گنج، سدھارتھ نگر، گونڈا، بلرام پور، شراوستی، بہرائچ، لکھیم پور کھیری، ایودھیا، امبیڈکر نگر، بریلی، پیلی بھیت اور آس پاس کے علاقے

جونپور، غازی پور، سیتا پور، بارہ بنکی، امیٹھی، سلطان پور، بجنور، امروہہ، مرادآباد، رام پور، شاہجہاں پور، سنبھل، بداون اور آس پاس کے علاقے میں یلو الرٹ جاری کیا گیا ہے۔

مندر سے پیتل کے گھنٹے چوری کرنے والے پانچ چور گرفتار

بلندشہر (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع بلندشہر کے ڈبائی علاقے میں پولیس نے مندروں سے پیتل کے گھنٹے چوری کرنے والے ایک بین ریاستی گینگ کے پانچ ارکان کو گرفتار کیا ہے۔ دیہی پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر تیج ویر سنگھ نے ہفتہ کو بتایا کہ 12/13 دسمبر کی رات پولیس نے ایک مخبر کی اطلاع پر قصبہ ڈبائی میں قادری باغ کٹ کے قریب سے پانچ شاطر چوروں کو گرفتار کیا۔ پوچھ گچھ کے دوران ان کی نشاندہی پر مندروں سے چوری کیے گئے گھنٹے اور غیر قانونی اسلحہ برآمد کیا گیا۔ پولیس نے ان کے خلاف بھارتیہ نیائے سنہتا (بی این ایس) کی دفعات 317(2)، 317(5) اور اسلحہ ایکٹ کی دفعات 3/4/25 کے تحت معاملہ درج کیا ہے۔

کے جی ایم یو میں او پی ڈی بلاک میں سی ٹی اسکین اور الٹرا ساؤنڈ مشینیں خراب، مریض پریشان

لکھنؤ:(پی این ایس) کنگ جارج میڈیکل یونیورسٹی (کے جی ایم یو) کے او پی ڈی بلاک میں سی ٹی اسکین اور الٹرا ساؤنڈ مشینیں دو ماہ سے زیادہ عرصے سے خراب ہیں۔ روزانہ 50 سے زائد مریض ٹیسٹ کے لیے ادھر ادھر گھوم رہے ہیں۔ ادھر کے جی ایم یو انتظامیہ کا دعویٰ ہے کہ او پی ڈی بلاک میں ایک نئی سی ٹی اسکین مشین لگائی جا رہی ہے اور نئے سال میں یہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔ بہرائچ سے گیسٹرولوجی ڈپارٹمنٹ میں آئے آشیش یادو نے کہا کہ ان کی والدہ کو پیٹ میں شدید درد ہو رہا ہے۔ جب ہم نے ڈاکٹر سے مشورہ کیا تو انہوں نے ہمیں سی ٹی اسکین کروانے کا مشورہ دیا لیکن ایک ماہ بعد کی تاریخ دی گئی۔ انہوں نے وضاحت کی کہ مشین خراب ہے۔ ”اگر آپ جلدی میں ہیں تو باہر سے کام کرا لیں۔“ اس نے کہا۔ سی ٹی اسکین کے بغیر دوا شروع نہیں لکھی جائے گی۔ ٹیسٹ خالی پیٹ پر کرانے کی ضرورت ہے، لہٰذا ہم اسے ہفتہ کو باہر کرائیں گے۔ ہردوئی سے نیورولوجی ڈپارٹمنٹ میں آئے راجیو سنگھ نے بتایا کہ ان کے والد کافی عرصے سے سر درد میں مبتلا ہیں۔ دوا سے راحت نہیں ملی، اس لیے ڈاکٹر نے سی ٹی اسکین کی سفارش کی۔ جب ہم اسکین کے لیے گئے تو ہمیں بتایا گیا کہ انتظار کی مدت بہت طویل ہے۔ ہم نے کئی بار درخواست کی اور 26 دسمبر کی تاریخ کی پیشکش کی گئی، لیکن فوری جانچ کا حوالہ دیتے ہوئے انکار کر دیا۔ اب ہم ایک پرائیویٹ ڈائیگنوسٹک سنٹر جا رہے ہیں۔

اعظم گڑھ: فرضی خاتون کانسٹیبل گرفتار

اعظم گڑھ:(پی این ایس) اعظم گڑھ سٹی کوتوالی پولیس نے روڈویز بس اسٹینڈ کے قریب پولیس کی وردی پہن کر دھوکہ دہی کی کوشش کرتے ہوئے ایک خاتون کو رنگے ہاتھوں گرفتار کرلیا۔ گرفتاری اس وقت عمل میں آئی جب خاتون کو وزیر اعلیٰ کی تقریب کے لیے سیکورٹی ڈیوٹی پر تعینات پولیس اہلکاروں نے مشکوک حالت میں دیکھا۔ پوچھ گچھ میں یہ بات سامنے آئی کہ گرفتار شدہ خاتون نیتو چوہان ہے جو بکاتہ بزرگ، پولیس اسٹیشن راجیسلطان پور، امبیڈکر نگر ضلع کی رہنے والی ہے۔ خاتون کو اعظم گڑھ روڈویز بس اسٹینڈ سے گرفتار کیا گیا۔ ایک پولیس افسر نے بتایا کہ روڈویز چوکی کے انچارج سب انسپکٹر سوربھ ترپاٹھی، خواتین پولیس اسٹیشن کی انچارج سب انسپکٹر پرگیہ سنگھ اور کانسٹیبل شوبھی وزیر اعلیٰ کے پروگرام کے لیے سیکورٹی ڈیوٹی پر تھے۔ ڈیوٹی کے دوران، پولیس ٹیم نے ایک مشکوک خاتون کو یونیفارم میں گھومتے ہوئے دیکھا۔ پوچھ گچھ پر، اس نے اپنی پوسٹنگ اور شناخت کے بارے میں گمراہ کن اور غلط معلومات فراہم کیں، جس سے پولیس کو شک ہوا، اور اسے فوری طور پر گرفتار کرلیا گیا۔ گرفتاری کے بعد پوچھ گچھ کے دوران، ملزمہ خاتون، نیتو چوہان نے اعتراف کیا کہ اس نے ایک پولیس افسر کا روپ دھارا، بسوں اور ٹرینوں میں بغیر ٹکٹ سفر کیا، اور دھوکہ دہی کا ارتکاب کیا۔ تلاشی لینے پر اس کے پاس سے اتر پردیش پولیس کی وردی، ایک بیلٹ، ایک مونوگرام، پولیس کی ٹوپی، جوتے اور 230 روپے برآمد ہوئے۔ پولیس نے ملزم خاتون نیتو چوہان کے خلاف تعزیرات ہند (آئی پی سی) کی سنگین دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا ہے۔ رجسٹرڈ سیکشنز میں شامل ہیں دفعہ 205 سرکاری ملازم کی نقالی کرنا یا دھوکہ دہی سے سرکاری وردی پہننا یا سرکاری ملازم کی شناخت کے طور پر ٹوکن رکھنا۔

شادی شدہ خاتون نے کی خودکشی

مراد آباد:(پی این ایس) کٹگھر تھانہ علاقہ میں ایک دل دہلا دینے والا واقعہ سامنے آیا ہے۔ 23 سالہ نوبیاہتا خاتون نے مشتبہ حالات میں خودکشی کر لی۔ جائے وقوعہ پر گاؤں والوں کی بھیڑ جمع ہوگئی۔ اطلاع ملنے پر پولیس پہنچ گئی۔ لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا گیا ہے۔ اہل خانہ کے مطابق شبینہ (23) دلاری تھانہ علاقہ کے ٹھاکردوارہ تحصیل کے مصطفیٰ پور گاؤں کی رہنے والی تھی۔ اس کی شادی 18 جون 2025 کو آصف سے ہوئی تھی۔ آصف [illegible] ہے اپنے سسرال کے ساتھ رہ رہی تھی۔ شبینہ کے چچا شاکر نے اس کے سسرال والوں پر اس کے قتل کا الزام لگایا ہے۔ شاکر نے بتایا کہ اس کی بھتیجی شبینہ نے خودکشی نہیں کی بلکہ اسے قتل کیا گیا ہے۔ شبینہ کے شوہر نے سعودی عرب سے رقم بھیجی تھی جس سے گھر میں جھگڑے ہوتے تھے۔ اس کے سسر چاہتے تھے کہ ان کا بیٹا ان کے اکاؤنٹ میں رقم بھیجے۔ اس کی بھتیجی کے سسر نے اسے جان سے مارنے کی دھمکی بھی دی تھی۔ مرادآباد کے کٹگھر پولیس اسٹیشن کے ایس ایچ او ونود کمار نے بتایا کہ شبینہ نامی خاتون [illegible] مرنے والی خاتون کے والدین نے قتل کا الزام [illegible] پر لگایا ہے۔

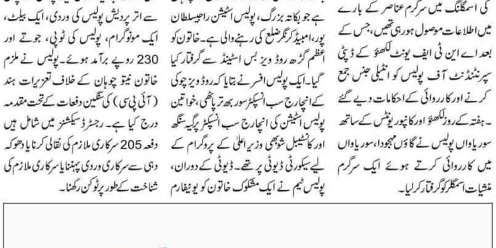

لکھنؤ: این سی سی 5 یوپی ایئر اسکواڈرن کے سالانہ تربیتی کیمپ کا اختتام۔ اس موقع پر کیڈٹس کو فائرنگ وپرواز کی تربیت دی گئی اور بخشی کا تالاب میں واقع ایئر فورس اسٹیشن کا دورہ کرایا گیا

55 دنوں سے لاپتہ بی جے پی لیڈر لکھنؤ میں ملے

پریتم سنگھ کسان 16 دسمبر تک اولڈ ایج ہوم میں رہیں گے

ہمیر پور:(یو این آئی) اتر پردیش کے ہمیر پور ضلع کے رتھ علاقے سے 55 دنوں سے لاپتہ ایک بی جے پی لیڈر کو پولیس نے کل دیر رات لکھنؤ کے ڈوبگا میں واقع اس کے گھر سے برآمد کیا اور ہفتہ کی صبح چیف جوڈیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش کیا گیا۔ بی جے پی لیڈر کو 16 دسمبر کو عدالت میں پیش کرنے کے لیے پولیس نے عدالت کے حکم پر اسے مقامی اولڈ ایج ہوم میں پولیس کی نگرانی میں رکھا ہے۔ دو انسپکٹر اور چار کانسٹیبل چوبیس گھنٹے اولڈ ایج ہوم کی حفاظت کے لیے سی سی ٹی وی کی نگرانی میں تعینات کیے گئے ہیں۔ پولیس کے مطابق تقریباً ڈیڑھ ماہ قبل بی جے پی کے سابق ضلع صدر پریتم سنگھ کسان اور رتھ قصبے میں ایک پیٹرول پمپ [illegible] حراست میں لے لیا [illegible] بی جے پی لیڈر کے اہل خانہ نے الزام لگایا کہ انہیں پولیس نے غائب کر دیا ہے۔ اس کے بعد پریتم کے بھائی بیر سنگھ نے 28 اکتوبر کو ہائی کورٹ میں ہیبیس کارپس کی درخواست دائر کی۔ 8 دسمبر کو سپرنٹنڈنٹ آف

پولیس ڈاکٹر دکشا شرما ہائی کورٹ کے سامنے ذاتی طور پر پیش ہوئیں، اور ان کی بات سننے [illegible] صبح چیف جوڈیشل مجسٹریٹ آفس (سی جے ایم) کی عدالت میں پیش کیا۔ عدالت نے پریتم کو کسی محفوظ مقام پر رکھنے کا حکم دیا تاکہ اسے 16 دسمبر کو ہائی کورٹ میں پیش کیا جا سکے۔ اس لیے اسے مقامی اولڈ ایج ہوم کے محفوظ کمرے میں 72 گھنٹے رکھنے کی ہدایات دی گئی ہیں۔ اولڈ ایج ہوم میں بی جے پی لیڈر کے کمرے کے ارد گرد دو انسپکٹر اور چار کانسٹیبل چوبیس گھنٹے تعینات رہیں گے۔ صرف ان کے وکلاء پشپندر کمار اور آلوک کمار کو ان سے ملنے کی اجازت دی گئی ہے۔ پولس کا خیال ہے کہ پچپن دنوں سے لاپتہ بی جے پی لیڈر نے کئی مقامات پر پوشیدہ وقت گزارا ہے، کبھی فتح پور، کبھی الہ آباد اور کبھی لکھنؤ [illegible] کارروائی عدالتی حکم کے بعد ہی ممکن ہوگی۔

غزہ میں فلسطینیوں پر قطبی طوفان تباہی بن کر ٹوٹ پڑا

محکمہ اطلاعات نے کہا: انسانی بحران مزید گہرا ہوچکا مگر دنیا خاموش تماشائی ہے

غزہ: غزہ میں کاری میڈیا دفتر نے کہا ہے کہ گذشتہ دنوں غزہ کی پٹی پر ٹوٹ پڑنے والے قطبی موسمی دباؤ پیرون نے ایک ہمہ جہت انسانی المیے کو جنم دیا ہے جس نے عام شہریوں کی اذیتوں میں خوفناک اضافہ کر دیا ہے، بالخصوص اس پس منظر میں کہ قابض اسرائیل کی مسلط کردہ نسل کش جنگ اور گھٹن زدہ محاصرے نے پہلے ہی غزہ کی پٹی کو تباہ حالی سے دوچار کر رکھا ہے۔

دفتر نے اپنے بیان میں تصدیق کی کہ سول ڈیفنس کی ٹیموں نے گیارہ افراد کی لاشیں ملبے سے نکال لی ہیں جبکہ ایک لاپتہ شخص کی تلاش جاری ہے۔ یہ ہلاکتیں ان عمارتوں کے منہدم ہونے کے نتیجے میں ہوئیں جنہیں قابض اسرائیل پہلے ہی بمباری کا نشانہ بنا چکا تھا اور بعدازاں خراب موسمی حالات نے ان کی تباہی کو مکمل کردیا۔

بیان میں بتایا گیا کہ غزہ کی پٹی کی مختلف گورنریوں میں کم از کم تیرہ مکانات منہدم ہوئے ہیں، واضح رہے کہ یہ تمام گھر پہلے قابض اسرائیل کی بمباری سے متاثر ہو چکے تھے۔ بیان کے مطابق بے گھر افراد کے لیے نصب کیے گئے ستائیس ہزار سے زائد خیمے بہہ گئے یا پانی میں ڈوب گئے، جبکہ مجموعی طور پر ترپن ہزار سے زیادہ خیمے مکمل یا جزوی طور پر تباہ ہوئے۔ دفتر نے اس امر کی بھی تصدیق کی کہ براہ راست طور پر ڈھائی لاکھ سے زائد بے گھر افراد متاثر ہوئے ہیں، جبکہ مجموعی طور پر تقریباً پندرہ لاکھ بے گھر افراد ایسے خیموں اور عارضی پناہ گاہوں میں زندگی گزارنے پر مجبور ہیں جو کسی بھی صورت کم سے کم تحفظ فراہم نہیں کرتیں۔

بیان میں خبردار کیا گیا کہ یہ تلخ حقائق ایک بار پھر ان انتباہات کی سچائی کو ثابت کرتے ہیں جو بارہا جاری کیے گئے تھے۔ یہ حالات اس جبری بے گھری کے نازک ماحول کو بے نقاب کرتے ہیں جو قابض اسرائیل نے طاقت اور بمباری کے ذریعے مسلط کیا اور پھر گذرگاہیں بند کر کے پناہ گاہوں کے سامان کی فراہمی میں رکاوٹ ڈال دی۔

نقصانات

دفتر نے واضح کیا کہ ابتدائی براہ راست نقصانات کا تخمینہ تقریباً چالیس لاکھ ڈالر لگایا گیا ہے جو درج ذیل شعبوں میں تقسیم ہے:

بے گھر افراد اور خیموں کا شعبہ: ترپن ہزار سے زائد خیمے مکمل یا جزوی طور پر تباہ اور زیر آب آئے، شامیانے، پلاسٹک شیٹس اور عایق مواد ناکارہ ہو گئے، گدے، کمبل اور سونے کا سامان ضائع ہو گیا، خیموں کے اندر موجود کھانا پکانے کے آلات اور بنیادی اشیا تباہ ہوگئیں جبکہ متعدد مقامات پر ہنگامی پناہ گاہیں منہدم ہوگئیں۔ یہ شعبہ سب سے زیادہ متاثر ہوا کیونکہ پناہ کے مراکز پانی اور کیچڑ کے تالابوں میں تبدیل ہوگئے۔

بنیادی ڈھانچے اور سڑکوں کا شعبہ: غزہ کی پٹی کی مختلف گورنریوں میں سینکڑوں کچی سڑکیں اور عارضی راستے بہہ گئے، آمدورفت کا نظام مفلوج ہوگیا، ایمبولینس اور سول ڈیفنس گاڑیوں کی رسائی شدید مشکل ہوگئی، عارضی طور پر قائم نکاسی آب کے نظام تباہ ہو گئے، سکولوں اور تعلیمی مراکز کے داخلی راستے زیر آب آگئے جو پناہ گاہوں کے طور پر استعمال ہورہے ہیں، اور ان مراکز میں موجود معاون آلات کو نقصان پہنچا۔

پانی اور نکاسی آب کا شعبہ: عارضی پانی کی لائنیں ناکارہ ہوگئیں، صاف پانی بارش کے پانی اور کیچڑ میں مل گیا، درجنوں گنجان آبادی والے پناہ گزین مراکز میں عارضی سیوریج گڑھے بیٹھ گئے جس سے آلودگی اور بیماریوں کے پھیلاؤ کا خطرہ بڑھ گیا۔

خوراک اور رسد کا شعبہ: ہزاروں فلسطینی خاندانوں کے پاس ذخیرہ شدہ خوراک خراب ہوگئی، حال ہی میں تقسیم کی گئی غذائی امداد زیر آب علاقوں میں ضائع ہوگئی اور بعض پناہ گاہوں کے ہنگامی ذخائر مکمل طور پر ختم ہو گئے۔

زرعی شعبہ: نشیبی زرعی رقبے زیر آب آ گئے، کھیتی باڑی اور موسمی فصلوں کو نقصان پہنچا، درجنوں عارضی زرعی گرین ہاؤس تباہ ہو گئے جن پر ہزاروں بے گھر خاندانوں کا انحصار تھا اور سینکڑوں خاندانوں کی آمدنی کا واحد ذریعہ ختم ہوگیا۔

صحت کا شعبہ: پناہ کے مراکز میں قائم درجنوں موبائل طبی پوائنٹس متاثر ہوئے، ادویات، طبی ساز و سامان اور ابتدائی طبی امداد کا سامان ضائع ہوگیا اور طبی عملے کے لیے متاثرہ علاقوں تک پہنچنا انتہائی دشوار ہوگیا۔ توانائی اور روشنی کا شعبہ: بیٹریاں اور متبادل روشنی کے ذرائع خراب ہو گئے، چھوٹے شمسی پینل بہہ گئے یا ناکارہ ہو گئے جو پناہ کے مراکز اور بے گھر خاندانوں کے لیے واحد سہارا تھے۔

قانونی اور انسانی پہلو

دفتر نے زور دیا کہ ان نقصانات میں اضافہ قابض اسرائیل کی غیر انسانی پالیسیوں سے الگ نہیں کیا جا سکتا، جو تین لاکھ خیموں، عارضی گھروں اور کیرفین کی غزہ میں داخلے سے روک رہی ہیں، محفوظ پناہ گاہوں کی تعمیر میں رکاوٹ ڈال رہی ہیں اور امدادی و ہنگامی سامان کے لیے گذرگاہیں بند کیے ہوئے ہیں۔ یہ سب بین الاقوامی انسانی قانون کی کھلی خلاف ورزی ہے اور خاص طور پر خواتین، بچوں اور بزرگوں کو ایسے خطرات سے دوچار کر رہا ہے جن سے بچا جا سکتا ہے۔

بیان میں قابض اسرائیل کو اس نہایت سفاک انسانی صورت حال کا مکمل اور براہ راست ذمہ دار ٹھہرایا گیا جو فلسطینی عوام بالخصوص پندرہ لاکھ سے زائد بے گھر افراد جھیل رہے ہیں جو جبری نقل مکانی کے مراکز میں رہنے پر مجبور ہیں، اس کے بعد کہ قابض اسرائیل نے نسل کش جنگ کے دوران ان کے گھروں کو مکمل یا جزوی طور پر تباہ کردیا۔

حکومتی میڈیا دفتر نے عالمی برادری، اقوام متحدہ اور اس کی ایجنسیوں، بین الاقوامی اور انسانی تنظیموں، سیز فائر معاہدے کے ضامنوں اور ثالثوں، دوست ممالک اور عطیہ دہندگان سے مطالبہ کیا کہ وہ فوری اور سنجیدہ اقدام کرتے ہوئے قابض اسرائیل پر دباؤ ڈالیں تاکہ بغیر کسی شرط کے گذرگاہیں کھولی جائیں، پناہ کا سامان، خیمے، عارضی گھر، کیرفین اور ہنگامی ضروریات غزہ میں داخل کی جائیں جیسا کہ انسانی پروٹوکول اور سیز فائر کی شقوں میں درج ہے، اور بے گھر افراد کو حقیقی انسانی تحفظ فراہم کیا جائے۔ ساتھ ہی آنے والے کسی بھی موسمی دباؤ میں ڈوبنے اور انہدام جیسے مناظر کی تکرار روکی جائے کیونکہ غزہ کی پٹی کی صورت حال ہر معنی میں تباہ کن ہے اور وقت ختم ہونے سے پہلے سب کو اپنی ذمہ داریاں نبھانا ہوں گی۔

غزہ میں دو دن کے دوران قابض اسرائیلی فائرنگ سے تین شہداء، موسمی طوفان سے مزید 10 جاں بحق

غزہ: غزہ کی وزارت صحت غزہ نے تصدیق کی ہے کہ گذشتہ اڑتالیس گھنٹوں کے دوران قابض اسرائیل کی فائرنگ کے نتیجے میں تین فلسطینی شہداء کے جسد خاکی جن میں دو نئے شہداء اور ایک ملبے سے نکالا گیا شہید شامل ہے غزہ کے ہسپتالوں میں لائے گئے جبکہ اس دوران سولہ افراد زخمی بھی ہوئے۔ ہفتے کے روز جاری کی گئی وزارت کی رپورٹ میں جس کا جائزہ مرکز اطلاعات فلسطین نے لیا بتایا گیا ہے کہ سیز فائر کے نفاذ یعنی 11 اکتوبر سنہ 2025ء سے اب تک مجموعی طور پر 386 فلسطینی شہید ہو چکے ہیں جبکہ زخمیوں کی مجموعی تعداد 1018 تک پہنچ گئی ہے، اسی عرصے میں ملبے سے نکالے گئے شہداء کی تعداد 628 رہی۔ وزارت صحت نے نشاندہی کی کہ قابض اسرائیل کے جاری حملوں کے آغاز یعنی 7 اکتوبر سنہ 2023ء سے لے کر اب تک شہداء کی مجموعی تعداد 70654 ہو چکی ہے جبکہ زخمیوں کی تعداد 171095 تک جا پہنچی ہے۔ وزارت صحت نے مزید وضاحت کی کہ حالیہ بارشوں، شدید سردی اور قطبی موسمی دباؤ کے باعث عمارتوں کے منہدم ہونے کے واقعات میں دس فلسطینی اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے، جو پہلے ہی جنگ اور تباہی کا شکار غزہ کے لیے ایک اور دردناک المیہ ہے۔ بیان میں یہ بھی بتایا گیا کہ شہداء کی مجموعی فہرست میں 277 مزید شہداء کا اضافہ کیا گیا ہے، جن کا ڈیٹا مکمل ہونے کے بعد کمیٹی برائے توثیق شہداء نے ان کی منظوری دی، یہ اضافہ 05 دسمبر سنہ 2025ء سے 12 دسمبر سنہ 2025ء کے عرصے سے متعلق ہے۔

ایک ہفتے میں 849 یہودی آبادکاروں کی مسجد اقصیٰ پر یلغار، نومبر میں القدس میں 498 خلاف ورزیاں

غزہ: فلسطین انفارمیشن مرکز "معطی" نے اعلان کیا ہے کہ گذشتہ ایک ہفتے کے دوران 849 یہودی

آبادکاروں نے قابض اسرائیلی افواج کی سکیورٹی اور سرپرستی میں مسجد اقصیٰ المبارک پر دھاوا بولا۔ ہفتے کے روز جاری کی گئی ایک شماریاتی رپورٹ میں مرکز نے بتایا نومبر سنہ 2025ء کے دوران مقبوضہ بیت المقدس میں قابض اسرائیلی افواج اور یہودی آبادکاروں کی جانب سے مجموعی طور پر 498 سنگین خلاف ورزیاں کی گئیں جن کے نتیجے میں چار فلسطینی شہید ہوئے جبکہ 41 افراد زخمی ہوئے۔ رپورٹ میں وضاحت کی گئی کہ مقدس شہر میں یہودی آبادکاروں نے مختلف استعماری سرگرمیوں کے تحت 54 حملے کیے اس کے ساتھ 64 گرفتاریاں اور حراست کی کارروائیاں ہوئیں جبکہ 83 بار چھاپے مارے گئے۔ مرکز نے مزید دستاویز کیا کہ قابض اسرائیلی حکام نے فلسطینیوں کے 45 گھروں کو مسمار کیا اور املاک کو نقصان پہنچایا جبکہ شہریوں کی ملکیت پر آٹھ مرتبہ قبضہ بھی کیا گیا۔ ادھر فلسطینی حلقوں کی جانب سے مسجد اقصیٰ کی طرف سفر جاری رکھنے اور اس کے صحنوں میں رباط کو مضبوط کرنے کی اپیلیں ایک بار پھر تیز ہوگئی ہیں تاکہ ان یہودیانے کے ناپاک صہیونی منصوبوں کو ناکام بنایا جاسکے جو مسجد اقصیٰ کو نشانہ بنا رہے ہیں۔ ان اپیلوں میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ مسجد اقصیٰ کے صحنوں میں بڑی تعداد میں حاضری دی جائے تمام نمازیں وہیں ادا کی جائیں اور قابض اسرائیل کی فوجی رکاوٹوں اور جابرانہ اقدامات کے سامنے سر تسلیم خم نہ کیا جائے۔ دوسری جانب نام نہاد ہیکل کی جماعتیں مسجد اقصیٰ پر یلغار کرنے والے یہودی آبادکاروں کی تعداد بڑھانے کے لیے شدید اشتعال انگیز مہم جاری رکھے ہوئے ہیں تاکہ نئے ریکارڈ قائم کیے جاسکیں۔

مغربی کنارے میں صہیونی آبادکاری تاریخ کی بلند ترین سطح پر پہنچ چکی ہے: اقوام متحدہ

اقوام متحدہ: اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل انتونیو گوتیریس کی جانب سے جاری کردہ ایک رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ مقبوضہ مغربی کنارے میں قابض اسرائیل کی صہیونی آبادکاری نے رواں سال ریکارڈ سطح کو چھو لیا ہے جو سنہ 2017ء میں اقوام متحدہ کی جانب سے اس کی باقاعدہ نگرانی کے آغاز کے بعد سب سے زیادہ ہے۔ انتونیو گوتیریس نے سلامتی کونسل کے اراکین کو ارسال کردہ دستاویز

میں وضاحت کی کہ سنہ 2024ء کے دوران صہیونی آبادکاری میں توسیع کے تمام اشاریے اپنی انتہا پر پہنچ گئے جب سے اقوام متحدہ نے سنہ 2017ء میں ان پیش رفتوں کی منظم نگرانی شروع کی تھی۔ انہوں نے بتایا کہ تقریباً 47390 صہیونی رہائشی یونٹس کے لیے یا تو منصوبے پیش کیے گئے یا ان کی منظوری دی گئی یا ٹینڈرز کھولے گئے جبکہ سنہ 2023ء میں یہ تعداد تقریباً 26170 تھی۔ ان اعداد و شمار سے واضح ہوتا ہے کہ گذشتہ برسوں کے مقابلے میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے کیونکہ سنہ 2017ء سے سنہ 2022ء کے درمیان سالانہ اوسط تقریباً 12800 صہیونی آبادکاری یونٹس رہا اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے مقبوضہ مغربی کنارے بشمول مشرقی بیت المقدس میں صہیونی آبادکاری کے مسلسل پھیلاؤ کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ یہ توسیع کشیدگی کو ہوا دے رہی ہے اور فلسطینیوں کو ان کی اپنی زمینوں تک رسائی سے محروم کر رہی ہے اس کے ساتھ ساتھ ایک خودمختار آزاد فلسطینی ریاست کے قیام کے امکانات کو بھی بری طرح نقصان پہنچا رہی ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ یہ پیش رفت قابض اسرائیلی قبضے کو مزید مضبوط کرتی ہے جو غیر قانونی ہے اور بین الاقوامی قانون نیز فلسطینی عوام کے حق خود ارادیت کی صریح خلاف ورزی ہے۔ انتونیو گوتیریس نے صہیونی آبادکاری کی تمام سرگرمیوں کو فوری طور پر روکنے کے مطالبے کو ایک بار پھر دہرایا۔ اس وقت مقبوضہ مغربی کنارے میں سات لاکھ سے زائد صہیونی آبادکار ایسی بستیوں میں رہ رہے ہیں جنہیں اقوام متحدہ بین الاقوامی قانون کے تحت غیر قانونی قرار دیتی ہے۔ یہ سب کچھ تقریباً تیس لاکھ فلسطینیوں کے درمیان ہو رہا ہے جبکہ اس تعداد میں مشرقی بیت المقدس شامل نہیں جس پر قابض اسرائیل نے قبضہ کر کے اسے زبردستی اپنے ساتھ ضم کر رکھا ہے۔ انتونیو گوتیریس نے اپنی رپورٹ میں صہیونی آبادکاروں کی دہشت گردی میں خطرناک اضافے پر بھی شدید تشویش کا اظہار کیا اور بتایا کہ بعض حملے قابض اسرائیلی سکیورٹی فورسز کی موجودگی یا ان کی حمایت میں انجام دیے گئے۔ انہوں نے مغربی کنارے میں جاری تشدد اور کشیدگی میں مسلسل اضافے پر گہری تشویش ظاہر کی بالخصوص قابض اسرائیلی افواج کی کارروائیوں کے نتیجے میں متعدد فلسطینیوں کی شہادت پر جن میں خواتین اور بچے بھی شامل ہیں اس کے علاوہ آبادیوں کی جبری بے دخلی اور گھروں نیز بنیادی ڈھانچے کی تباہی بھی شامل ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ قابض اسرائیلی فوج نے غزہ پر مسلط جنگ کے آغاز یعنی سات اکتوبر سنہ 2023ء کے بعد سے مغربی کنارے میں فلسطینیوں کے خلاف اپنی کارروائیوں میں خطرناک حد تک اضافہ کر دیا ہے۔ اس کے بعد سے اب تک ایک ہزار سے زائد فلسطینی قابض اسرائیلی فوجیوں یا صہیونی آبادکاروں کے ہاتھوں شہید ہو چکے ہیں۔

فاشسٹ صہیونی ریاست کا جبر، بیت المقدس میں فلسطینی خاندان کو گھر خالی کرنے کا ظالمانہ حکم

غزہ: قابض اسرائیلی حکام نے مقبوضہ بیت المقدس گورنری کے علاقے جبل المکبر میں رہنے والے فلسطینی خاندان الشوی؟ی کو ان کے گھر سے بے دخل کرنے اور اسے مسمار کرنے کا نوٹس جاری کر دیا ہے تاکہ اسے ایک استعماری یہودی منصوبے کے لیے ہموار کیا جا سکے۔ گھر کی مالکہ خاتون نوال الشوی؟ی نے بتایا کہ وہ اس مکان میں گذشتہ تیس برس سے رہائش پذیر ہیں اور یہ علاقہ

انہوں نے خود ہموار کیا، یہاں سکونت اختیار کی اور زمین کو کاشت کے قابل بنایا۔ انہوں نے وضاحت کی کہ قابض اسرائیلی نام نہاد بلدیہ نے چار برس قبل ان کے گھروں کو مسمار کرنے کے نوٹس اس بہانے جاری کیے تھے کہ یہاں ایک استعماری سڑک تعمیر جائے گی۔ انہوں نے مزید بتایا کہ گذشتہ پیر کے روز قابض اسرائیلی بلدیہ نے انہیں آخری نوٹس دیتے ہوئے حکم دیا کہ وہ آئندہ اتوار تک گھر خالی کر دیں، بصورت دیگر ان پر پندرہ ہزار شیکل تک بھاری مالی جرمانے عائد کرنے کی دھمکی دی گئی ہے۔ گذشتہ ماہ جون میں قابض اسرائیلی بلدیہ نے مقبوضہ بیت المقدس میں ایک نئے منصوبے کا اعلان کیا تھا جس کا مقصد شہر کے جنوب میں جبل المکبر پر قائم یہودی بستی نوف تزیون کو وسعت دینا ہے۔ یہ منصوبہ ایک وسیع تر یہودی توسیع پسندانہ سازش کا حصہ ہے جس کا ہدف مسجد اقصیٰ پر نظر رکھنے والے علاقوں کو نشانہ بنانا ہے۔ یہ سب کچھ جبل المکبر میں جاری گھروں کی مسماری کی سفاک مہم کے ساتھ ساتھ ہو رہا ہے جہاں قابض اسرائیلی حکام نے گذشتہ ہفتوں کے دوران درجنوں مسماری کے نوٹس تقسیم کیے اور درجنوں املاک کو زمین بوس کر دیا۔

طبی انخلا میں تاخیر، غزہ میں 1092 مریض جام شہادت نوش کر چکے ہیں: عالمی ادارہ صحت

غزہ: عالمی ادارہ صحت نے انکشاف کیا ہے کہ محصور غزہ کی پٹی میں طبی انخلا میں تاخیر کے باعث 1092 مریض جان کی بازی ہار گئے۔ یہ اموات جولائی سنہ 2024ء سے 28 نومبر سنہ 2025ء تک اس دوران ہوئیں جب مریض بیرون ملک علاج کے منتظر تھے۔ عالمی ادارے کے مطابق اس المناک صورت حال کی بنیادی وجہ قابض اسرائیل کی جانب سے مسلط کیا گیا ظالمانہ محاصرہ ہے جو دو برس سے زائد عرصے سے جاری ہے اور اسی کے ساتھ غزہ پٹی پر نسل کش جنگ بھی مسلط کی گئی ہے۔

یہ بات عالمی ادارہ صحت کے مقبوضہ فلسطینی علاقوں میں نمائندے رِک پیپرکورن نے نیویارک میں اقوام متحدہ کے صدر دفتر میں صحافیوں سے گفتگو کے دوران کہی۔ انہوں نے یہ اعداد و شمار غزہ پٹی کی مقامی صحت حکام کے حوالے سے پیش کیے۔

رِک پیپرکورن نے خدشہ ظاہر کیا کہ اصل تعداد اس سے کہیں زیادہ ہوسکتی ہے کیونکہ یہ اعداد و شمار صرف ان اموات پر مشتمل ہیں جن کی باقاعدہ اطلاع دی جا سکی۔ ان کے مطابق بہت سے مریض ایسے بھی ہیں جو غزہ سے باہر علاج کے لیے منتقل نہ ہو پانے کے باعث خاموشی سے دم توڑ گئے۔

انہوں نے زور دے کر کہا کہ عالمی ادارہ صحت نے مزید ممالک سے اپیل کی ہے کہ وہ غزہ کے مریضوں کو علاج کے لیے قبول کریں اور طبی انخلا کے عمل کو دوبارہ مغربی کنارے بشمول مشرقی بیت المقدس تک بحال کیا جائے۔

پیپرکورن کے مطابق غزہ میں 36 میں سے صرف 18 ہسپتال جزوی طور پر کام کر رہے ہیں جبکہ بنیادی صحت مراکز میں سے صرف 43 فیصد کسی حد تک خدمات فراہم کر پا رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ دل کے امراض سمیت دیگر سنگین بیماریوں کے علاج کے لیے بنیادی ادویات اور ضروری طبی سامان کی شدید قلت بدستور برقرار ہے۔

انہوں نے کہا کہ اگرچہ غزہ میں طبی سامان کی ترسیل کی منظوری کی شرح میں کچھ بہتری آئی ہے تاہم اس کے باوجود ادویات اور طبی آلات کی فراہمی کا عمل بلاجواز طور پر سست اور پیچیدہ بنا ہوا ہے۔

اس سے قبل رواں ماہ کے آغاز میں تنظیم ڈاکٹرز ود آؤٹ بارڈرز نے بھی دنیا بھر کے ممالک سے مطالبہ کیا تھا کہ وہ غزہ پٹی کے دسیوں ہزار شدید بیمار افراد کو طبی انخلا کے لیے قبول کریں۔ تنظیم کے مطابق سینکڑوں مریض علاج کے منتظر ہی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔

عالمی ادارہ صحت کے اندازوں کے مطابق قابض اسرائیل کی جانب سے سات اکتوبر سنہ 2023ء کو غزہ پر مسلط کی گئی نسل کش جنگ کے بعد سے اب تک آٹھ ہزار سے زائد مریضوں کو غزہ سے باہر منتقل کیا جا چکا ہے جبکہ اب بھی سولہ ہزار پانچ سو سے زائد مریض ایسے ہیں جنہیں فوری طور پر بیرون غزہ علاج کی ضرورت ہے۔

انروا کا کردار ناقابلِ تغیر، قابض اسرائیل کے اقدامات مسترد کرتے ہیں: 8 عرب اور اسلامی ممالک

غزہ: آٹھ عرب اور اسلامی ممالک کے وزرائے خارجہ نے فلسطینی پناہ گزینوں کے لیے اقوام متحدہ کی امدادی اور تعمیراتی ایجنسی انروا کے کلیدی کردار کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے اس کے خلاف قابض اسرائیل کے تمام اقدامات کو دوٹوک الفاظ میں مسترد کر دیا ہے۔

مصر، اردن، متحدہ عرب امارات، انڈونیشیا، پاکستان، ترکیہ، سعودی عرب اور قطر کے وزرائے خارجہ نے اپنے مشترکہ بیان میں قابض اسرائیلی افواج کی جانب سے گذشتہ پیر کو مقبوضہ بیت المقدس کے علاقے شیخ جراح میں "انروا" کے ہیڈکوارٹر پر دھاوے کی شدید مذمت کی اور اس امر پر زور دیا کہ فلسطینی پناہ گزینوں کے حقوق کے تحفظ اور ان کے معاملات کی دیکھ بھال میں انروا کا کردار ناگزیر ہے۔

بیان میں کہا گیا کہ "انروا" کے ہیڈکوارٹر پر دھاوا بین الاقوامی قانون اور اقوام متحدہ کے دفاتر کے تقدس کی کھلی خلاف ورزی ہے جو ایک ناقابل قبول اشتعال انگیزی اور خطرناک اضافہ ہے۔

وزرائے خارجہ نے واضح کیا کہ یہ اقدام عالمی عدالت انصاف کی جانب سے 22 اکتوبر سنہ 2025ء کو جاری کردہ مشاورتی رائے کے بھی منافی ہے جس میں صاف طور پر کہا گیا ہے کہ قابض طاقت ہونے کے ناطے اسرائیل انروا کی سرگرمیوں میں رکاوٹ ڈالنے کے بجائے انہیں سہولت فراہم کرنے کا پابند ہے۔ مشترکہ بیان میں اس امر کی نشاندہی کی گئی کہ انروا کئی دہائیوں سے بین الاقوامی برادری کی جانب سے سونپی گئی ایک منفرد ذمہ داری انجام دے رہی ہے جس کے تحت فلسطینی پناہ گزینوں کے تحفظ کے ساتھ ساتھ تعلیم صحت سماجی خدمات اور ہنگامی امداد کی فراہمی شامل ہے اور اس سے لاکھوں پناہ گزین مستفید ہو رہے ہیں۔

بیان میں مزید کہا گیا کہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی جانب سے انروا کی مدت کار میں مزید تین سال کی توسیع عالمی برادری کے اس ادارے پر اعتماد اور اس کے حیاتیاتی کردار کی عکاسی کرتی ہے نیز اس کی سرگرمیوں کے تسلسل کی توثیق بھی ہے۔

غزہ میں جاری بے مثال انسانی بحران کے تناظر میں وزرائے خارجہ نے اس بنیادی کردار پر زور دیا جو انروا اپنی تقسیم کے مراکز کے وسیع نیٹ ورک کے ذریعے انسانی امداد کی فراہمی میں ادا کر رہی ہے تاکہ خوراک امدادی اشیا اور بنیادی ضروریات منصفانہ اور مؤثر انداز میں مستحقین تک پہنچ سکیں۔

انہوں نے کہا کہ غزہ میں انروا کے سکول اور صحت کے مراکز پناہ گزین برادری کے لیے زندگی کی ڈور کی حیثیت رکھتے ہیں جہاں انتہائی کٹھن حالات کے باوجود تعلیم اور بنیادی طبی سہولتوں کا سلسلہ جاری ہے جو امریکہ کے صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے زمینی منصوبے کی عملی تائید کرتا ہے اور فلسطینیوں کو اپنی سرزمین پر ثابت قدم رہنے کے قابل بناتا ہے۔

وزرائے خارجہ نے دوٹوک الفاظ میں کہا کہ انروا کا کردار ناقابل متبادل ہے اور کوئی دوسرا ادارہ ایسا نہیں جو اس سطح پر انفراسٹرکچر تجربہ اور زمینی موجودگی رکھتا ہو کہ وہ پناہ گزینوں کی ضروریات پوری کر سکے یا خدمات کے اس وسیع دائرے کو برقرار رکھ سکے۔

انہوں نے خبردار کیا کہ انروا کی صلاحیت کو کمزور کرنے کے کسی بھی اقدام کے سنگین انسانی سماجی اور سیاسی نتائج پورے خطے پر مرتب ہوں گے۔

بیان میں عالمی برادری سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ انروا کے لیے مناسب اور پائیدار مالی وسائل کی فراہمی یقینی بنائے اور اسے وہ سیاسی اور عملی گنجائش دے جو اس کے پانچوں آپریشنل علاقوں میں اس کے اہم مشن کو جاری رکھنے کے لیے ضروری ہے۔

وزرائے خارجہ نے بیان کے اختتام پر اس امر پر زور دیا کہ انروا کی حمایت علاقائی استحکام کے تحفظ انسانی وقار کے دفاع اور فلسطینی پناہ گزینوں کے حقوق کی ضمانت کے لیے ایک بنیادی ستون ہے جب تک کہ بین الاقوامی قانون اور اقوام متحدہ کی متعلقہ قراردادوں کے مطابق ان کے مسئلے کا منصفانہ اور دیرپا حل تلاش نہیں کر لیا جاتا۔

یاد رہے کہ قابض اسرائیلی افواج نے پیر کے روز مقبوضہ بیت المقدس کے شیخ جراح محلے میں انروا کے دفتر پر دھاوا بولتے ہوئے وہاں سے سامان ضبط کر لیا تھا جس پر عالمی سطح پر شدید ردعمل سامنے آیا اور فلسطینی حلقوں نے اسے اقوام متحدہ کے اداروں کے استثنیٰ پر سنگین حملہ اور بین الاقوامی قانون کی صریح خلاف ورزی قرار دیا۔

انروا جو سنہ 1949ء میں قائم کی گئی تھی فلسطینی پناہ گزینوں کے لیے انسانی امداد فراہم کرنے والا سب سے بڑا ادارہ ہے جو اقوام متحدہ کے رکن ممالک کے عطیات پر انحصار کرتا ہے اور خوراک صحت تعلیم اور پناہ سمیت اہم خدمات فراہم کرتا ہے۔

یہ ایجنسی اپنے پانچوں آپریشنل علاقوں میں پچاس لاکھ سے زائد فلسطینی پناہ گزینوں کو براہ راست سہولتیں فراہم کر رہی ہے۔

قابض اسرائیلی حکومت نے غزہ پر اپنی جنگ کے دوران جس کا آغاز اکتوبر سنہ 2023ء میں ہوا انروا کے خلاف اپنی مہم تیز کر دی جس میں ایسے الزامات شامل تھے جن کا مقصد ایجنسی کے کام کو محدود کرنے کو جائز ٹھہرانا تھا۔ اس مہم نے عالمی سطح پر شدید مذمت کو جنم دیا اور ماہرین نے خبردار کیا کہ اس کے نتیجے میں خطرناک انسانی سیاسی اور سکیورٹی اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔

اسی تناظر میں قابض اسرائیلی کنیسٹ نے 28 اکتوبر سنہ 2024ء کو دو مسودہ قوانین کی منظوری دی جن کا مقصد انروا کے کام پر پابندی لگانا اور مقبوضہ علاقوں میں اس کی موجودگی کو محدود کرنا تھا۔

یکم فروری سنہ 2025ء کو قابض حکومت کا وہ فیصلہ نافذ العمل ہوگیا جس کے تحت اسرائیل اور بیت المقدس میں انروا کی سرگرمیوں کا خاتمہ کر دیا گیا جس میں اس کی خدمات کی معطلی مراکز کی بندش اور شہر میں کسی بھی قسم کی سرگرمی پر پابندی شامل ہے۔

غرب اردن: شیطان صفت یہودی دہشت گردوں نے 1608 زیتون کے درخت اکھاڑ دیے

غزہ: ایک فلسطینی رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ قابض اسرائیلی حکام نے مغربی کنارے کے مختلف علاقوں میں 4 سے 11 دسمبر کے دوران مجموعی طور پر 1608 زیتون کے درخت جڑ سے اکھاڑ دیے۔

یہ رپورٹ فلسطینی وزارت زراعت نے "فیس بک" پیج پر شائع کی جس میں مغربی کنارے کی مختلف گورنریوں میں فلسطینی کسانوں کے خلاف یہودی آبادکاروں اور قابض اسرائیلی فوج کی جارحیت میں نمایاں اضافے کی نشاندہی کی گئی ہے۔ رپورٹ کے مطابق متاثرہ درختوں کی مجموعی تعداد 1608 ہے جن میں سے صرف جنوبی مغربی کنارے کی الخلیل گورنری میں 477 زیتون کے درخت شامل ہیں۔

رپورٹ میں بتایا گیا کہ اس عرصے کے دوران قابض اسرائیل کی جانب سے زمینوں کی ہمواری، درختوں کی بے رحمانہ کٹائی، سینکڑوں میٹر آبپاشی کے نیٹ ورک کی تباہی، زرعی آلات کی چوری اور زیتون کی فصل کے موسم میں کسانوں کو اپنی زمینوں تک رسائی سے روکنے جیسے سنگین اقدامات کیے گئے۔

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو۔ کے۔) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گروپیری بار برمنگھم بی۔42 آئی آر جی یو۔ کے۔ سے شائع کیا۔ پروپرائٹر و گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈینٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای۔ میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+

قارئین کو مشورہ: "صحافت" میں چھپنے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کیے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعووں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔